تأليف

فرات بن ابراهيم بن فرات الكوفي
احد علماء الحديث
في القرن الثالث

« التفسير القيم الذي طالما تشوقت لرؤيته
نفوس العلماء ضم (على صغر حجمه)
ما لم تضمه التفاسير الكبيرة مطابق تمام
المطابقة لأحاديث واخبار النبي والأئمة
عليهم الصلوة والسلام »

طبع في المطبعة الحيدرية بالنجف الأشرف

عقیدہ تحریف قرآن معنوی اعتبار سے قرآن کریم میں تحریف کا عقیدہ

عقيدة تحريف القران الكريم المعنوى

DOCTRINE OF TAMPERING HOLY QURAN.

تفسیر فرات الکوفی جلد سوم تالیف فرات بن ابراہیم الکوفی المتوفی قرن ۳ السطہ (طبع نجف)

۳۷

والسلالة من اسماعيل والعترة الهادية من محمد به شرف شريفهم وبه استوجب الفضل على قومهم فاهل بيت محمد (ص) فينا كالسماء المرفوعة والارض المبسوطة والجبال المنصوبة والكعبة المستورة والشمس المشرقة والقمر السارى والنجوم الهادية والشجرة الزيتونة اضاء زيتها وبورك في زبدها « ع » وان منهم وصى آدم في علمه ومعدن العلم بتأويله وقائد الغر المحجلين محمد « ص » والصديق الاكبر علي بن ابي طالب « ع » الا ايتها الامة المتحيرة بعد نبيها « ص » اما والله لو قدمتم من قدم الله ورسوله واخرتم من اخر الله ورسوله ما عال ولي الله ولا طاش سهم من فرايض الله ولا تنازعت هذه الامة في شيء بعد نبيها « ص » الا وعلم ذلك عند اهل بيت نبيكم فذوقوا وبال ما كسبتم (وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون)

« فرات » قال حدثني احمد بن يحيى معنعنا عن الشعبي قال لما نزلت (قل تعالوا ندع ابنائنا وابنائكم ونسائنا ونسائكم وانفسنا وانفسكم) اخذ رسول الله (ص) بشكاة على علي والحسن والحسين وتبعتهم فاطمة قال فقال هؤلاء ابنائنا وهذه نسائنا وهذا انفسنا فقال رجل لشريك يا ابا عبدالله (ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينات والهدى) الى آخر الاية قال يلعنهم كل شيء حتى الخنافس في جحرها ثم غضب شريك واستشاط وقال يا سماقي فقال لرجل يقال له ابن المقعد يا ابا عبدالله انه لم يفتك فقال انت ابقع انما ارادني تركت ذكر علي

(فرات) قال حدثني الحسين بن محمد بن مصعب معنعنا عن ابن عباس (رض) قال كان علي يقول في حيوة النبي (ص) ان الله يقول في كتابه (افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم) والله لا ننقلب على اعقابنا بعد اذ هدانا الله والله لان مات او قتل لاقاتلن على ما قاتل عليه ومن اولى به مني وانا اخوه ووارثه وابن عمه عليه السلام

(من سورة النساء) بسم الله الرحمن الرحيم

(قال فرات) بن ابراهيم الكوفي معنعنا عن زيد بن الحسن الانماطي قال سمعت محمد بن الحسن وهو يخطبنا بالمدينة يقول « اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم » قال الامر بالمعروف والنهي عن المنكر

« فرات » قال حدثني سعيد بن حسن بن مالك معنعنا عن ابي مريم الانصاري قال كنا عند جعفر بن محمد (ع) فسأله ابان بن تغلب عن قول الله « اعبدوا الله ولا

آیت قرآنی کا غلط مفہوم

المفاهيم الخاطئة للآيات القرآنية

A WRONG MEANINGS OF QURANIC VERSES.

تفسیر فرات الکوفی جلد سوئم تالیف فرات بن ابراہیم الکوفی المتوفی قرن ثالث (طبع نجف)

٣٨

«فرات» قال حدثني الحسين معنعنا عن جعفر عن ابيه في قول الله «اليوم اكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي» قال نزلت في علي «ع» خاصة دون الناس

«فرات» قال حدثني اسماعيل بن ابراهيم معنعنا عن محمد بن كعب القرطي قال كان النبي «ص» يتحارسه اصحابه فانزل الله «يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس» فترك الحرس حين اخبره الله انه يعصمه من الناس

«فرات» قال حدثنا الحسين بن الحكم معنعنا عن عبدالله بن عطا قال كنت جالساً مع ابي جعفر «ع» قال اوحى الله الى رسول الله «ص» قل للناس من كنت مولاه فعلي مولاه فابلغ بذلك وخاف الناس فاوحى الله اليه يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس» فاخذ بيد علي «ع» يوم غدير خم فقال من كنت مولاه فعلي مولاه

«فرات» قال حدثني الحسين بن الحكم معنعنا عن ابن عباس «يا ايها الناس اذكروا نعمة الله عليكم الى قوله فليتوكل المؤمنون» نزلت في رسول الله وعلي وزبره حين اتاهم يستعينهم في القبلتين

«فرات» قال حدثنا الحسين معنعنا عن ابي جعفر «ع» ان رسول الله «ص» كان ذات يوم في مسجد فمر مسكين فقال له رسول الله «ص» لعلي تصدق عليك بشيء قال نعم مررت برجل راكع فاعطاني خاتمه فاشار بيده فاذا هو علي «ع» فنزلت هذه الاية «انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون» فقال رسول الله «ص» هو وليكم بعدي

«فرات» قال حدثنا الحسين معنعنا عن ابن عباس في قوله «انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا» نزلت في علي خاصة، وفي قوله يقول الله ورسوله والذين آمنوا علي بن ابي طالب وفي قوله يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك نزل في علي امر رسول الله «ص» ان يبلغ فيه فاخذ رسول الله «ص» بيد علي (ع) فقال من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وفي قوله يا ايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم الاية فنزلت في علي واصحابه منهم عثمان بن مظعون وعمار بن ياسر وسلمان حرموا على انفسهم الشهوات وهموا بالاحصاء

شیعہ

اور

تحریفِ قرآن

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین آقای علی میلانی مدظلہ

ترجمہ: محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۰۔ گنگا رام بلڈنگ، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور

تحریف قرآن کی مثالیں

امثلة التحريف فى القرآن الكريم .

EXAMPLES OF TAMPERING HOLY QURAN

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۵

۱۱۔۔۔ امام جعفر الصادقؑ سے منقول ہے :

خداوند قدوس نے قرآن میں سات افراد کے نام نازل کیے تھے قریش نے چھ نام حذف کر دیے اور ایک ابولہب کا نام چھوڑ دیا۔ [۱]

۱۲۔۔۔ ابن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے سُنا آپ فرما رہے تھے :

میں عجمیوں کے ساتھ اُن کے خیام میں مسجد کوفہ میں تھا۔ وہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم ایسے دے رہے تھے جیسے وہ نازل کیا گیا تھا۔ تو میں نے عرض کی کہ اے امیر المومنینؑ کیا ایسے نہیں جیسے نازل کیا گیا تھا ؟ تو آپ نے فرمایا نہیں۔ اس سے ستر قریش اور ان کے آباؤ اجداد کے نام مٹا دیے گئے اور ابولہب کا نام اس لیے نہ مٹایا گیا تا کہ اس سے رسولِ خدا کو تکلیف پہنچائی جا سکے کیونکہ وہ آپ کا چچا تھا۔ [۲]

۱۴۔۔۔ ابو بصیر امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی :

من يطع الله ورسوله ۔۔۔ فى ولاية علی والائمة من بعده ۔۔۔
فقد فاز فوزاً عظيماً [۳]

۱۵۔۔۔ جناب منخّل امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :

جناب جبرائیل پیغمبر اسلامؐ پر یہ آیت یوں لے کر نازل ہوئے :

يا ايها الذين اوتوا الكتاب آمنوا بما نزلنا ۔ فى علی ۔ نوراً مبيناً [۴]

۱۶۔۔۔ عبد اللہ بن سنان امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت ولقد عهدنا الى آدم من قبل كلمات فنسى یوں نازل ہوئی تھی کہ ولقد عهدنا الى آدم من قبل كلمات ۔ فى محمد وعلى وفاطمة والحسن والحسين والائمة من ذريتهم ۔ فنسى۔ [۵]

---

[۱] رجال الکشی ص ۲۴۷ بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۵۴

[۲] الغیبۃ للنعمانی ص ۳۱۸

[۳] اصول کافی جلد ۱ ص ۴۱۴

[۴] اصول کافی جلد ۱ ص ۴۱۷۔

[۵] اصول کافی جلد ۱ ص ۴۱۶

تحریف قرآن کی کھلی دلیل

الدلیل الواضح علی تحریف القرآن الکریم ۰

PROOF OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۴

۸۔۔۔ امام جعفر الصادقؑ سے مروی ہے:

قرآن کو اگر نازل شدہ انداز میں پڑھا جاتا تو اس میں کئی نام بھی لکھے جاتے [1]

۹۔۔۔ بزنطی کہتا ہے امام ابوالحسنؑ نے میری طرف ایک مصحف بھیجا اور کہا:

اس کو مت دیکھنا۔ جونہی میں نے اس کو کھولا اور آیت (لم یکن الذین کفروا) پڑھی تو اس کے بعد قریش کے ستر افراد کے نام ان کے آباد و اجداد کے ناموں کے ساتھ مرقوم تھے۔ پھر بزنطی کہتا ہے کہ امام نے میری طرف آدمی بھیجا اور کہا کہ مصحف لے کر میرے پاس آؤ [2]

۱۰۔۔۔ امام محمد باقرؑ سے مروی ہے:

جبرئیلؑ جناب ختمی المرتبت حضرت محمد مصطفیٰؐ پر آیت یوں لے کر نازل ہوئے کہ۔

ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فأتوا بسورۃ من مثلہ۔

ترجمہ: جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر علیؑ کے بارے میں نازل کیا ہے اگر اس میں تمہیں شک ہے تو اس کی مثل کوئی سورہ لاؤ [3]

۱۱۔۔۔ عبداللہ بن سنان امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں:

آپ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں سورہ احزاب کو زیادہ تلاوت کرے گا روز قیامت محمد مصطفیٰؐ اور ان کی ازواج کے جوار میں ہوگا۔ اور پھر فرمایا کہ سورہ احزاب میں قریش کے مردوزن کے نقائص بیان کیے گئے ہیں۔ اے ابن سنان۔ سورہ احزاب نے عربوں میں قریش کی عورتوں کو رسوا کر دیا۔ یہ سورہ احزاب سورۂ بقرہ سے بھی طویل تھی لیکن اس کو کم کر دیا گیا اور اس میں تحریف کر دی گئی ہے [4]

---

[1] تفسیر عیاشی جلد ۱ ص ۱۳

[2] اصول کافی جلد ۲ ص ۶۳۱ بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۵۴

[3] اصول کافی جلد ۱ ص ۴۱۷

[4] ثواب الاعمال ص ۱۰۰ بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۵۰

اہل تشیع کے نزدیک مکمل واصل قرآن کی تفصیل

تفصیل القرآن الاصلی والکامل عند الشیعة

A REAL AND COMPLETE TRANSLATION OF THE HOLY QURAAN BY SHIATE.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر، مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۱

ظاہراً تحریف پر دلالت کرتی ہیں موجود ہیں۔ بلکہ بعض بزرگان نے تحریف والی روایات کو بہت زیادہ قرار دیا لہٰذا تحریف کے قائل علماء اور انہی روایات سے استدلال کرنے والے بزرگان ان کو صحیح سمجھتے ہوئے ان کے ظواہر پر عمل کرتے ہیں۔

(۱) پس ضروری ہے کہ پہلے اُن روایات کو مع النصوص ذکر کیا جائے۔
(۲) پھر دیکھیں کہ وہ تحریف پر کس حد تک دلالت کرتی ہیں نیز کس طرح اُن کا جواب دیا جاسکتا ہے
(۳) اور آخر میں اُن راویانِ احادیث اور علماء کا تذکرہ کیا جائے جنہوں نے وقوعِ تحریف کے بارے میں تصریح فرمائی ہے۔

وہ اہم ترین احادیث جن پر تحریف کے قائل حضرات اعتماد کرتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں

۱۔۔۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سُنا وہ فرما رہے تھے:
لوگوں میں سے کذاب شخص کے علاوہ کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ جیسے قرآن نازل ہوا تھا ویسے ہی اس نے اُسے جمع کیا ہے ہاں علی ابن ابی طالبؑ اور ان کی اولاد طاہرہ کے علاوہ کسی نے اُس کو جیسے نازل ہوا تھا ویسے ہی حفظ و جمع نہیں کیا۔[۱]

۲۔۔۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا:
اوصیاء کے علاوہ کوئی شخص یہ دعویٰ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ پورا قرآن ظاہراً و باطناً اُس کے پاس ہے۔[۲]

۳۔۔۔ سالم بن سلمہ کہتے ہیں:
میں سُن رہا تھا ایک شخص نے امام جعفر الصادقؑ کے پاس قرآن کے چند حرف اُس طریقے سے

---

[۱] اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۲۸ صفار نے بصائر الدرجات کے ص ۱۳ پر بھی ذکر کیا ہے۔
[۲] اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۲۸ صفار نے بصائر الدرجات کے ص ۲۱۳ پر بھی ذکر کیا ہے۔

قرآن کے تین ثلث ہیں - قرآن چار حصوں میں نازل ہوا

القرآن ثلاثة اثلاث ونزل القرآن فی اربعة أجزاء .

QURAN WAS ASCENDED IN FOUR PARTS, WHEREAS PRESENT QURAN IS CONSISTS OF THREE PARTS.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۲

مت کرتا اور جس طریقہ پر عام لوگ تلاوت کرتے تھے تو امامؑ نے فرمایا۔

خاموش ہو جاؤ اور اس طرح قرءت نہ کرو بلکہ اُس طرح قرأت کرو جس طرح عام لوگ قرأت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ امام زمانہ (عج) ظہور فرمائیں۔ اور جب قائم آلِ محمدؐ قیام کریں گے تو قرآن کو اپنی حد کے مطابق پڑھیں گے اور وہ مصحف نکالیں گے جسے علی ابن ابی طالب نے لکھا تھا۔ پھر امامؑ نے فرمایا کہ جب حضرت علیؑ اللہ کی کتاب کو جمع کرکے لکھ چکے تو لوگوں سے کہا کہ یہ کتاب اللہ ویسے ہے جیسے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ پر نازل ہوئی اور اس کو میں نے دو گتوں (مجلد) کی صورت میں جمع کیا ہے۔ اور جب لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس مصحف ہے اور تمام قرآن اسی میں ہے ہمیں آپ کے جمع کردہ قرآن کی ضرورت نہیں تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم آج کے بعد اس کو نہ دیکھو گے البتہ یہ یاد رکھنا کہ علیؑ نے جمع کرنے کے بعد تم (لوگوں) کو مطلع کیا تھا تاکہ اسے پڑھو۔[1]

۴۔ عیاشی امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

اگر قرآن میں کمی و زیادتی نہ ہوتی تو کسی صاحب عقل پر ہمارا حق مخفی نہ ہوتا۔ اور جب ہمارے قائم (حضرت امام مہدی عج) ظہور کریں گے اور اس کو پڑھیں گے تو قرآن اُن کی تصدیق کرے گا۔[2]

۵۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو یہ کہتے سنا:

قرآن کے تین ثلث ہیں۔

(۱) ایک ثلث ہمارے دشمنوں کے بارے میں

(۲) دوسرا ثلث سنن اور مثالیں ہیں۔

(۳) تیسرا ثلث فرائض و احکام میں ہے۔[3]

امام جعفر الصادقؑ فرماتے ہیں کہ قرآن چار حصوں میں نازل ہوا۔

(۱) ایک حصے میں حلال کا ذکر۔

---

[1] اصولِ کافی جلد ۲ صفحہ ۶۳۳

[2] تفسیر العیاشی جلد ۱ صفحہ ۱۳

[3] اصولِ کافی جلد ۲ صفحہ ۶۲۷

مبلغ اعظم [illegible] مجموعہ

فتوحات شیعہ

از افادات:
حضرت مبلغ اعظم
مولانا محمد اسماعیل
قدس سرہٗ

مؤلف و مرتب:
مولانا الحاج
ناصر حسین نجفی

ناشر: مبلغ اعظم اکیڈمی 5R-22 [illegible]

تحریف قرآن کا اعتراف اور صحابہؓ کرام پر من گھڑت الزام

الاعتراف بتحريف القرآن والاتهامات المخترعة على الصحابة

QURAN IS ALTERED CORRUPTED AND IN PERVERTED FORM. (SHIA BELIEF).

فتوحات شیعہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی 5R-22 سیٹلائٹ ٹاؤن خوشاب

۱۲۹

ے غلط ہیں کہ ان کو صحیح ماننے سے قرآن سے اعتماد اٹھ جاتا ہے اذا هذا القرآن والعمل به متواتر الخ حالانکہ قرآن کریم اور اس پر ائمہ طاہرین کا عمل کرنا تواتر سے ثابت ہے۔ لہٰذا ان کا تواتر معنوی عند المجلسی بھی غلط ثابت ہوا۔ باقی رہا آپ کا تفسیر فتح القدیر سے ان علیاً مولی المومنین کے نوٹ کو تفسیری کہنا سو غلط ہے کیونکہ وہاں لفظ تفسیر نہیں۔ بلکہ لفظ قرأت موجود ہے اور تفسیر قرأت میں داخل نہیں۔ بلکہ وہاں تو صاف لکھا ہے کہ کنا نقرأ علی عهد رسول الله یعنی ہم حضور رسالت مآب کے زمانہ میں اس طرح اس آیت کو پڑھتے تھے۔ رہا:

اصول کوحی کی نسبت آپ کا کہنا کہ عبارت کو کاٹ کر پیش کیا گیا ہے۔ یہ غلط ہے آپ ہی صحیح عبارت پیش کر دیجئے اور جواب دیجئے تاکہ عوام کو حق و باطل میں تمیز کرنے کی آسانی ہو اور اگر آپ کے پاس اصول کوحی نہیں تو ہم سے لیجئے!۔

ان کل آیة تخالف قول اصحابنا فانها تحمل على النسخ۔ اب فرمایئے کہ اس میں کونسا لفظ ہے جس کو کاٹا گیا ہے۔ اسکا صاف مطلب یہ ہوا کہ ہر وہ آیت جو ہمارے صحابہ کے قول کے خلاف ہو منسوخ سمجھی جائیگی جس کی مثال شارح نے صاف لکھی ہے کہ:

بقوله تعالى ولرسوله ولذى القربى فى الاية ثبوت سهم ذوى القربى فى الغنيمة ونحن نقول تنسيخ ذالك باجماع الصحابة یعنی ولرسولہ، ولذی القربیٰ کی آیت میں ذوی القربیٰ کے حصے کا ثبوت فی الغنیمۃ قرآن میں تو موجود ہے مگر ہم (اہل سنت) کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہو گئی ہے صحابہ کے اجماع سے۔

سبحان اللہ! آپ کے صحابہ میں کتنی طاقت ہے کہ مل کر قرآنی آیات کو بھی منسوخ کر سکتے ہیں۔

نوٹ از مؤلف:۔ اجی وہ مل کر کیا نہ کر سکتے تھے۔ سب کچھ کر سکتے تھے مل کر اجماع سے قرآن کی آیات کو منسوخ کر سکتے تھے۔ مل کر اجماع سے [illegible] فاطمہ سلام اللہ علیہا کو حق پدر سے محروم کر سکتے تھے اور مل کر اجماع سے ہی بنت رسول اکرم کے دروازے پر لکڑیاں لا کر دھمکیاں دے سکتے تھے۔ بلکہ سچ پوچھو تو خود رسول کے قتل کے منصوبے بھی تو اجماع ہی کے طفیل ظہور میں آئے۔

آل و اصحاب
مطبع اصلاح کھجوا صوبہ بہار

قرآن پاک سے بے شمار آیات نکال دی گئیں

قد اخرجت آیات کثیرۃ من القرآن الکریم ۔

NUMEROUS QURANIC VERSES WERE TAKEN OUT FROM THE HOLY QURA'AN.

آل و اصحاب از حاجی سید اظہار حسین سوپہ بہار

آل و اصحاب ۱۳

ذکر خیر کر سکیں ۔ اسی مضمون کی حدیث مسند احمد بن حنبل مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۲۳ وغیرہ میں بھی ہے ۔

پس جب حضرت ابوبکر کی صاحبزادی کی یہ حالت ہو تو اون کے قرآن کے مجموعہ میں حضرت علیؑ اور اونکی اولاد کا نام کیونکر ل سکتا ہے ۔

الحاصل جب اہل غرض نے قرآن میں آیتوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا منافقین کے نام جو صاحب اختیار ہو گئے تھے یا اونکے جرگے اور قبیلہ کے تھے اونکو نکال ڈالا اور حضرت علیؑ کا نام جہاں تھا یا آل رسولؐ کا جہاں ذکر تھا اوسکو نکال ڈالا ۔ یا اعراب بدل کر گول مول کر دیا تو اون کے تابعین کا دعوی کہ کسی آیت سے نہ حضرت علیؑ اور نہ اونکی اولاد کا پتہ چلتا ہے ۔ نمک برجراحت پاشیدن کا مضمون ہے ۔ اس پر اہل غرض دو اعتراض کر سکتے ہیں کہ اگر یہ سب صحیح ہے اور جامعین قرآن نے منافقین وغیرہ کا نام نکال ڈالا تو پھر ازواج نبیؐ کی مذمت کیونکر قرآن میں باقی رہ گئی خصوصاً حضرت عائشہ اور حفصہ کی مذمت کو سورہ تحریم میں سے کیوں کسی نے نہ نکال ڈالا ۔

اور پھر جب انسان میں یہ سب قدرت تھی اور اُنھوں نے قرآن کے ساتھ وہ ترکیبیں کیں جو اوپر واضح کی گئی ہیں تو خدا کا وعدہ کہ انا لہ لحافظون کیا ہوا ۔

اعتراض اول کا جواب کہ ازواج نبیؐ کا ذکر خیر قرآن پاک میں کیونکر رہ گیا یہ ہے کہ اول مجموعہ جو قرآن کا خلافت حضرت ابوبکر میں بنایا گیا تھا غالباً اوس میں سے جیسے اور منافقین قریش اور ممدوحین بنی ہاشم کا نام نکالا گیا اوسی طرح ازواج کے متعلق کی آیتیں بھی نکال دی گئیں ۔ اور یہ قرآن اور دوسرے قرآن جو دوسرے اصحاب نے جمع کیا تھا وہ خلافت سیوم تک اپنے اپنے حال پر چلے آئے ۔ لیکن جب حضرت عثمان کا زمانہ آیا تو اونکو اور بھی

ذکار الاذہان بجواب جلاء الاذہان

تبرا تمہاری دین ہماری

مصنف

عبدالکریم مشتاق ادیب فاضل

شائع کردہ:-

رحمت اللہ بک ایجنسی (ناشران و تاجرانِ کتب)

بمبئی بازار، نزد خوجہ مسجد و بڑا امام باڑہ، کھارادر کراچی ۲

اصل قرآن مہدی کے پاس ہے، موجودہ قرآن غیر اصل ہے

القرآن الاصلی عند المهدی ، والقرآن الذی عند الناس لیس بأصلی .

THE PRESENT QURA'AN IS ABRIDGED WHERE AS THE ORIGINAL QURA'AN IS KEPT BY IMAM MEHDI.

مزار تمہاری دس ہماری (ذکاء الاذہان بجواب جلاء الاذہان) مصنف عبد الکریم مشتاق رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی

ص ۵۵۳

ہوا یا جو کالع ہوا اسے بھی اللہ کا کلام مانتے ہیں جب کہ تم صرف موجود کو مانتے حاضر کو تسلیم کرتے ہو۔ اور غیب کے منکر بنتے ہو۔ قرآن تمہارا سالم ہوا یا ہمارا۔؟

○ اعتراض ۶۴۳: تفسیر صافی صنا میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ کیا اصلی قرآن کے ظہور کا وقت بھی معلوم ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔

نعم اذا اقام القائم من ولدی یظهره	ہاں جب میری اولاد میں سے امام مہدی اٹھیں گے تو اُس قرآن کو ظاہر کریں گے۔
(تفسیر صافی صنا سطر ۴۴)	

معلوم ہوا کہ حضرت مہدی والا قرآن اور ہے اور موجودہ قرآن اور ہے پس جس پر تمہارا ایمان ہے وہ موجود نہیں اور جو موجود ہے اس پر آپ حضرات کا ایمان نہیں تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

جواب ۶۴۳: بلا شبہ جو نسخہ قرآن امام مہدی علیہ السلام کے پاس ہے وہ پورا ہے اس میں تمام منسوخ آیات اور موجودہ آیات اُسی ترتیب سے موجود ہیں جس طرح وحی کی گئیں اور تمام تفسیری نوٹ اور وضاحتیں اُس نسخہ میں ہیں اس میں حضور ؐ کی بیان کردہ مکمل تشریح موجود ہے اس میں ماضی حال اور مستقبل کی تمام باتیں موجود ہیں۔ اور وہ جامع نسخہ ہے کہ جس میں ہر خشک و تر کا بیان جمع ہوا ہے۔ اور آپ حضرات کا اس مطابق ترتیب نزولی قرآن پر ایمان نہیں ہے بلکہ صرف اس قرآن موجود پر ایمان ہے جس کا آپ ہی کے بقول کثیر حصہ جاتا رہا ہے یعنی آپ کا ایمان غیر سالم قرآن پر ہے اور ہمارا مکمل و سالم قرآن پر ایمان ہے جو اہلبیت ؑ سے جُدا نہیں ہوا۔ اسی لئے زمانہ عدلیہ میں یہ قرآن ظاہر ہوگا۔ اور باطل کو مٹائے گا۔ اور خدا کی ضمانت کو ثابت کرے گا کہ اس میں ہر خشک و تر کا بیان ہے اور اسے کوئی غیر طاہر مس بھی نہیں کر سکتا ہے مگر صرف مطہرین اسے چھو سکتے ہیں۔ جب امام اس قرآن کو ظاہر کریں گے تو دنیا سے باطل بھاگ اُٹھے گا۔ اور حق کا غلبہ آجائے گا۔ قرآن مجید جو اس وقت

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد دوم

در بیان امامت

علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجم

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری
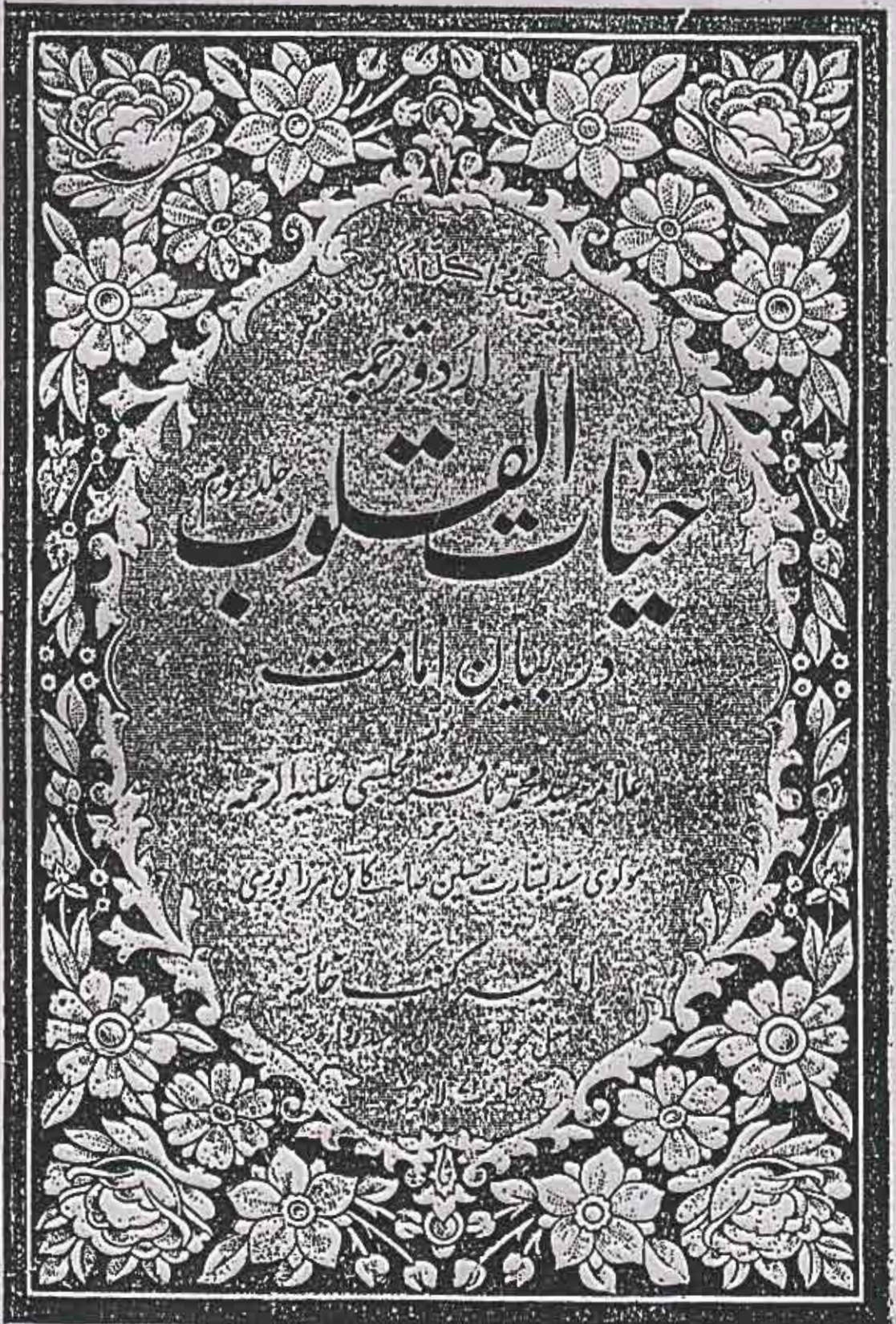
امامیہ کتب خانہ

قرآنی آیات میں تبدیلی کا اعلان

الادعاء بالتبدیل فی الآیات القرآنیہ

A DECLARATION OF CHANGING QURANIC VERSES.

حیات القلوب جلد سوئم از محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۔ ۱۲۰ ۔ فصل: بندوں میں اور آل ابراہیم میں برگزیدہ اللہ ہیں

علی بن ابراہیم نے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔
شیخ طوسیؒ نے مجالس میں بسند معتبر ابراہیم بن عبد الصمد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ کو اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا
ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحاً وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین یعنی آل محمد کو قرآن سے نکال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ کتاب تاویل الآیات میں امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ وائے ہو ان لوگوں پر کہ جب آل ابراہیم وآل عمران کو یاد کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جب آل محمدؐ کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب مکدر ہو جاتے ہیں اسی خدا کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے ستر پیغمبروں کے مثل عمل کیا ہوگا تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اگر اس کے نامہ عمل میں میری اور علی بن ابیطالب کی محبت ولایت نہ ہو۔
ایضاً۔ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمایئے جو آپ کو حضرت رسولؐ نے فرمائی ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دین حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اس کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو وحی کی کہ وہ مجھ سے وصیت فرمائیں تو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے علیؑ میری وصیت یاد رکھو میرے امان کی رعایت کرنا۔ میرے عہد کو وفا کرنا میرے وعدوں کو پورا کرنا میری سنت کو زندہ رکھنا اور لوگوں کو میرے دین کی طرف دعوت دینا کیونکہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو برگزیدہ کیا اور پسند کیا تو مجھے اپنے بھائی موسیٰؑ کی دعا یاد آ گئی اور میں نے دعا کی کہ خداوندا میرے واسطے میرے اہل سے ایک وزیر قرار دے جس طرح جناب موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ کو وزیر قرار دیا تھا تو خدا نے مجھے وحی فرمائی کہ علیؑ کو میں نے تمہارا وزیر اور مددگار اور تمہارے بعد تمہارا خلیفہ

عقیدہ تحریف القرآن کا اعتراف اور توہین حضرت ابوبکرؓ

الاعتراف بعقیدة التحریف فی القرآن و اهانة ابی بکر

AN ACCEPTANCE OF THE BELIEF OF TAMPERING THE HOLY QURAN. INSULT OF HAZRAT ABU BAKR (RA)

حیات القلوب جلد دوم از باقر مجلسی مطبع نو لکشور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم ۸۴۶ انچاسواں باب۔ حجۃ الوداع اور اس سفر کے تمام حالات

میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑتا ہوں جب تک اُس سے متمسک رہوگے اور اُن سے ہاتھ نہ اُٹھاؤگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے وُہ دونوں خدا کی کتاب اور میری عترت ہے جو میرے اہلبیتؑ ہیں اور یہ دونوں تمہارے درمیان میرے خلیفہ ہیں اور یہ ایک دُوسرے سے جُدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض کوثر پر نہ پہنچیں پھر وہاں تم سے پُوچھوں گا کہ تم نے ان کی رعایت کیسی کی بیشک اُس روز چند اشخاص کو میرے حوض سے دُور کریں گے اور دفع کریں گے جس طرح لوگ اُونٹوں کو پانی پلاتے وقت اجنبی اُونٹوں کو حوض سے بھگا دیتے ہیں۔ اُس وقت اُن میں سے کچھ لوگ کہیں گے کہ میں فلاں اور میں فلاں ہوں۔ تو میں ان کے جواب میں کہوں گا کہ میں تم کو جانتا اور پہچانتا ہوں۔ تمہارے ناموں سے واقف ہوں۔ لیکن میرے بعد تم مُرتد ہوگئے اور دین سے نکل گئے تھے لہٰذا تمہارے لیئے خدا کی رحمت سے دُوری اور عذاب الٰہی سے نزدیکی ہو۔ یہ فرما کر حضرتؐ منبر سے نیچے آگئے اور اپنے حجرۂ مقدسہ میں واپس تشریف لے گئے اور ابوبکر مدینہ میں پوشیدہ رہتے اور باہر نکلتے نہ تھے یہاں تک کہ جناب رسُولؐ خدا نے رحلت فرمائی اور انصار نے حقوقِ اہلبیتؑ رسالت سے انکار اور اُن کے حق کو جو خدا نے اُن کے لیئے مقرر فرمایا غصب کرنے کے ارادہ کے سلسلہ میں کیا جو کچھ کیا اور یہی سبب ہُوا کہ دُوسرے منافقین نے خلافت غصب کرلی غرض رسُولؐ خدا کے ایک خلیفہ کے ساتھ یہ برتاؤ کیا اور دُوسرے کے ساتھ جو کتاب خدا تھی تحریف کی اور تغیر و تبدل کیا اور جس طرح چاہا اُلٹ پلٹ کر دیا۔ اس روایت کے راوی انصاری سے حذیفہؓ نے کہا اے انصاری اس امر عظیم میں جو میں نے تم سے بیان کیا عبرت و نصیحت ہے اُس شخص کے لیئے جس کی خدا ہدایت کرنا چاہے۔ انصاری نے کہا مجھے اُس دُوسری جماعت کے لوگوں کے نام بتائیے جو صحیفہ کی تحریر میں شریک متفق تھے اور اس پر اپنی گواہیاں ثبت کی تھیں۔ حذیفہؓ نے کہا وُہ ابوسفیان، عکرمہ بن ابی جہل، صفوان بن امیہ بن خلف، سعید بن العاص، خالد بن ولید، عیاش بن ابی ربیعہ، بشر بن سعید، سہل بن عمرو، حکیم بن حزام، صہیب بن سنان، ابوالاعور اسلمی، مطیع بن اسود بدری اور کچھ اور لوگ تھے جن کی تعداد اور نام مجھول گیا ہوں۔ پھر اُس جوان انصاری نے کہا اے حذیفہؓ اصحاب رسُولؐ میں اس گروہ کی کیسی قدر و منزلت تھی کہ ان کے سبب سے تمام صحابہ دین سے پھر گئے۔ حذیفہؓ نے کہا یہ لوگ قبیلوں کے سردار اور اُن کے بزرگ تھے اور اس جماعت کے ہر فرد کی تابع عظیم مخلوق تھی کہ لوگ اُن کی باتیں سُنتے اور اطاعت کرتے تھے اور ان کے خبیث دلوں کی گہرائیوں میں ابوبکر کی محبت جاگزیں تھی جس طرح بنی اسرائیل کے دلوں میں بچھڑے اور سامری کی محبت جگہ لیئے ہوئے تھی جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ (آیت ۹۳ سورۃ بقرہ پ۱) ان کی بے ایمانی کی وجہ سے بچھڑے کی محبت ان کے دلوں میں گھول کر پلا دی گئی۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے ہارونؑ کو چھوڑ دیا اور ان کو کمزور بنا دیا۔ پھر اُس سعادت مند جوان انصاری نے کہا کہ خداوند عالمین کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ہمیشہ ان کو دشمن رکھوں گا اور ان سے اور ان کے کاموں سے خدا کے نزدیک بیزاری کا اظہار کرتا رہوں گا اور ہمیشہ حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں رہوں گا تاکہ جلد مجھ کو شہادت نصیب ہو انشاء اللہ پھر وُہ حذیفہؓ سے رخصت ہُوا اور جناب امیرؑ کی خدمت میں

مختصر ترجمہ و تعارف

فصل الخطاب

فی اثبات تحریف کتاب ربّ الارباب

للعلامۃ المرزا حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی الشیعی الامامی

محمد الفاروقی النعمانی ـــــ رفیق دار المؤلفین کراتشی

ناشر مرکزیہ حزب الاسلام لاہور

حضرت علی کا قرآن حضرت ابو بکر اور عمرؓ نے رد کر دیا

جحدا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما من قرآن علی کرم اللہ تعالی وجهه

SHIEKHEEN (RA) REFUSED TO ACCEPT THAT QURAN WHICH WAS COMPILED BY HAZRAT ALI (RA)

بخطاب ٦٤ مقدمہ

کے سامنے رکھ دی جائیں تو کس میں قدرت ہے کہ انہیں اصل سلسلے کے مطابق مرتب کرے۔

پھر صحابہ تو ہر وقت رسولؐ کی خدمت میں موجود نہیں رہتے تھے اُن میں سے بہت سے حضرات بعد ہجرت اسلام لائے تھے اور قرآن اس کے پہلے سے نازل ہو رہا تھا۔ اُن میں زیادہ تر تجارت پیشہ اور کاروباری لوگ تھے اُن میں سے اکثر بس نماز میں پڑھنے بھر کے لیے جتنے قرآن کی ضرورت تھی، وہ یاد کر لیتے تھے۔ پورا قرآن ہر ایک آدمی کہاں یاد کر سکتا تھا چہ جائیکہ اُس کے آیات کی پوری ترتیب اور شانِ نزول۔ اس کے لیے ایسی ہستی کی ضرورت تھی جسے خاص طور پر خدا و رسولؐ کی طرف سے علم قرآن عطا ہوا ہو۔ جو آیات کی ترتیب اور شان و کیفیتِ نزول سے پورے طور پر مطلع ہو۔ یہ ذات حضرت علیؑ بن ابیطالبؑ کی تھی۔ جو خالق کی جانب سے اس فریضہ کو انجام دینے کے ذمہ دار تھے اور رسولؐ نے انہی کو تمام دینی اماتوں کا محافظ بنایا تھا۔ چنانچہ پیغمبرِ خدا کی وہ تعلیمیں سب انھیں کے سپرد تھیں اور وہ قرآن کا مکتوبی ذخیرہ بھی تمام و کمال انہی کے پاس تھا اور رسالت مآبؐ نے آپ کے لیے اعلان فرما دیا تھا کہ عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ "علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے" اور اس سلسلے کا نام لے کر جس کی پہلی کڑی آپ تھے قرآن کے ساتھ مرکز تمسک قرار دیا تھا اس طرح کہ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلَبَیْتِیْ مگر رسولؐ کی وفات کے بعد جب اقتدار اپنے مرکز سے ہٹا تو اربابِ اقتدار کے سیاسی مصالح اس کے متقاضی نہ تھے کہ قرآن کے ساتھ علیؑ ابن ابیطالبؑ کا نام ہر مسلمان کے ذہن پر نقش ہو۔ لہٰذا باوجودیکہ حضرت علیؑ ابن ابیطالبؑ نے سب سے مقدم یہی کام سمجھا اور اسے اس سرگرمی سے انجام دیا کہ قسم کھائی کہ ردا اپنے دوش پر نہ ڈالوں گا اس کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے باہر نکل کر کہیں آؤں جاؤں گا نہیں جب تک قرآن کو کتابی صورت سے اس کی تنزیلی ترتیب کے مطابق جمع نہ کر دوں۔ چنانچہ چند ہی روز میں آپ نے اس کام کو انجام دے دیا، مگر جب آپ نے اربابِ اقتدار کے سامنے پیش کیا تو وہاں سے اسے رد کر دیا گیا اور کہا "ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

آپ خاموشی کے ساتھ اپنے اس جمع کردہ مصحف کو واپس لائے اور اپنے ذخیرۂ خاص میں محفوظ کر دیا۔

المجلد الاول

من كتاب البرهان في تفسير القرآن

من مؤلفاته

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسيني

البحراني التوبلي الكتكاني المتوفى في سنة ۱۱۰۷ او ۱۱۰۹ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفي المخلص الصفي

خادم احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو القاسم بن محمد تقي

المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وقد اشرف على تصحيحه محمود بن جعفر الموسوي الزرندي

بمعاونة الثقة الصالح الشيخ نعمة الله بن كريم الله التفرشي الباذرماني

تهران در چاپخانه آفتاب بطبع رسيد

قرآن بکری کھا گئی

اکلۃ الشاۃ قرانًا

QURAN WAS EATEN BY GOAT.

۳۸۔ فی بیان وقوع بعض التغیرات فی القرآن

صفحۃ فتحہا فضائح القوم فوثب عمر و قال یا علی اردده فلا حاجۃ لنا فیہ فاخذه علیؑ فانصرف ثم احضر زید بن ثابت وکان قاریاً للقرآن فقال ان علیاً جاءنا بالقرآن و فیہ فضائح المهاجرین و الانصار و قد اردنا ان تؤلف لنا القرآن و تسقط عنہ ما کان فیہ فضیحۃ و ہتک للمهاجرین والانصار فاجابہ زید الی ذلک ثم قال فان انا فرغت من القرآن علی ما سئلتم واظهر علیؑ القرآن الذی الفہ الیس قد بطل کل ما عملتم؟ قال عمر فما الحیلۃ؟ قال زید انتم اعلم بالحیلۃ فقال عمر ما الحیلۃ دون ان نقتلہ و نستریح منہ فدبروا فی قتلہ علی ید خالد بن الولید ولم یقدروا علی ذلک فلما استخلف عمر سئل علیاًؑ ان تدفع الیهم القرآن لیحرفوه فیما بینہم فقال یا ابا الحسن ان کنت جئت بہ الی ابی بکر فأت بہ الینا حتی نجتمع علیہ فقال ؑ هیہات لیس الی ذلک سبیل انما جئت بہ الی ابی بکر لتقوم الحجۃ علیکم ولاتقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غافلین او تقولوا ما جئتنا بہ ان القرآن الذی عندی لایمسہ الا المطہرون والاوصیاء من ولدی فقال عمر فہل وقت لاظهاره معلوم؟ قال علیؑ نعم اذا قام القائم من ولدی یظہره ویحمل الناس علیہ فیجری السنۃ بہ صلوات اللہ علیہ۔

و فی الکتاب المذکور عن کتاب سلیم عن عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب انہ قال کلاماً طویلا جری بینہ و بین معویۃ فی محضر جماعۃ منہم الحسن بن علی علیہما السلام الی ان قال فقال الحسنؑ ان عمر ارسل الی ابی انی ارید ان اجمع القرآن و اکتبہ فی مصحف فابعث الی بما کتبت من القرآن فاتاه و قال تضرب واللہ عنقی قبل ان یصل الیک، قال ولم؟ قال لان اللہ تعالی قال لا یمسہ الا المطہرون قال ایای عنی ولم یعنک ولا اصحابک فغضب عمر و قال ان ابن ابیطالب یحسب ان احداً لیس عنده علم غیره، من کان یقرء شیئاً من القرآن فلیأتنی بہ فاذا جاء رجل و قرء شیئاً و قرء معہ رجل آخر فیہ کتبہ و الا لم یکتبہ ثم قال الحسن وقد قالوا اضاع منہ قرآن کثیر بل کذبوا واللہ بل ہو مجموع محفوظ عند اہلہ ثم قالؑ ثم ان عمر امر قضاتہ وولاتہ ان اجتہدوا بآرائکم واقضوا بما ترون انہ الحق فما یزال ہو و ولاتہ قد وقعوا فی عظیمۃ فیخرجہم منہا ابی لیحتج بہا علیہم فتجمع القضاۃ عند خلیفتہم و قد حکموا فی شیئ واحد بقضایا مختلفۃ فاجازہا لہم لان اللہ تعالی لم یؤتہ الحکمۃ و فصل الخطاب الخبر۔

و فی الکتاب المذکور ایضاً فی جملۃ احتجاج علیؑ علی جماعۃ من المهاجرین والانصار ان طلحۃ قال لہ فی جملۃ مسائلہ عنہ یا ابا الحسن شیئ ارید ان اسئلک عنہ رایتک خرجت بثوب مختوم، فقلت ایہا الناس انی لم ازل مشتغلا برسول اللہ ﷺ بغسلہ و تکفینہ و دفنہ ثم اشتغلت بکتاب اللہ حتی جمعتہ فہذا کتاب اللہ عندی مجموعاً لم یسقط منہ حرف واحد ولم ار ذلک الذی کتبت و الفت و قد رایت عمراً بعث الیک ان ابعث بہ الی فابیت ان تفعل فدعی عمر بالناس فاذا شہد رجلان علی آیۃ کتبہا و ان لم یشہد علیہا غیر رجل واحد ارجاہ فلم یکتب عمر، فقال عمر و انا اسمع انہ قد قتل یوم الیمامۃ قوم کانوا یقرؤن قرآناً لا یقراه غیرہم فقد ذہب و قد جائت شاۃ الی صحیفۃ و کتاب یکتبون فاکلتہا وذہب ما فیہا والکاتب یومئذ عثمان و سمعت عمر واصحابہ الذین الفوا ما کتبوا علی عہد عمر وعلی عہد عثمان یقولون ان الاحزاب کانت تعدل سورۃ البقرۃ وان النور نیف ومائۃ آیۃ والحجر تسعون و مائۃ آیۃ فما ہذا و مایمنعک یرحمک اللہ ان تخرج کتاب اللہ الی الناس وقد عہد عثمان حین اخذ ما الف عمر فجمع لہ الکتاب وحمل الناس علی قرائۃ واحدۃ فمزق مصحف ابی بن کعب و ابن مسعود واحرقہما بالنار فقال لہ علیؑ یا طلحۃ ان کل آیۃ انزلہا اللہ علی محمد ﷺ عندی باملاء رسول اللہ ﷺ و خط یدی و تاویل کل آیۃ انزلہا اللہ علی محمد وکل حلال و حرام اوحدا وحکم او شیئ یحتاج الیہ الامۃ الی یوم القیمۃ فہو عندی مکتوب باملاء رسول اللہ وخط یدی حتی ارش الخدش، قال طلحۃ کل شیئ من صغیرا وکبیرا و خاص اوعام کان او یکون الی یوم القیمۃ فہو عندک مکتوب؟ قال نعم و سر ذلک ان رسول اللہ ﷺ اسر الی فی مرضہ مفتاح الف باب من العلم یفتح کل باب الف باب ولو ان الامۃ منذ قبض رسول اللہ ﷺ اتبعونی واطاعونی لاکلوا من فوقہم و من تحت ارجلہم و ساق الحدیث الی ان قال ثم قال طلحۃ لا اریک یا ابا الحسن اجبتنی عما سألتک عنہ من امر القرآن الا تظہره للناس فقال یا طلحۃ عمداً کففت عن جوابک فاخبرنی عما کتب عمر وعثمان

الأنوار النعمانية

لمؤلفه

العالم العامل والكامل الباذل صدر الحكماء ورئيس العلماء

السيد نعمة الله الجزائري

طاب ثراه وجعل الجنة مثواه

المتوفى سنة ١١١٢

الجزء الثاني

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص ب : ٧١٢٠

اصل قرآن آج کے بعد ظہور مہدی تک نظر نہیں آئے گا۔ (اہل تشیع کا دعویٰ)

لا یری القرآن الاصلی بعد الیوم حتی یظہر المہدی (ادعاء اہل التشیع)

THE ORIGINAL QURAN IS CONCEALED AND WILL BE REVEALED BY IMAM MAHDI.

-٣٦٠- نور فی الصلوة ج ٢

بها فی الصلوة ، و کیف حکمنا بأنّ الکلّ قد نزل به الروح ، فانّ هذا القول منهم رجوع من التواتر

الخامس انّه قد استفاض فی الأخبار انّ القرآن کما أنزل لم یؤلّفه الا امیر المؤمنین علیہ السلام بوصیّة من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، فبقی بعد موته ستّة أشهر مشتغلا بجمعه ، فلمّا جمعه کما أنزل أتی به الی المتخلّفین بعد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ؛ فقال لهم هذا کتاب الله کما أنزل فقال له عمر بن الخطّاب لاحاجة بنا الیك ولا الی قرآنك؛ عندنا قرآن کتبه عثمان فقال لهم علی علیہ السلام لن تروه بعد هذا الیوم ولا یراه أحد حتّی یظهر ولدی المهدی علیہ السلام وفی ذلك القرآن زیادات کثیرة وهو خال من التحریف ؛ وذلك أنّ عثمان قد کان من کتّاب الوحی لمصلحة رآها صلی اللہ علیہ وسلم وهی ان لا یکذبوه فی أمر القرآن بأن یقولوا انّه مفتری او انّه لم ینزل به الروح الأمین ، کما قاله أسلافهم ، بل قالوه هم ایضا ، و کذلك جعل

☆ التنزیل علی إن النفس بعد النزول الی الارض فیکون القرآن قسمین قسم قرئه النبی ص علی الناس و کتبوه وظهر بینهم وقام به الاعجاز وقسم اخفاه ولم یظهر علیه احد سوی امیر المومنین علیه السلام ثم منه الی باقی الائمة الطاهرین ع وهو الآن محفوظا عند صاحب الزمان جعلت فداه اھ

وهذه کلمات قیمة صادرة عن شخصیة عظیمة بارزة فی العالم الاسلامی وتنبئی عن علم متدفق وعقل کامل ورأی رزین ولذا کان صاحبها رئیسا للاسلام ومن اکبر اساطین الدین کما یعبر عنه الشیخ الاعظم الانصاری قدس سره فی تصانیفه کما فی الرسائل والمکاسب (بعض الاساطین) وهکذا یکون المرجع الدینی الاکبر اذا اجتمع فیه العقل والعلم والعمل ویظهر من آخر کلامه ان ما نزل من القرآن بطریق الاعجاز وما هو المعجز الباقی الی آخر الدهر هو ما قرأه النبی ص علی الناس وهو ما بین الدفتین ولم ینقص منه شئی . فلو اردنا ایراد کلمات علمائنا الامامیة ونقل اقوالهم فی هذا المقام لطال الکلام بل یحتاج ذلك الی تألیف مستقل ولا احتیاج لنا الی نقل الاقوال باکثر من ذلك فانه غیر خفی علی القاری الخبیر ان علماء الامامیة قدیماً وحدیثا ذهبوا الی القول بعدم النقصان فی القرآن الکریم الا شر ذمة قلیلة من الاخباریین ومن اغتر بکلامهم من غیرهم وصرح بما ذکرناه جمع من مشایخنا واساتذتنا الاکابر کشیخنا الامام کاشف الغطاء (ره) فی کتابه اصل الشیعة ☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ

القرآن المبین مع تفسیر المتقین

کا

مقدمہ

الموسوم بہ

روح القرآن

مصنفہ ومؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مؤرخ یگانہ محقق زمانہ حضرت فخر العلماء جناب مولانا مولوی السید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی!

واعظ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ، ناظم اعلیٰ شیعہ مجلس علماء پاکستان

مطبوعہ انصاف پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

تحریف کے قائلین شیعہ مفسرین کے نام

اسماء المسفرین الشعة القائلین بالتحریف القرآن۔

NAMES OF SHIA SCHOLARS WHO BELIEVES THAT THE HOLY QURAN IS INTERPOLATED AND PERVERTED..

٦١

تحریف کے قائلین شیعہ مفسرین کے نام اور قرآنی غلط تاویل کرنے والے

١۔ میثم تمار

٦٠ ہجری میں بقول شیعہ ابن زیاد کے کہنے پر قتل ہوا۔

٢۔ سیعد ابن جبیر ابن ہشام

یہ حجاج کے حکم پر قتل ہوئے۔

٣۔ ابو صالح میزان البصری

کتاب الشیعہ و فنون ان کا انتقال دوسری صدی میں ہوا۔

٤۔ جابر بن برید جعفی

اس نے تفسیر ١٢٨ میں انتقال ہوا۔

٥۔ عطیہ کوفی

پانچ جلدوں میں تفسیر لکھی۔

٦۔ روای محمد حسن ابن ابی سارہ

معانی القرآن

٧۔ ابان ابن تغلب

غریب القرآن لکھی۔

٨۔ محمد ابن سائب بن بشر کلبی

انہوں نے تفسیر لکھی۔

٩۔ ابو بصیر یحیی بن قاسم اسدی

ان کی کتاب علم تفسیر کے نام سے مشہور ہوئی وقار نمبر ١٥٠

١٠۔ محمد بن علی ابی شیعہ علی

اس نے بھی اپنے علم کے جوہر دکھائے۔

١١۔ منخل ابن جمیل اسدی کوفی

تفسیر قران لکھی۔

١٢۔ معلی بن محمد بصری

کتاب الایمان کتاب الدلائل کتاب الکفر کتاب سیرۃ القائم لکھیں۔

۶۲

۱۳۔ ھشام بن سالم کوفی
اس نے قرآن کی تاویلات تبدیل کیں۔

۱۴۔ حمزہ بن حبیب زیارت کوفی
قرائت کی کتاب لکھی متشابہ القرآن لکھی

۱۵۔ علی بن ابی حمزہ بطائنی
یہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

۱۶۔ عبداللہ ابن عبدالرحمٰن الاصم سمی البصری
انہوں نے ناسخ و لمسوخ کتاب لکھی۔

۱۷۔ جابر بن صبان
کتاب تفسیر لکھی۔

۱۸۔ عیسیٰ بن داود النجار کوفی
کتاب تفسیر لکھی۔

۱۹۔ کسائی علی بن حمزہ
معانی القرآن لکھی۔

۲۰۔ یونس بن عبدالرحمٰن
اس نے شیعہ مذہب پہ بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔ وفات ۲۰۸

۲۱۔ حسن ابن محبوب ابو علی مراد
کتاب تفسیر لکھی۔

۲۲۔ محمد بن خالد برقی
کتاب تسریل و تعبیر لکھی۔

۲۳۔ حسن بن علی فضال
کتاب الناسخ والمنسوخ لکھی۔

۲۴۔ دارم ابن تیسہ تمیی

۲۵۔ ابو عبداللہ محمد بن عمرو اقدی

اس نے منتخب التواریخ لکھی۔

۲۶۔ صائب کلبی
تفسیر القرآن لکھی ہے۔

۲۷۔ حسن بن سعد حماد کوفی
کتاب تفسیر

۲۸۔ حسین بن سعید بن حماد
کتاب تفسیر قرآن

۲۹۔ علی بن اسباط کوفی
کتاب تفسیر قرآن

۳۰۔ علی بن فہریار الاھوزی
کتاب تفسیر قرآن چالیس کتابیں لکھی ہیں حرف القرآن

۳۱۔ عبداللہ ابن صلت ابو طالب قمی
تفسیر القرآن

۳۲۔ ابو العباس مبرو محمد بن یزید ازدی
کتاب اعراب القرآن۔ الحروف فی معانی القرآن و الموف معانیہ

۳۳۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری قمی
کتاب الناسخ و المنسوخ

۳۴۔ محمد بن اورسہ ابو جعفر قمی
کتاب کا نام نہیں ہے۔

۳۵۔ علی بن حسن بن علی بن فضال
یہ تیس کتابوں کے مصنف ہیں۔

۳۶۔ حسن بن خالد برقی۔
حسن عسکری کے افادات لکھے۔

۳۷۔ محمد بن ابی القاسم ابن عبیداللہ ابن عمران
کتاب تفسیر

۶۴

۳۸۔ سعد ابن عبداللہ ابن ابی خلف اشعری قمی
ناسخ القرآن و منسوخ و محکمہ و متشابہ تحریر کی ہیں۔

۳۹۔ احمد بن صبیح ابو عبداللہ اسدی کوفی
اس نے نجاشی اور مجوسی کی تحریروں کے مطابق نوارد تصنیف کی

۴۰۔ عیاشی محمد بن مسعود بن محمد بن عیاش
سلمی سمرقندی۔ اس کی تفسیر عیاشی مشہور ہے۔

۴۱۔ علی بن ابراہیم قمی
کتاب ناسخ المنسوخ کلینی ابن بابویہ اس کے شاگرد تھے۔

۴۲۔ فرات بن ابراہیم کوفی
تفسیر قرآن

۴۳۔ محمد بن علی شلغمانی
کتاب نعم القرآن

۴۴۔ ابن حجام محمد بن عباس بن علی ابن مروان
ابن ماہیار ابو عبداللہ بزاز۔ کتابیں تادیل مانزل فی النجا تادیل مانزل فی شعیم تفسیر کبیر

۴۵۔ علی ابن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی
شیخ صدوق محمد بن بابویہ کے والد۔ کتاب التفسیر

۴۶۔ ابو بکر صولی محمد بن یحییٰ
کتاب لشائل فی علم القرآن

۴۷۔ نعمانی محمد بن ابراہیم بن جعفر
کتاب غیبت تفسیر نعمانی

۴۸۔ حسن بن وسی نوبختی
متشابہ القرآن

۴۹۔ مفید محمد بن محمد نعمان بغدادی
کتاب البیان فی تالیف القرآن فا نسلواحل ذکر دلائل القران کتاب البیان عن غلط

۶۵

قطرب فی القرآن

۵۰۔ سید رضی محمد بن الحسین موسوی
نہج البلاغہ کی تالیف کی حقائق تسریل مجازات القرآن

۵۱۔ محمد بن احمد وزیر عمیدی
متشابہ القرآن انتزاعات القرآن

۵۲۔ سید المرتضیٰ علی بن الحسین الموسوی
تفسیر سورۃ الحمد تفسیر سورۃ بقرۃ

۵۳۔ محمد بن حسن الطوسی
تفسیر التبیان فی علوم القرآن

۵۴۔ علامہ کراجکی ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان بن علی۔
الراشد المنتخب من غرار الفوائد کنز الفوائد

۵۵۔ اسماعیل ابن علی بن حسین سلمان
دس جلدوں میں تفسیر لکھی البنیان فی تفسیر القرآن

۵۶۔ سید ضیاء الدین ابو رضا فضل اللہ
ابن علی حسنی راوندی۔ علم تفسیر میں ایک کتاب الکافی

۵۷۔ شیخ جمال الدین ابو الفتوح رازی
ان کی تفسیر روض الجنان و روح الجنان

۵۸۔ ابو علی فضل ابن حسین بن فضل الجری
تفسیر مجمع البیان۔ جوامع الجامع الکاف من تفسیر الکشاف

۵۹۔ سعد بن ہبۃ اللہ بن حسن
کتاب فقہ القرآن لکھی۔

۶۰۔ محمد بن ادریس عجلی حلی
مصنف سرائر

۶۱۔ محمد بن حسین نیشاپوری
کتاب التنویر فی معانی التفسیر

۲۶

۶۲۔ شیخ رشید الدین محمد بن علی ابن شہری
کتاب المناقب۔ کتاب الانساب و النزول علی مذہب آل رسول کتاب متشابہ القرآن

۶۳۔ علامہ حسن بن یوسف ابن مطہر حلی
نہج الایمان فی تفسیر القرآن کتاب التجرید

۶۴۔ قطب الدین محمد بن محمد رازی
تفسیر کشاف پر حاشیہ لکھا ہے۔

۶۵۔ مقداد بن عبداللہ سوری حلی اسدی۔
کنز العرفان فی فقہ القرآن

۶۶۔ جمال الدین احمد ابن عبداللہ ابن سعید المتوج المعروف ابن متوج بحرانی
ایک مسئول النہایہ فی تفسیر الخمس مایہ

۶۷۔ بہاء الدین علی ابن غیاث الدین بن عبدالکریم بن عبدالحمید حسینی
اس نے تفسیر کشاف پر آٹھ سو اعتراض کئے تبیان اعتراف صاحب کشاف لکھی۔

۶۸۔ شاہ دکن طاہر شاہ
حیدر آباد میں شیعہ کو مضبوط کیا بیضاوی شریف پر حاشیہ لکھا۔

۶۹۔ ابو الغنائم عبدالرزاق کاشانی
کتاب التاویلات لکھی

۷۰۔ علی بن حسن زواری
ترجمۃ الخواص اور قرآن کا فارسی میں ترجمہ کیا۔

۷۱۔ ملاں فتح اللہ کاشانی
تفسیر منہج الصادقین اور خلاصۃ المنہج

۷۲۔ ملا احمد بن محمد مقدس اردبیلی
زبدۃ البیان

۷۳۔ ملا خلیل قزوینی

۶۷

شرح اصول کافی

۷۴۔ سید حسن خلخالی

تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا

۷۵۔ قاضی نور اللہ شوستری

احقاق الحق و مجالس المومنین وغیرہ

۷۶۔ مرزا محمد استر آبادی

مصنف رجال کبیر

۷۷۔ محمد بن زین العابدین حسینی استر آبادی

ترجمۃ الخواص

۷۸۔ احمد بن زین الدین علوی

لطائف غیبی

۷۹۔ معز الدین اور ستانی ابن ظہر الدین

۸۰۔ میر میراں حسینی

سورۃ ھل اتی کی تفسیر کی

۸۱۔ شیخ بہاؤ الدین عاملی

عروۃ الوثقیٰ۔ عین الحیوۃ تفسیر بیضاوی پر حاشیہ

۸۲۔ تاج الدین حسن بن محمد اصفہانی

بحر مواج

۸۳۔ صدر الدین شیرازی

اصول کافی کی شرح لکھی۔

۸۴۔ ملاں محسن کاشانی

تفسیر صافی تفسیر اصفی تنویر المذاہب

۸۵۔ فخر الدین طریحی

غواص القرآن۔ نزہۃ الناظر و سرور

۸۶۔ حسین ابن شہاب الدین قاندار

۶۸

۸۷۔ ابن حسین عاملی کرکی
تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا۔

۸۸۔ شرف الدین علی حسین استر آبادی
تاویل الایات لکھی۔

۸۹۔ سید ہاشم بحرینی
مدینہ المعاز لکھی۔

۹۰۔ شیخ جوار بغدادی بن سعد اللہ
مسالک الا تمام لکھی۔

۹۱۔ شیخ عبد علی بن جمعہ عروسی
نور الثقلین چار جلدوں میں ہے۔

۹۲۔ شیخ عبد علی ابن رحمہ جوتیری
تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا ہے۔

۹۳۔ شیخ عبد القاہر بن عبد بن رجب
مسالک المرام فی مسلک مسالک الاتمام منتخب التفاسیر بھی لکھی۔

۹۴۔ فرج اللہ بن محمد بن درویش بن محمد بن حسین بن حماد ابن اکبر حویزی
تذکرۃ الحیوان

۹۵۔ محمد حسین بن محمد تقی
اعیان شیعہ

۹۶۔ شیخ علی بن شیخ حسین کربلائی
انوار الہدایہ

۹۷۔ نعمت اللہ الجزائری
انوار نعمانیہ قرآن کے متعلق العقود ولمرجان

۹۸۔ امیر ابراہیم بن معصوم قزوینی
تحصیل الاطمینان فی شرح زبدۃ البیان

۹۹۔ شیخ سلیمان ابن عبد اللہ ماخوری بحرینی

۷۹

تفسیر البرھان پانچ جلدوں میں لکھی۔

۱۰۰۔ بہاؤ الدین محمد بن محمد باقر حسین مختاری نابینائی
بسیط تفسیر لکھی۔

۱۰۱۔ محمد حیدر موسوی عاملی
تفسیر آیات الاحکام

۱۰۲۔ ملاں ابو الحسن شریف ختونی عاملی
مواۃ الانوار اور کثیر الفوائد

۱۰۳۔ ملاں محمد اسماعیل قانوئی
زبدۃ البیان

۱۰۴۔ شیخ محمد رضا ابن محمد امین ہمدانی
کتاب اعیان شیعہ الا النظم فی تفسیر القرآن

۱۰۵۔ دلدار علی لکھنؤ میں شیعہ کا پہلا جمعہ
اسی نے پڑھایا اور قرآن پاک کا ترجمہ دو جلدوں میں شائع کیا۔

۱۰۶۔ دلدار علی نصیر آبادی
توضیح مجید

۱۰۷۔ مفتی محمد قلی نیشاپوری کشوری
تقریب الاحکام

۱۰۸۔ عبداللہ شبر کاظمی
جوہر ثمین فی تفسیر القرآن المبین

۱۰۹۔ محمد تقی ابن العلماء
ینابیع الانوار تین جلد

۱۱۰۔ محمد بن سلیمان تنکابنی
قصص العلماء

۱۱۱۔ ملا محمد تقی ہائری
مشکلات القرآن

۷۰

۱۱۲۔ سید مہدی
آیات الاصول

۱۱۳۔ علی محمد
احسن القصص انوار الانظار

۱۱۴۔ عمار علی
عمدۃ البیان

۱۱۵۔ محمد حسین اصفہانی نجفی
ھداۃ المسترشدین

۱۱۶۔ ابو القاسم قمی لاہوری
لوامع التنزیل

۱۱۷۔ علی مائری
لومع التنزیل ۲۷ جلدوں میں

۱۱۸۔ محمد علی قائم الدین
ازہا التنزیل

۱۱۹۔ احمد حسین امروہی
مرق منشور

۱۲۰۔ سید محمد ہارون زنگی پوری
توحید القرآن امامتہ القرآن علوم القرآن لکھیں

۱۲۱۔ محمد حسین بن محمد خلیل شیرازی
تفسیر بیضاوی تفسیر کشاف پر حاشیہ لکھا ہے۔

۱۲۲۔ شیخ اصغر علی
البرھان کی طرح اس نے بھی تفسیر بالماثور لکھی۔

۱۲۳۔ مرزا ابراہیم ابن ملا شیرازی
شرح لحہ اور تفسیر عروۃ لوتقی

۱۲۴۔ ابراہیم بن محمد بن سعید ثقفی

۱۷

یہ خطرناک شیعہ ہے اس نے کتاب الغارات کتاب المغازی کتاب السقیفہ مقتل عثمان کتاب الشوری کتاب الجمل کتاب الصفین مقتل علی مقتل حسین۔ اخبار المختار۔ کتاب فدک کتاب الامامۃ کتاب التاریخ جامعہ کبیر فقہ اصفہان میں واصل ہوئے ۱۰۸۳

۱۲۵۔ ابو الحسن علی بن موسی بن جعفر بن طاؤس حسنی حلی

کتاب اقبال لہوف شرح نہج البلاغہ مج الدعوات مصباح الزائر ربیع شیعہ طرائف۔ فرج المہموم سعد السعور۔ امان الاخطار۔ فتح لاابواب وروح الواقعہ اسباب النزول عمل لطیمہ لکھیں۔

۱۲۶۔ ابو حنیفہ مغربی لقمان بن عبداللہ بن محمد بن منصور مالکی امامی

دعاء الاسلام۔ اختلاف اصول المذاہب کتاب اخبار رد الملہ ارلح۔ کتاب المناقب والمثالب کتاب الاقتصار۔ اساس التاویل

۱۲۷۔ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن عبیداللہ ابن حسین جوہری بغدادی

الاشتمال علی معرفۃ الرجال اخبار جابر جعفری

۱۲۸۔ علامہ محمد تقی مجلسی ابن مقصود علی

روضۃ المتقین۔ شرح من الائمہ لفقیہ شرح صحیفہ کاملہ۔ حدیقۃ المتقین

۱۲۹۔ ناصر الحق ابو محمد حسن بن علی

کتاب الامامۃ۔ کتاب الفرک کتاب موالید لائمہ کتاب تفسیر کبیر۔

۱۳۰۔ ملاں جعفر استر آبادی طہرانی

انیس الواعظین۔ انیس الزاہدین شفاء الصدور شرح زیارت عاشورہ مدائن العلوم۔ مصباح الہدی۔ فلک المشحون مشاکل القرآن۔ ۱۲۶۳ میں واصل ہوا۔

۱۳۱۔ جلال الدین بن طریحی

شرح نوئد صمدیہ۔ شرح فخریہ۔ شرح مباد الاصول

۱۳۲۔ زیرک حسین ابن مومن حسین امروہی

مظفر نامہ۔ رضیہ رقیہ۔ معین القراء ذخیرۃ الحامدین۔ ثمرۃ المکاشفہ

۱۳۳۔ علی بن خلف بن مطلب بن حیدر

نور المبین دیوان اشعار۔ ذخیرۃ المقال۔ نکت البیان تفسیر القرآن

۷۴

۱۳۴۔ ابو محمد علی بن محمد بن علی بن یونس عاملی
نجد الفلاح۔ زبدۃ البیان۔ مجمع البیان

۱۳۵۔ محسن بن حسین بن احمد نیشاپوری
اعجاز القرآن

۱۳۶۔ مفتی محمد عباس شوشتری
تفسیر رواج القرآن۔ منابر الاسلام شمع المجالس

۱۳۷۔ یعقوب کلینی
کافی شیعہ مشہور کتاب ہے۔

۱۳۸۔ باقر مجلسی
بحار الانوار۔ مراۃ العقول۔ حیاۃ القلوب حق الیقین۔ جلاء العیون:
المستقین۔ عین الحیات اور زاد المعاد ااا میں واصل جہنم ہوا۔

۱۳۹۔ مقبول احمد دھلوی
ترجمہ مقبول مشہور ہے۔

۱۴۰۔ عبدالجلیل مارہروی
ترجمہ فرمان علی مشہور ہے۔

۱۴۱۔ رضی رنگی پوری
تفسیر رضی

۱۴۲۔ امداد حسین کاظمی
فتح تفسیر بالرائے تصنیف کی ہے۔

ان ایک سو بیالیس شیعہ نام نہاد مفسروں نے قرآن کریم کے ترجمہ کو اپنے ذہنوں کے مطابق ڈھال کر اسلام کے نام پر دھوکہ دیا ہے۔ قرآن جیسی سچی جھوٹ اور دجل فریب کی بھینٹ چڑھانے کی پوری کوشش کی ترجمہ بدلا معانی آیات کو ناسخ منسوخ کے جھمیلے میں ڈال دیا سورتوں کے نزول میں تفرقہ ڈالا حروف کو بدل دیا انسانیت کو پریشان کیا گیا قرآنی آیات میں شکوک پیدا کیے گئے اور

تفسیر فصل الخطاب

جلد اوّل

مصنّفہ

الحاج سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی مجتہد (لکھنؤ)

تحریف قرآن قائلین کے نام

اسماء القائلین بتحریف القرآن

قائلین تحریف قرآن کے نام

شیعہ ملا ــــ حسین نوری ــــ نے فصل الخطاب میں ان شیعہ علماء اور مجتہدین کی ایک بڑی فہرست پیش کی ہے جو تحریف قرآن کے قائل ہیں مگر اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف چند نام پیش کئے جاتے ہیں۔

۱ الشیخ الجلیل علی بن ابراہیم قمی۔ المتوفی بعد ۳۰۷ ہجری
۲ ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی المتوفی ۳۲۹ ہجری
۳ الثقۃ الجلیل محمد بن الحسن الصفار المتوفی ۲۹۰ ہجری
۴ الثقہ محمد بن ابراہیم النعمانی شاگرد کلینی
۵ الثقۃ الجلیل سعد بن عبداللہ قمی المتوفی ۳۰۱ ہجری
۶ السید علی بن احمد الکوفی المتوفی ۳۵۲ ہجری
۷ الشیخ الجلیل محمد بن مسعود العیاشی قرن ثالث
۸ الشیخ فرات بن ابراہیم الکوفی
۹ الثقۃ النقہ محمد بن العباس الماہیار (یہ تلعکبری المتوفی ۳۸۵ ہجری کا استاد ہے)
۱۰ شیخ متکلمین ابو سہل اسماعیل نوبخت (بفتح النون وسکون الواو)
۱۱ شیخ الجلیل ابو اسحاق ابراہیم بن نوبخت]
۱۲ رئیس الطائفہ ابوالقاسم حسین بن لوح سفیر ثالث المتوفی ۳۲۶ ہجری
۱۳ العالم الفاضل المتکلم حاجب بن لیث بن سراج
۱۴ الثقۃ الجلیل الاقدم فضل بن شاذان (توفی فی ایام حسن عسکری)]
۱۵ الشیخ الجلیل محمد بن حسن الشیبانی
۱۶ الشیخ الثقہ احمد بن محمد بن خالد برقی المتوفی ۲۷۴ ہجری
۱۷ الشیخ محمد بن خالد برقی (من اصحاب علی رضا)
۱۸ الشیخ الثقہ علی بن حسن بن فضال (من اصحاب حسن عسکری)
۱۹ الشیخ محمد بن حسن صیرفی (من اصحاب جعفر صادق)
۲۰ الشیخ احمد بن محمد بن سیار
۲۱ شیخ حسن بن سلیمان حلی (معاصر ابن فہد حلی المتوفی ۸۴۱ ہجری)

(حقوق ترجمہ و تالیف محفوظ ہیں)

یا فتاح

یا حسین

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ با محاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام و سعی مالا کلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

ملنے کا پتہ افتخار بکڈپو ... کرشن نگر لاہور

بار پنجم

(استقلال پریس لاہور)

تعداد ۱۰۰۰

مرتدین نے قرآن پاک تبدیل کر دیا

تغیر المرتدون فی القرآن الکریم ۔

RENEGADES CHANGED THE ORIGINAL HOLY QURA'AN.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دہلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

حٰمٓ ۲۶ ۱۰۵۱ محمد ۴۷

الَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾ ذَٰلِكَ

جو لوگ کافر ہو گئے ہیں پس انکے لئے ہلاکت ہے اور انکے اعمال باطل کر دیگا۔ یہ اس لئے کہ

بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا

اللہ نے جو کچھ اتارا اس سے انھوں نے نفرت کی پس اس نے بھی انکے اعمال اکارت کر دئے۔ کیا وہ

فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

لوگ زمین میں نہیں چلے پھرے کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ انسے پہلے تھے انکا انجام کیسا ہوا

دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى

اللہ نے انکو ہلاک کر دیا اور کافروں کیلئے بھی ویسے ہی انجام ہیں۔ یہ اسلئے کہ اللہ ان لوگوں کا

الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿١١﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ

مددگار ہے جو ایمان لائے اور کافروں کا مددگار کوئی بھی نہیں یقیناً اللہ ان لوگوں کو

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

جو ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک عمل کئے ایسی جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے

الْأَنْهَارُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ

نہریں بہتی ہیں اور جو لوگ کافر ہو گئے وہ دنیا میں اسی طرح نفع اٹھا لینگے جیسے چوپائے

وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن

چرتے چگتے ہیں اور (آخرت میں) آتش (دوزخ) انکا ٹھکانا ہوگا۔ اور کتنی ہی بستیاں تمہاری

قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾ أَفَمَن

اس بستی سے جس نے تمکو نکال باہر کیا قوت میں بہت زیادہ تھیں جنکو ہم نے ہلاک کر دیا پھر انکا

منزل ۷

ع ۱۱

ف ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ ۔ تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل امین نے جناب رسول خدا پر یہ آیت یوں نازل کی تھی ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فِي عَلِيٍّ مگر مرتدین نے نام الٰہی دیا پس اسکا نتیجہ بھی لگے جو کے بیان فرمایا ہے فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۔ ۱۲ ف فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ تفسیر قمی میں ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ آیا انھوں نے گزشتہ امتوں کے حالات پر غور نہیں کیا جنکو خدا تعالیٰ نے ہلاک کیا اور عذاب دیا۔ ۱۲ ف وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کافر ہو گئے اور علی کے بارے میں جو کچھ اللہ نے نازل کیا تھا اس سے منکر رہے تو ان کو ہلاکت و عذاب ایسا دیا جائیگا جیسا کہ پہلی امتوں کو دیا گیا ہے۔ ۱۲ ف مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ الَّذِينَ آمَنُوا سے وہ لوگ مراد ہیں جو ولایت جناب امیر المومنین پر قائم رہے اور تفسیر صافی میں ہے کہ مولیٰ کے معنی ہیں انکے دشمنوں کے برخلاف ان کی نصرت کرنیوالا۔ ۱۲ ف وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ۔ تفسیر صافی میں ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ انکے عذاب کا دفع کرنیوالا کوئی نہ ہوگا۔ یہ

آیت خدا تعالیٰ کے اس قول کے خلاف نہیں ہے ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ (دیکھو صفحہ ۲۶۶ سطر ۵) اس لئے کہ وہاں مولیٰ کے معنی مالک کے ہیں اور یہاں بلا دفع کرنیوالے کے۔ ۱۲

عقیدہ تحریف قرآن کا اقرار

الاقرار بعقیدة تحریف القرآن الکریم .

BELIEF OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دھلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا

فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾

أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا

تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ

الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ

لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَابٍ

مَكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيلٌ مِنْ

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ﴿٨١﴾

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ

(سرورق ! اس عہد کے عام انسان کی حالتِ زار)

قرآن حکیم کیلئے کفریہ کلمات سیدنا ابو ابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی توہین اور قرآن کریم میں عقیدہ تحریف کا اقرار

الکلمات الکفریة حول القرآن الکریم ، واھانة سیدنا ابی بکر بصدیق . والاعتراف بعقیدة التحریف فی القرآن الکریم .

UN ISLAMIC VIEWS ABOUT HOLY QURAN AND REVILE OF HAZRAT ABU BAKR رضی اللہ عنہ

شیخ حقیقہ از علی اکبر شاہ کراچی

(۱۳۸)

کرالیا ہوا اور ہمارے سامنے ایک ایسا قرآن آیا کہ جس سے عام قاری فائدہ نہیں اٹھا سکتا. ایسے قرآن فہمی کے لئے ان مفسرین کی کتابوں کی طرف دیکھنا پڑتا ہے کہ جو نزول قرآن کے بہت بعد دنیا میں تشریف لائے، حالانکہ قرآن جیسی کتاب کو تو آسان سے آسان بنا کر پیش کرنا چاہیئے تھا مگر زید سے یہ نہ ہو سکا. ان میں تو بس اتنی ہی قابلیت تھی کہ آیات قرآنی کو تلاش کریں اور تصدیق کے بعد انہیں جمع کرتے جائیں اور خود خلیفہ کو بھی اس بات کا شعور نہیں تھا کہ اسلام کی بہتری کے لئے ایسا قرآن مرتب ہونا چاہیئے کہ آنے والی نسلیں قرآن کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور اس کی تفسیر و تاویل میں غلطی نہ کریں. سچی بات تو یہ ہے کہ انہیں اسلام سے اتنی دلچسپی ہی نہ تھی کہ وہ اس انداز سے سوچتے اور اگر سوچتے بھی تو یہ کام زید بن ثابت یا اور کسی صحابی کے بس کا نہ تھا اور جس کے بس کا تھا (یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام) اس سے یہ کام نہیں لیا جا سکتا تھا اس میں بڑی مصلحتیں تھیں مگر جناب علی بن ابی طالب نے یہ کام بذات خود کیا کیونکہ ان کے دل کو لگی تھی. انہیں رسول اللہ نے کل ایمان کہا تھا اور کہا تھا کہ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے. رسول اللہ کے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہی علی بن ابی طالب قرآن کی ترتیب اور تفسیر کے کام میں لگ گئے اور جب یہ قرآن مکمل ہو گیا تو اسے خلیفہ اول کے پاس لائے مگر خلیفہ نے اسے قبول نہ کیا. آپ خاموش گردن جھکائے واپس چلے آئے مگر اتنا کہتے آئے کہ اب تم اسے قیامت تک نہ دیکھ سکو گے افسوس کہ جناب ابوبکر کی مصلحتوں کے سبب دنیا اس علمی خزانے سے محروم ہو گئی. جناب علی مرتضی نے مرتب کردہ قرآن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا متن موجودہ قرآن کے متن سے مختلف نہیں تھا اور فرق یہ تھا کہ جناب علی مرتضی نے قرآن کو تنزیل کے مطابق مرتب کیا تھا اور تفسیری نوٹس تحریر فرمائے تھے لہذا ان کا مرتب کیا ہوا قرآن ان خامیوں سے پاک تھا کہ جن کا تذکرہ ہم موجودہ قرآن کے حوالے سے کر چکے ہیں.

مصحف علی کے بارے میں مفسرین کی رائے:۔

جلال الدین سیوطی الاتقان جلد ۱ ص ۶۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جناب علی ابن ابی طالب

الاحتجاج

بیروت

تألیف

أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي

من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات

السيد محمد باقر الموسوي الخرسان

الجزء الأول

جامعین قرآن نے قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کر دیے

اقام جامعین القرآن دعائم الکفر فی کتاب اللہ

THE MAIN COMPILERS OF THE QURA'AN INTERPOLATED, CHANGED, CORRUPTED AND PERVERTED THE HOLY QURAN.

الاحتجاج الطبرسی جلد اول تالیف ابی منصور احمد بن علی ابی طالب الطبرسی المتوفی قرن سادس (طبع نجف)

احتجاجه (ع) في آي متشابهة ٢٥٧

وعند ذلك يؤيده الله بجنود لم تروها، ويظهر دين نبيه (ص) ـ على يديه ـ على الدين كلّه ولو كره المشركون.

— وأما ما ذكرته من الخطاب الدال على تهجين النبي (ص)، والازراء به، والتأنيب له، مع ما أظهره الله تعالى في كتابه من تفضيله إياه على سائر أنبيائه فان الله عز وجل جعل لكلّ نبي عدواً من المشركين، كما قال في كتابه وبحسب جلالة منزلة نبينا (ص) عند ربه، كذلك عظم محنته لعدوه الذي عاد منه في شقاقه ونفاقه كل أذى ومشقة لدفع نبوته وتكذيبه إياه وسعيه في مكارهه وقصده لنقض كل ما أبرمه، واجتهاده ومن مالأه على كفره وعناده ونفاقه والحاده في إبطال دعواه وتغيير ملته ومخالفته سنته، ولم ير شيئاً أبلغ في تمام كيده من تنفيرهم عن موالاة وصيه، وإيحاشهم منه وصدهم عنه وإغرائهم بعداوته، والقصد لتغيير الكتاب الذي جاء به، وإسقاط ما فيه من فضل ذوي الفضل وكفر ذوي الكفر منه وممن وافقه على ظلمه، وبغيه وشركه.

ولقد علم الله ذلك منهم فقال: ﴿إنَّ الذين يلحدون في آياتنا لا يخفون علينا﴾ وقال: ﴿يريدون أن يبدلوا كلام الله﴾ ولقد أحضروا الكتاب كملاً مشتملاً على التأويل والتنزيل، والمحكم والمتشابه والناسخ والمنسوخ لم يسقط منه: حرف الف ولا لام، فلما وقفوا على ما بينه الله من: أسماء أهل الحق والباطل، وأن ذلك إن ظهر نقض ما عهدوه قالوا: لا حاجة لنا فيه، نحن مستغنون عنه بما عندنا وكذلك قال: ﴿فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمناً قليلاً فبئس ما يشترون﴾.

دعاهم الاضطرار بورود المسائل عليهم عما لا يعلمون تأويله إلى جمعه وتأليفه وتضمينه من تلقائهم ما يقيمون به دعائم كفرهم، فصرخ مناديهم: من كان عنده شيء من القرآن فليأتنا به، ووكلوا تأليفه ونظمه إلى بعض من وافقهم على معاداة أولياء الله، فألفه على اختيارهم، وما يدل للمتأمل له على اختلال تمييزهم وافترائهم وتركوا منه ما قدروا أنه لهم وهو عليهم وزادوا فيه ما ظهر تناكره وتنافره، وعلم الله أن ذلك يظهر ويبين، فقال: ﴿ذلك مبلغهم من العلم﴾ وانكشف لأهل الاستبصار عوارهم وافتراؤهم.

والذي بدا في الكتاب من الازراء على النبي (ص) من فرقة الملحدين ولذلك قال: ﴿ويقولون منكراً من القول وزوراً﴾ ويذكر جل ذكره لنبيه (ص) ما يحدثه عدوه في كتابه من بعده بقوله: ﴿وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي إلا إذا تمنى ألقى الشيطان في أمنيته فينسخ الله ما يلقي الشيطان ثم يحكم الله آياته﴾ يعني: أنه ما من نبي تمنى مفارقة ما يعانيه من نفاق قومه وعقوقهم والانتقال عنهم إلى دار الاقامة، إلا ألقى الشيطان المعرض لعداوته عند فقده في الكتاب الذي أنزل عليه: ذمه والقدح فيه والطعن عليه، فينسخ الله ذلك من قلوب المؤمنين فلا تقبله، ولا تصغي إليه غير قلوب المنافقين والجاهلين، ويحكم الله آياته: بأن يحمي أولياءه من الضلال والعدوان، ومشايعة أهل الكفر والطغيان، الذين لم يرض الله أن يجعلهم كالأنعام حتى قال: ﴿بل هم أضل سبيلاً﴾.

فافهم هذا واعلمه، واعمل به، واعلم أنك ما قد تركت مما يجب عليك السؤال عنه أكثر مما

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمد حسن علمی

قرآن کریم میں تبدیلی کا اقرار

الاقرار بتحریف القرآن

AN ACCEPTANCE F ALTERING THE HOLY QURAN .

بیابانها پس چون نزدیك بغروب آفتاب شود شیطان ندا کند که پروردگار شما در وادی یابس ظاهر شده است و او عثمان بن عنبسه است از فرزندان یزید بن معاویه با او بیعت کنید تا هدایت بیابید و مخالفت نکنید که گمراه می‌شوید پس ملائکه و جن و نقباء همه او را تکذیب کنند و دانند که او شیطان است و گویند که شنیدیم اما باور نمی کنیم پس هر صاحب شکی و منافقی و کافری که باشد بندای آخر از راه برود .

و در تمام آن روز حضرت صاحب پشت بکعبه داده گوید که هر که خواهد نظر کند به آدم و شیث و نوح و سام و ابراهیم و اسمعیل و موسی و یوشع و عیسی و شمعون پس نظر کند بمن که علم و کمال همه با من است و هر که خواهد نظر کند بمحمد وعلی وحسن وحسین (ع) و ائمه از ذریه حسین (ع) پس نظر کند بمن و آنچه خواهد از من سئوال کند که علم همه نزد من است آنچه آنها مصلحت ندانستند و خبر ندادند من خبر می‌دهم و هر که کتب آسمانی و صحف پیغمبر را میخواهد بیاید و از من بشنود پس ابتداء کند و صحف آدم و شیث را بخواند امت آدم و شیث گویند که اینست والله صحف آدم و شیث که هیچ تغییر نیافته است و خواند برما از آن صحف آنچه نمی‌دانستیم پس بخواند صحف نوح و صحف ابراهیم و تورية موسی و انجیل عیسی و زبور داود را پس علمای آن ملت‌ها همه شهادت دهند که این است آنکتابها بنحوی که از آسمان نازل شده بود و تغییر نیافته است و آنچه از ما فوت شده بود و بما نرسیده بود همه را برما خواند پس بخواند قرآن را بنحوی که حقتعالی برحضرت رسول (ص) نازل ساخته بی آنکه تغییر و تبدیل یافته باشد چنانچه در قرآنهای دیگر شد پس در این حال شخصی بیاید بخدمت آنحضرت که رویش بجانب پشت گشته باشد و بگوید که ای سید من منم بشیر و امر کرد مرا ملکی از ملائکه که بخدمت تو بیایم و ترا بشارت دهم بهلاك شدن لشکر سفیانی پس حضرت فرماید که قصه خود را و برادرت را برای مردم نقل کن بشیر گوید من و برادرم در میان لشکر بودیم و خراب کردیم دنیا را از دمشق تا بغداد وکوفه را خراب کردیم و مدینه را خراب کردیم و منبر را درهم شکستیم و استرهای ما در میان مسجد مدینه سرگین انداختند پس بیرون آمدیم و مجموع لشکرهای ما سیصد هزار کس بودند و متوجه شدیم که کعبه را خراب کنیم و اهلش را بقتل رسانیم پس بصحرای بیدا رسیدیم که در حوالی مدینه طیبه است آخر شب فرود آمدیم پس صدائی از آسمان آمد که ای بیدا هلاك کردان این گروه ستمکاران را

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ

علامہ سیّد محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی ۔ اندرون موچی دروازہ

حلقہ نمبر ۴۲ ۔ لاہور نمبر ۸

تحریف قرآن کا واضح ثبوت

الاعتراف بتحریف القرآن

PROOF OF TAMPERING THE HOLY QURAN

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۲ ۳۸۹ فصل سوم۔ ائمہ کی مظلومیت سے متعلق آیتیں

وصیؑ کے حق کو غصب کرینگے اس وقت خدا نے اس آیت کو ان حضرتؐ کی تسلی کے لئے نازل کیا اور ان کو وحی کی کہ اے محمدؐ میں نے حکم دیا اور انہوں نے میری اطاعت نہ کی لہٰذا تم رنج نہ کرنا جبکہ وہ لوگ تمہارے وصیؑ کے حق میں تمہاری اطاعت نہ کریں۔

چھٹی آیت:۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ (پ ۶ س نساء آیت ۱۶۸ تا ۱۷۰) یعنی جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم کیا تو خدا ان کو کبھی معاف نہ کرے گا اور نہ جہنم کی راہ کے سوا کوئی اور راہ دکھائیگا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ امر خدا پر آسان ہے۔ اے انسانو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی جانب سے سچا رسول آیا ہے تو تم اس پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم نے کفر اختیار کیا تو کچھ پرواہ نہیں جو کچھ آسمان وزمین میں ہے سب بیشک خدا ہی کا ہے اور خدا بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ کلینی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ یعنی جن لوگوں نے آل محمد صلوات اللہ علیہم پر ظلم کیا اور ان کا حق غصب کیا ہے اور دوسری آیت اس طرح ہے، يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فِيْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ الخ یعنی تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے رسول حق وراستی کے ساتھ ولایت علیؑ کے بارے میں آیا ہے۔ لہٰذا ولایت علیؑ پر ایمان لاؤ تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر ولایت علیؑ سے کفر اختیار کروگے تو خدا بے نیاز ہے تم سے کیونکہ آسمان وزمین کی تمام چیزیں اسی کی ہیں۔

ساتویں آیت، وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ (آیت ۸۲ سورہ بنی اسرائیل پ ۱۵) یعنی ہم قرآن سے وہ نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا ورحمت ہے۔ لیکن ظالموں کے لئے اس سے نقصان ہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ابن ماہیار نے کئی سندوں کے ساتھ حضرت باقر وصادق علیہما السلام سے روایت

تحریف قرآن کا مدلل ثبوت

البرہان القاطع علی تحریف القرآن

LOGICAL PROOF OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۲ ۳۸۵ فصل ۳۴۔ ائمہ کی مظلومیت سے متعلق آیتیں۔

اور آپ کے اصحاب مراد ہیں ولیعلمن الکاذبین سے مراد آپ کے دشمن ہیں جو اپنے دعوائے ایمان میں جھوٹے تھے۔

دوسری آیت: وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (پ ۱۵ س کہف آیت ۲۹) اے رسول کہہ دو کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے لہٰذا جو چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہے کفر اختیار کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لئے آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے جن کے پردے چاروں طرف سے گھیر لیں گے۔ کلینی اور علی ابن ابراہیم اور عیاشی نے بسند ہائے معتبر حضرت باقر و صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ حق سے مراد ولایت علی بن ابی طالبؑ ہے اور ظالمین سے مراد آل محمد علیہم السلام پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے انا اعتدنا للظالمین ال محمد حقهم نارا یعنی ہم نے اُن ظلم کرنے والوں کے لئے جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ہے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ابن ماہیار نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فِيْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ یہاں تک کہ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ نَارًا۔ اس کے معنی وہی ہیں جو گذر چکے۔

تیسری آیت: اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۨ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ (پ ۱۷ سورہ حج آیت ۳۹) یعنی ان کو کافروں سے جہاد کی اجازت دی گئی جن سے کفار لڑتے ہیں اس لئے کہ ہم سے کفر کرنے والوں نے اُن پر ظلم کیا ہے بیشک خدا اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے جو ناحق اپنے گھروں سے نکالے گئے اور سوائے اس کے ان کا قصور نہیں تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا پروردگار خدا ہے۔ علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ یہ آیتیں امیرالمومنینؑ و جعفر طیار و حمزہؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں اس کے بعد امام حسینؑ کے بارے میں جاری ہے وَالَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ امام حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ یزید پلید نے لوگوں کو بھیجا کہ ان حضرت کو پکڑ کر شام لے جائیں تو اُس کے خوف سے حضرت مدینہ سے کوفہ کی

من گھڑت سورۃ العصر

سورہ العصر المخترعة

FALSE INTERPRETATION OF SURAH AL ASR.

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۵ ۳۷۸ فصل ۳۴ آیات مبر و فیرہ اہلبیت اور انکے شیعوں کے حق میں

بیالیسویں فصل اس بیان میں کہ آیات صبر و مرابطہ وغیرہ و عسر ائمہ علیہم السلام اور ان کے شیعوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

پہلی آیت، وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ۔ یعنی عصر کی قسم کہ یقیناً انسان گھاٹے میں ہے کمال الدین میں روایت ہے کہ عصر سے مراد زمانۂ خروج صاحب الامر علیہ السلام ہے جیسا کہ اس کے بعد ذکر کیا جائے گا بعضوں نے کہا ہے کہ عصر سے مراد دنیا کا آخری دن ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ عصر سے مراد جناب رسول خداؐ ہیں إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (سورہ عصر پ ۳۰) اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حضرت صادقؑ اس سورہ کو اس طرح پڑھتے تھے وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ إِنَّهُ فِيْهِ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأْتَمَرُوْا بِالتَّقْوٰى وَأْتَمَرُوْا بِالصَّبْرِ یعنی عصر کی قسم کہ آدمی بیشک گھاٹے میں ہے اور یقیناً وہ آخر عمر تک نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور پرہیزگاری اختیار کی اور صبر و شکیبائی اختیار کتاب احتجاج میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے جناب رسول خداؐ نے خطبۂ غدیر میں ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم سورۂ عصر امیر المومنینؑ کی شان میں ہے اور کمال الدین میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ عصر سے مراد زمانہ خروج حضرت قائمؑ علیہ السلام ہے۔ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ سے ہمارے دشمن مراد ہیں جو گھاٹے میں ہیں إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا یعنی وہ لوگ جو آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وعملوا الصلحت اور برادران مومن کے درمیان اپنے مال میں برابری قائم رکھی ہے و تواصوا بالحق یعنی انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو امامت برحق یعنی ولایت ائمہ طاہرینؑ کی وصیت کی۔ و تواصوا بالصبر۔ علی بن ابراہیم اور ابن ماہیار اور دوسرے مفسرین نے بسند ہائے معتبر انہی حضرت سے روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے اپنی مخلوق میں سے اپنے برگزیدہ بندوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے۔ یعنی تمام انسان گھاٹے میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ولایت امیر المومنینؑ پر ایمان لائے اور خدا کے فرائض کو عمل میں لائے اور اپنے فرزندوں اور باقیماندہ لوگوں کی ولایت ائمہؑ کی وصیت کی اور صبر کیا ان تکلیفوں پر جو دین حق اختیار کرنے

آیات قرآنی میں تبدیلی

تحریف الآیات القرآنیہ

CHANGE IN QURANIC VERSES.

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۲　　۲۷۰　　فصل ۱۷۔ وہ حدیثیں جنہیں حسنیٰ سے مراد اہلبیتؑ ہیں

روایت کی ہے آپ نے ان آیات کی تفسیر میں فرمایا کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی یعنی جو خمس آل محمد ادا کرے وَاتَّقٰی اور شیاطین یعنی خلفائے جور اور ائمہ باطل کی دوستی و محبت سے پرہیز کرے اور صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اور ائمہ حق کی ولایت و امامت کی تصدیق کرنے والا ہو فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی تو ایسا شخص جس نیک کام کا ارادہ کرے گا اس کو خدا کے فضل سے میسر ہو جائے گا۔ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی اور جو شخص بخل اختیار کرے گا اور راہ خدا میں مال صرف نہ کرے گا اور اس کے سبب اپنے کو دوستان خدا سے جو ائمہ حق ہیں مستغنی ہو جائے گا اور حصول علم کے لئے ان کی جانب رجوع نہ ہو گا وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی اور ائمہ حق کی امامت کی تکذیب کرے گا فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی تو ایسا شخص جس برائی کا ارادہ کرے گا۔ وہ فوراً اس پر عمل کر ڈالے گا۔ وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰی اور وہ شخص جہنم کی آگ سے جلد سے جلد دور کر دیا جائے گا جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ حضرت نے فرمایا پرہیزگار سے مراد جناب رسول خدا ہیں اور جو شخص تمام اقوال و افعال میں آپ کی فرمانبرداری کرے اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی یعنی جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہے یا اپنے تزکیۂ نفس کے لئے خرچ کرتا ہے لوگوں کو دکھانے سنانے کے لئے نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اس سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں جنھوں نے رکوع میں زکوٰۃ دی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی یعنی کسی شخص کی کوئی نعمت اور چیز خدا کے پاس نہیں جس کا بدلا اس کو دیا جائے حضرت نے فرمایا کہ اس سے مراد رسول خدا ہیں جن پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا عوض اس کو دیا جائے بلکہ ان کا احسان تمام خلق پر ہمیشہ جاری ہے

فرات بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کَذَّبَ بِالْحُسْنٰی کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ جو شخص ولایت علیؑ کی تکذیب کرے فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰی یعنی جب وہ مرے گا تو اس کا مال کچھ فائدہ نہ دے گا آخر وہ جہنم میں گرے گا۔ امام نے فرمایا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا عمل اس کو کوئی فائدہ نہ پہونچائے گا وَاِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰی حضرت نے فرمایا کہ قرأت اہلبیت میں اس طرح ہے وَاِنَّ عَلِيًّا لَلْهُدٰی یعنی علی اور ان کی ولایت ہدایت ہے۔ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰی یعنی ہم تم کو آتش جہنم کے شعلوں سے

ولایت علی کے لئے قرآن مقدس میں تبدیلی

تحریف القرآن المقدس لاثبات ولایۃ علی رضی اللہ عنہ

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۱ — ۲۳۴ — فصل ۱۲ - ایمان وغیرہ اور اہلبیت کی ولایت کی روایتیں

ارادہ کرے کہ ظلم و ستم کے ساتھ حق سے روگردانی کرے اس کو ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت فلاں فلاں اور ابو عبیدہ کے بارے میں نازل ہوئی جو اس عہدنامہ کے کاتب تھے جس وقت کہ کعبہ میں داخل ہو کر اپنے کفر پر اور جو کچھ امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہوا تھا اس کے انکار پر عہد و پیمان کیا تھا۔ کعبہ کے اندر ملحد ہو گئے اس ظلم کے سبب سے جو جناب رسول خدا اور ان کے ولی علی بن ابیطالب پر کیا تھا تو پھر ستمگاروں کا گروہ رحمت خدا سے دور ہو گیا۔

ایضاً حضرت صادقؑ سے قول حق تعالیٰ إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ کی تفسیر میں روایت ہے کہ بیشک تم اپنے قول میں مختلف ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کی گفتگو ولایت حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں تھی۔ وہ شخص جنت سے پھیر دیا جاتا ہے جو علیؑ کی ولایت سے پھرتا ہے۔

ایضاً۔ کلینی اور ابن ماہیار نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ إِلَّا كُفُورًا یعنی انکار کیا اکثر لوگوں نے ولایت علیؑ سے اور فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے قُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ آلَ مُحَمَّدٍ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا یعنی اے رسولؐ کہہ دو کہ حق اور قول درست ولایت علیؑ کے بارے میں تمہارے پروردگار کی جانب سے ہے تو جو شخص چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر ہو جائے۔ اور ہم نے آل محمد کے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے جس کے پردوں نے ان کا احاطہ کر لیا ہے۔

کتاب تاویل الاحادیث میں اخطب خوارزمی جو علمائے عامہ سے ہے روایت کی ہے کہ اس نے ابن عباس سے روایت کی ہے ایک جماعت کے لوگوں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ یہ آیت کس کے حق میں نازل ہوئی ہے وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا یعنی خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ ان لوگوں سے کیا ہے جو ایمان لائے اور اچھے اعمال بجالائے حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک علم نور سفید درست کیا جائے گا اور منادی ندا دے گا کہ مومنوں کا سردار اٹھے اور اس کے ساتھ وہ لوگ بھی اٹھیں جو محمدؐ کے مبعوث

قرآن مجید سے "بولایۃ علی" کے الفاظ نکال دیئے گئے

قد اخرجت من القرآن الفاظ بولایۃ علی

THE WORDS "IMAMT OF ALI" HEAVE BEEN SUPPRESSED FROM THE HOLY QURAN.

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۱ — ۱۹۳ — فصل ۸: آیت نور کی تفسیر اہلبیت کے ۔ اتھ

کے مانند جو آفتاب کے نور کو اپنے منہ سے پھونک کر بجھانا چاہے اور خدا اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کفار ناپسند کریں۔

کلینی وغیرہ نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے اس آیت کی تفسیر اُن حضرت سے دریافت کی حضرتؑ نے فرمایا کہ لوگوں نے چاہا کہ ولایت امیرالمومنین کو اپنی باتوں سے مٹادیں اور خدا امامت کو کامل کرتا ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا۔ اس جگہ نور سے مراد امامت۔ لوگوں نے اس کے بعد کی آیت هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ (آیت ۹ سورہ مذکور) کی تفسیر دریافت کی حضرت نے فرمایا کہ وہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو اُن کے وصی علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کے لئے حکم دیا کہ ولایت دین حق ہے تاکہ اس کو حضرت قائم آل محمدؐ کے سبب تمام دینوں پر غالب کر دے جیسا کہ فرمایا ہے کہ خدا اپنے نور کو ولایت قائم آل محمدؐ کے ساتھ پورا کرے گا۔ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ بِوَلَایَۃِ عَلِیٍّ۔ ہر چند کہ کفار ولایت علی کو پسند نہ کریں۔ لوگوں نے پوچھا کیا آیت اس طرح نازل ہوئی ہے فرمایا ہاں۔ علی بن ابراہیم نے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ میں روایت کی ہے کہ خدا اپنے نور کو قائم آل محمدؐ کے ذریعہ سے کامل کرے گا جب وہ ظاہر ہوں گے تو خدا اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کرے گا یہاں تک کہ خدا کے سوا کسی مقام پر غیر خدا کی عبادت نہ ہوگی جیسا کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ وہ (قائم آل محمدؐ) زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے کہ وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

اکمال الدین میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے زمین کبھی ایسے حجت خدا سے خالی نہیں رہتی جو دانا ہوتا ہے اور وہ زمین پر امور حق سے اس چیز کو زندہ اور قائم کرتا ہے جس کو لوگ ضائع اور برباد کر دیتے ہیں۔ پھر اس آیت یریدون لیطفوا نور اللہ کی آخر تک تلاوت کی۔

محمد بن العیاش نے روایت کی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے اسی آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم لوگ دین حق اور ولایت اہلبیتؑ سے دست بردار ہو جاؤ تو خدا

شیعہ عقیدہ ہے کہ اہل تشیع کے نزدیک قرآن پاک سے لفظ آل محمد اور دیگر الفاظ نکال دے گئے

یعقلون اهل التشیع انه قد اخرج من القرآن الکلمات آل محمد و غیر ذالک

"AA LAY MUHAMMAD" AND MANY OTHER WORDS HAVE BEEN SUPPRESSED FROM THE HOLY QURAN(SHI'ITE BELIEF"

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۱ | ۱۲۳ | فصل ۳ بنی ہاشم اور آل ابراہیمؑ میں برگزیدہ ائمہ ہیں

علی بن ابراہیمؒ نے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وال ابراھیم وال عمران وال محمد علی العالمین. آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔

شیخ طوسیؒ نے مجالس میں بسند معتبر ابراہیم بن عبد الصمد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ کو اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ان اللہ اصطفیٰ ادم و نوحًا وال ابراھیم وال عمران وال محمد علی العالمین لیکن آل محمد کو قرآن سے نکال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ کتاب تاویل الآیات میں امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ وائے ہو ان لوگوں پر کہ جب آل ابراہیم و آل عمران کو یاد کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جب آل محمدؐ کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب مکدر ہو جاتے ہیں اُسی خدا کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے ستر پیغمبروں کے مثل عمل کیا ہوگا تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اگر اس کے نامہ عمل میں میری اور علی بن ابیطالب کی محبت و ولایت نہ ہو۔

ایضاً۔ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمائیے جو آپ کو حضرت رسولؐ نے فرمائی ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دین حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اس کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو وحی کی کہ وہ مجھ سے وصیت فرمائیں تو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے علیؑ میری وصیت یاد رکھو میرے امان کی رعایت کرنا۔ میرے عہد کو وفا کرنا میرے وعدوں کو پورا کرنا میری سنت کو زندہ رکھنا اور لوگوں کو میرے دین کی طرف دعوت دینا کیونکہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو برگزیدہ کیا اور پسند کیا تو مجھے اپنے بھائی موسیٰؑ کی دعا یاد آ گئی اور میں نے دعا کی کہ خداوندا میرے واسطے میرے اہل سے ایک وزیر قرار دے جس طرح جناب موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ کو وزیر قرار دیا تھا تو خدا نے مجھے وحی فرمائی کہ علیؑ کو میں نے تمہارا وزیر اور مددگار اور تمہارے بعد تمہارا خلیفہ

تحریف قرآن کریم کا اقرار

الاعتراف بتحریف القرآن

AN ACCEPTANCE OF TEHRIF (ALTERED) QURAN

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۸۷ فصل ۳۔ حدیث ثقلین اور اسکے مثل حدیثیں

کوثر پر وارد ہوں اور صفار نے بصائرُ الدرجات میں اور عیاشی نے تفسیر میں حدیث ثقلین کو بسند ہائے بسیار طرق اہل بیت سے روایت کی ہے اور بصائر میں حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ خدا نے زمین میں تین محترم چیزیں قرار دی ہیں۔ قرآن۔ میری عترت اور خانۂ خدا ہے۔ لیکن قرآن میں لوگوں نے تحریف کی اور تغیر کر دیا۔ اسی طرح کعبہ کو بھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کے ساتھ منضم کرنا کچھ فائدہ نہیں رکھتا خاص کر عترت کا کچھ دخل نہ ہوگا بلکہ ہر شخص اور ہر چیز اسی طرح ہے کہ جب کتاب کے موافق ہو تو حجت ہوگی لہٰذا عترت کی تخصیص کرنا اور یہ قطعی فرما کروہ اور کتاب آپس سے تا روز قیامت جدا نہ ہوں گے اس بات کی دلیل ہے کہ انہی کا قول تنہا حجت ہے۔ اور عامہ نے اس حدیث میں یہ احتمال کیا ہے کہ اجماع اہلبیت علیہم السلام حجت ہے مگر اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ معلوم ہے کہ ان کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام بعد جناب رسول خداؐ بلا فاصلہ ان کے خلیفہ ہیں لیکن شاذ و نادر اس اجماع سے کسی کا خارج ہو جانا ضرر نہیں رکھتا باوجودیکہ اسی حدیث سے یہ استدلال کرنا ممکن ہے کہ ہر زمانہ میں ایک معصوم امام کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے ہم کو صرف اس لئے اس کلام سے مخاطب فرمایا تاکہ ہمارا عذر قطع کر دیں اور امر دین میں ہم پر حجت تمام کر دیں اور ہماری رہنمائی اس چیز کی طرف فرما دیں جس کے سبب ہم شک و شبہ سے نجات پائیں اور زید بن ثابت کی روایت میں جو کچھ مذکور ہے۔ وَهُمَا الْخَلِيفَتَانِ مِنْ بَعْدِي یعنی کتاب و عترت دونوں میرے بعد میرے خلیفہ و جانشین ہیں کیونکہ معلوم ہے کہ اس سے یہی مراد ہے کہ جس چیز کو میری حالت حیات میں میری طرف رجوع کرتے تھے چاہیے کہ میرے بعد ان کی طرف رجوع کرو۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ امر دو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ ان کا اجماع حجت ہے جیسا کہ مخالفین نے سمجھا ہے۔ دوسرے یہ کہ ہر زمانہ میں ان کے درمیان ایک معصوم رہتا ہے جس کا قول حجت ہے تو اگر قول اول مراد ہو تو اس صورت میں جناب رسول خدا نے حجت ہم پر تمام نہیں کی اور ہمارا عذر قطع نہیں کیا اس لئے کہ ہمارے درمیان اپنا ایسا کوئی خلیفہ نہیں چھوڑا جو ان کا قائم مقام ہو کیونکہ ہر مسئلہ میں واجب نہیں کہ ان کا اجماع منعقد ہوا اور جس پر ان کا اجماع ہو گیا ہے وہ شاید مسائل شریعت ہزار اجزا میں سے ایک جزو بھی نہ ہو۔ لہٰذا کس طرح شریعت میں ہم پر حجت تمام ہوتی ہے اس شخص کے بارے میں جس سے ہماری کوئی حاجت پوری نہ ہو سکے لیکن بہت میں سے کم اس لئے یہ دلیل اس پر ہے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸ پر)

فصل الخطاب
فی تحریف کتاب رب الارباب
حسین بن محمد تقی النوری
الطبرسی
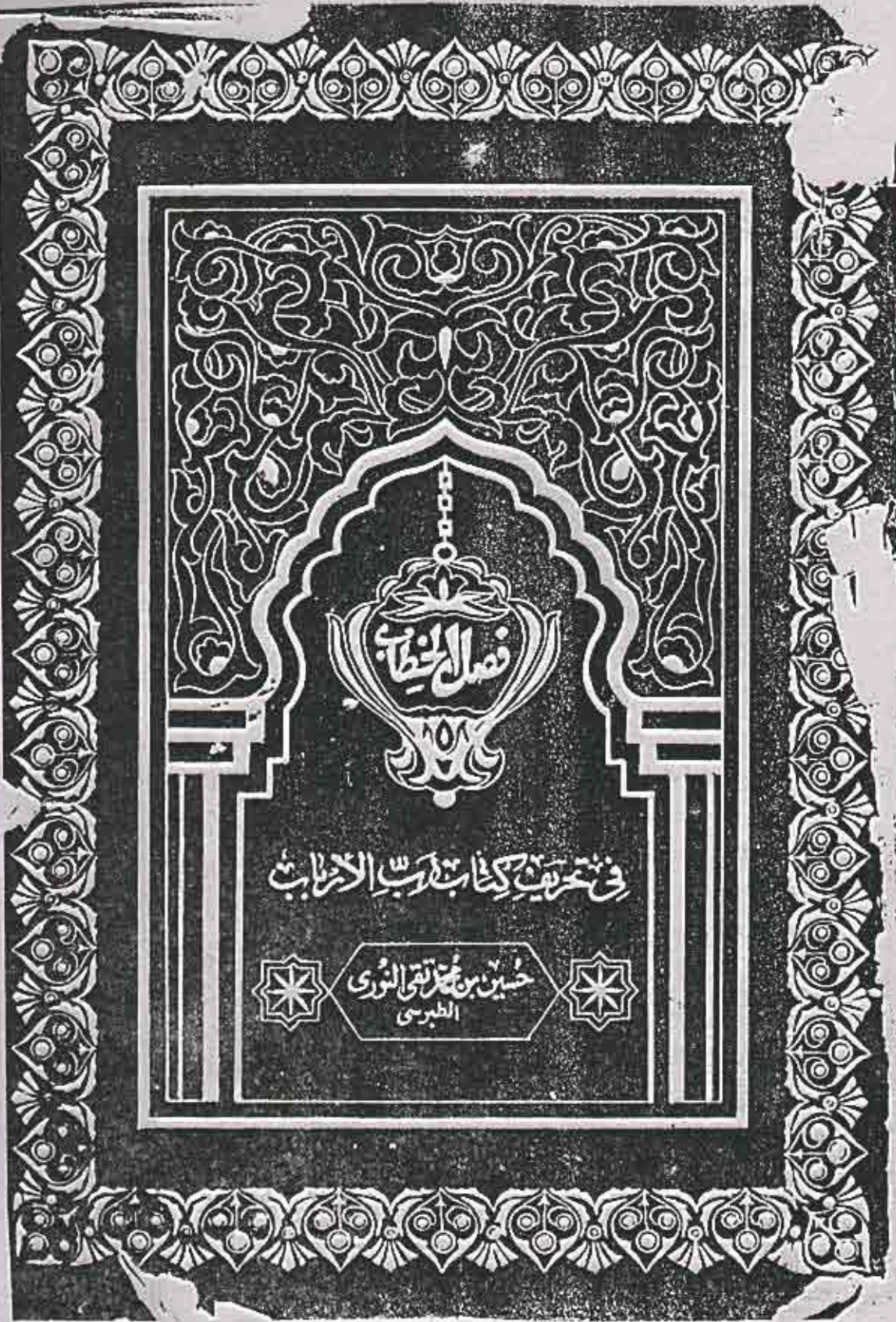
مبدل سورہ فاتحہ

سورة الفاتحة المغيرة

CHANGED SURAH AL HAMD.

۲۵۳

المخلصين منهم مع عدم تعرضهم الى ان قال ومن ذلك ما اسطر فيه من كتاب السياري واسمه ابو عبد الله احمد
مولى الرضا عليهما السلام وفي قوله ضعيف المذهب نظر لا يخفى على الناظر ومما يوجب الاعتماد على هذا الكتاب
خصوص كتابه غير المذكور فلنا بعض مذهب كثرة نقل ابنا الشيخ الجليل محمد بن العباس بن ماهيار عنه عن
كتابه هذا في تفسيره بتوسط احمد بن القاسم عنه ووجود حديث غيره فيه بالنقل حتى على ما عثرت من
تفسيره ثم ومطابقة اكثر روايات العياشي لما فيه بل لا يبعد اخذه منه الا انه بحذف الاسناد الا
الموجود منه في تفسيره لحذف بعض النساخ وما انفرد به في هذا الكتاب قليل لا انكار فيه فلا باس بنقل ما فيه
على كل حال فنقول مما من اخبار التحريف عليهم السلام في سورة الفاتحة على بن ابراهيم القمي في تفسيره عن
ابيه عن حماد عن حريز عن ابي عبد الله عليه السلام انه قرأ اهدنا الصراط المستقيم صراط من انعمت عليهم غير
المغضوب عليهم وغير الضالين الطبرسي في مجمع البيان قرء صراط من انعمت عليهم عمر بن الخطاب و
عبد الله بن الزبير وروي ذلك عن اهل البيت عليهم السلام ج احمد بن محمد السياري في كتاب القرآن عن محمد بن
خالد عن علي بن النعمان عن داود بن فرقد ومعلى بن خنيس انهما سمعا ابا عبد الله عليه السلام يقول صراط من انعمت
عليهم د وعن محمد الحلبي عن ابن مسكان عن عبد الحميد الطائي عن ... عن ابي جعفر عليه السلام قال هو سمعه
يقرء صراط من انعمت عليهم هو وعن حماد عن حريز عن فضيل عن ابي جعفر عليه السلام انه كان يقرء صراط من انعمت
عليهم غير المغضوب عليهم وغير الضالين وعلي بن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي عمير عن ابن اذينة عن ابي عبد الله عليه السلام
في قوله غير المغضوب عليهم وغير الضالين قال المغضوب عليهم النصاب والضالين الشكاك الذين لا
يعرفون الامام عليه السلام ن العياشي في تفسيره عن محمد بن مسلم قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن قول
الله ولقد آتيناك سبعا من المثاني والقرآن العظيم فقال فاتحة الكتاب من كنز العرش فيها بسم الله الرحمن
الرحيم الآية التي يقول واذا ذكرت ربك في القرآن وحده ولوا على ادبارهم نفورا والحمد لله رب العالمين دعوى
اهل الجنة حين شكروا لله حسن الثواب مالك يوم الدين قال جبرئيل ما قالها مسلم قط الا صدقه الله واهل
سمائه اياك نعبد اخلاص للعبادة واياك نستعين افضل ما طلب به العباد حوائجهم اهدنا الصراط المستقيم
صراط الانبياء وهم الذين انعم الله عليهم غير المغضوب عليهم وغير الضالين النصارى وعن رجل عن ابن
ابي عمير انه قرء غير المغضوب عليهم وغير الضالين هكذا نزلت قال المغضوب عليهم فلان وفلان وفلان
والضالين الشكاك الذين لا يعرفون الامام ط الطبرسي وقرء غير الضالين عمر بن الخطاب

سورۃ البقرہ میں من گھڑت الفاظ شامل کردیئے گئے۔

قد ادخلة الکلمات المخترعة فی سورہ البقرہ

SELF CREATED WORDS ARE ADDED INTO THE QURANIC VERSE AL BUKRA.

۲۵۶

باسمائهم وقالوا حطا سمعنا لنا بعوض حطة حرا سقمونا احب الينا من هذا الفعل وهذا القول فانزلنا
على الذين ظلموا غيروا وبدلوا ما قيل لهم ولم ينقادوا لولاية محمد وعلي وآلهما الطيبين رجزا من السماء بما كانوا
يفسقون يخرجون عن امر الله وطاعته قال والرجز الذي اصابهم انه مات منهم بالطاعون في بعض يوم مائة
وعشرون الفا وهم من علم الله تعالى منهم انهم لا يؤمنون ولا يتوبون ولم ينزل هذا الرجز على من علم انه يتوب او
يخرج من صلبه ذرية طيبة توحد الله وتؤمن بمحمد وتعرف موالاة علي وصيه واخيه صلى الله عليهما وآلهما
وفي الكافي عن الصادق عليه السلام اما والله ما هلك من كان قبلكم وما هلك من هلك حتى يقوم قائمنا الا
في ترك ولايتنا وجحود حقنا الخبر ويؤيده قول امير المؤمنين عليه السلام فيما رواه الشيخ شرف الدين النجفي عن
خط الشيخ الطوسي يا سلمان انا الذي دعيت الامم كلها الى طاعتي فكفرت فعذبت بالنار والى الاشارة
بقوله وادخلوا الباب الحطة الثالث وبهذا المضمون اخبار كثيرة كا الكليني عن علي بن ابراهيم عن احمد بن محمد
البرقي عن ابيه عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن منخل عن جابر عن ابي جعفر عليه السلام قال نزل جبرئيل بهذه
الآية على محمد صلى الله عليه وآله هكذا بئسما اشتروا به انفسهم ان يكفروا بما انزل الله في علي بغيا ى
العياشي قال ابو جعفر عليه السلام نزلت هذه الآية على رسول الله صلى الله عليه وآله بئسما اشتروا الخ يا
عن محمد بن سنان مثله فرات بن ابراهيم في تفسيره عن جعفر بن محمد الفزاري عن القاسم بن الربيع عن محمد بن
سنان مثله يج ابن شهرآشوب في المناقب كما نقله في البحار عن كتاب المنزل عن الباقر عليه السلام بئسما اشتروا به
الآية مثله [illegible] عن محمد بن علي بن سنان عن عمار بن مروان عن منخل بن جميل عن جابر الجعفي عن ابي جعفر عليه السلام
في قوله عز وجل واذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله في علي قالوا نؤمن بما انزل علينا الآية العياشي قال جابر قال
ابو جعفر عليه السلام نزلت هذه الآية على محمد صلى الله عليه وآله هكذا والله واذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله
في علي يعني بني امية قالوا نؤمن بما انزل علينا يعني في قلوبهم بما انزل الله عليه ويكفرون بما وراءه
بما انزل الله في علي وهو الحق مصدقا لما معهم يعني عليا كذا عنه في البحار ورواه في البرهان واذا قيل لهم ماذا انزل
ربكم في علي الخ وفيه سهو اما من الناسخ او من قلم العياشي والله العالم [illegible] العياشي عن عمرو بن يزيد قال
سألت ابا عبد الله عليه السلام عن قوله ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها فقال كذبوا ما هكذا
نزلت اذا كان ننسخها ونأت بمثلها لم ينسخها قلت هكذا قال الله قال ليس هكذا قال تبارك وتعالى قلت فكيف
قال ليس فيها الف ولا واو قال ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها يقول ما نميت من امام او ننسه ذكره

سورہ البقرہ میں مقصد براری کے لیے تبدیلی

التحریف فی سورہ البقرۃ للغایۃ

ALTERATION IN THE SURAH AL BUKRA TO FULFILLED THE PURPOSE .

۲۵۷

نأت بخير منه من صلبه مثله عن السياري عن محمد بن علي عن عمرو بن عثمان عن عبد الله بن حماد عن عبد الله عن
عمر بن يزيد قال قرأت عند أبي عبد الله عليه السلام ما ننسخ من آية أو ننسها نأت بخير منها أو مثلها فقال إنما
كان بخير منها وبأن بمثلها فلم ينسخها قلت هكذا قال الله عز وجل قال لا قلت كيف قال ليس فيها ألف ولا واو
انسخ قال نعم نأت بخير منها مثلها يحتج على هذا بآراء المهتم بتغيير وأما قوله أو مثلها في زيادة إنما زال نأت
بخير منها أو مثلها قال المجلسي لعل المراد بخير منه بحسب المصلحة لا بحسب الفضائل وقال بعض الأفاضل يحتمل
لا بفضل بخير الا فضلية من الأخف لينه لا يحسن قوله من صلبه في موضع البدل من بخير كأنه
عن الامام لا انه خير محض بل ان معنى منها والثاني باعتبار لفظ الآية من صلب المنسوخ وهو الإمام
مثله من غير او صغر اي بإمام مثله في الامامة نقص عنه في الفضيلة او زاد فيكون هذا وجه لذلك
ردا على من يخلج بالخاطر ان خيرا منها بمعنى افضل منها والتقدير نأت بإمام مثله من صلبه بدل الاطيب
لئلا ينتقض بالحسنين عليهما السلام ولهذا أفاد انه ليس المراد بنسخ الامام ابطال امامته مستقبل الأمر
كنسخ الحكم الشرعي بل اخفاء اشخاصهم بحيث لا يبصرهم من هو في هذا العالم والا فهم احياء عند ربهم يرزقون
والامام امام دائما في الدنيا والآخرة بل قبل الدنيا كما قال كنت نبيا وآدم بين الماء والطين ففي الآية دلالة
على اتصال الامامة الى يوم القيامة وان الأرض لا تخلو عن حجة وبط الكليني عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن
علي بن اسباط عن علي بن حمزة عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل واتبعوا ما تتلوا الشياطين
بولاية الشياطين على ملك سليمان الخ السياري عن محمد بن علي عن ابن اسباط مثله قال المجلسي في مرآة
العقول الظاهر ان هذه الفقرة كانت في الآية فالمراد بالشياطين أولا شياطين الانس اي الكفرة الذين
ما كانت الكفرة تتلوه عليهم وبسبب اتباعهم على ملك سليمان واقترائهم عليه كما رواه علي بن ابراهيم عن ابيه عن ابن
ابي عمير عن ابان بن عثمان عن أبي بصير عن ابي جعفر عليه السلام قال لما هلك سليمان وضع ابليس السحر وكتبه في كتاب ثم
طواه وكتب على ظهره هذا ما وضع آصف بن برخيا للملك سليمان بن داود من ذخائر كنوز العلم من اراد كذا وكذا
فليفعل كذا وكذا ثم دفنه تحت السرير ثم استثاره لهم فقرأه فقال الكافرون ما كان سليمان يغلبنا الا بهذا وقال المؤمنون بل
هو عبد الله ونبيه فقال جل ذكره واتبعوا الآية فعلى هذا يحتمل ان يكون الظرف في قوله على ملك متعلقا بقوله
تتلوا بتضمين معنى الافتراء ويحتمل ان يكون بولاية بيانا لما كانوا يتلون اي اتبعوا واعتقدوا ما كان يقول له
الشياطين من ان الجن والشياطين كانوا مسلطين على ملك سليمان وانما كان تسخيرهم بملكه وسحرهم فلذلك يكون بعد

حِلْیَةُ الْمُتَّقِین

از تألیفات

عالم ربانی

مرحوم ملا محمد باقر مجلسی سرہ

درمحاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی

بانضمام دو کتاب مجمع المعارف وحسنیه

با تصیح کامل

چاپ افست

کتابفروشی اسلامیه

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن ـ ۵۲۱۹۶۶

چاپ افست اسلامیه

قرآن پاک کی معنوی تحریف

التحریف المعنوی فی القرآن الکریم

FALSE INTERPRETATION OF THE HOLY QURAN.

حلیۃ المتقین تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

۳۶

الله (وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل) الى آخر الاية عليا وابا دجانة ثم قال رسول الله (ص) ايها الناس انكم رغبتم بانفسكم عني ووازرني علي وواساني فمن اطاعه فقد اطاعني ومن عصاه فقد عصاني وفارقني في الدنيا والاخرة. قال وقال حذيفة ليس ينبغي لاحد يعقل ويشك فيمن لم يشرك بالله انه افضل ممن اشرك به ومن لم ينهزم عن رسول الله (ص) افضل ممن انهزم وان السابق الى الايمان بالله ورسوله افضل وهو علي بن ابي طالب «ع».

(فرات) قال حدثني الحسين بن سعيد معنعنا عن حذيفة اليمان عن رسول الله (ص) مثله فرات قال حدثني الحسين بن علي بن بزيع معنعنا عن ابي رجا العطاردي قال لما بايع الناس ابابكر دخل ابو ذر المسجد فقال ايها الناس ان الله اصطفى آدم ونوحا وآل ابراهيم وآل عمران على العالمين ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم) فاهل بيت نبيكم هم الآل من آل ابراهيم والصفوة والسلالة من اسماعيل والعترة الهادية من محمد فمحمد (ص) شرف شريفهم فاستوجبوا حقهم ونالوا الفضيلة من ربهم كالسماء المبنية والارض المدحية والجبال المنصوبة والكعبة المستورة والشمس الضاحية والنجوم الهادية والشجرة الزيتونة اضاء زيتها وبورك ما حولها فمحمد (ص) وصي آدم ووارث علمه وامام المتقين وقائد الغر المحجلين وتاويل القرآن العظيم وعلي بن ابي طالب (ع) الصديق الاكبر والفاروق الاعظم ووصي محمد (ص) ووارث علمه واخوه فما بالكم ايتها الامة المتحيرة بعد نبيها لو قدمتم من قدم الله وخلفتم الولاية لمن خلفها النبي (ص) لما عال ولي الله ولا اختلف اثنان في حكم ولا سقط سهم من فرائض الله ولا تنازعت هذه الامة في شيء من امر دينها الا وجدتم علم ذلك عند اهل بيت نبيكم لان الله تعالى يقول في كتابه العزيز «الذين آتيناهم الكتاب يتلونه حق تلاوته» فذوقوا وبال ما فرطتم وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون.

(فرات) قال حدثني محمد بن عيسى بن زكريا الدهقان معنعنا عن عبيد بن وايل قال رأيت اباذر بالموسم وقد اقبل بوجهه على الناس وهو يقول يا ايها الناس من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فانا جندب اليمان ابوذر الغفاري سمعت رسول الله (ص) يقول كما قال الله تعالى ان الله اصطفى آدم ونوحا وآل ابراهيم وآل عمران على العالمين ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم فمحمد «ص» من نوح والآل من ابراهيم والصفوة

تذکرۃ الائمہ «ع»

یا

ائمہ معصومین علیہم السلام

تألیف :

عالم بزرگوار محمّد باقر مجلسی «رض»

خدا نے جبرائیل کو علیؓ کی طرف بھیجا وہ غلطی محمدؐ کی طرف چلے گئے
خدا نبی اور علیؓ فاطمہؓ حسنؓ حسینؓ میں اتر آیا اور علی اللہ ہیں
و ان اللہ قد نزل فی محمد و علی فا طمہ وا لحسن وا لحسین و ا ن علیًا ا للہ

HAZRAT GABRAIEL (AS) BY MISTAKEN VISITED
MUHAMMAD(SAW) INSTEAD OF ALI (RA).
A GOD HAS DESCENDED IN PUNJTAN PAK AND ALI IS GOD.

تذکرۃ الائمہ یا ائمہ معصومین تالیف محمد باقر مجلسی ایران

ملا محمد باقر مجلسی — ۶۳

فارسی ابوذر غفاری مقداد بن اسود کندی جابر بن عبدالله انصاری مالک اشتر نخعی اویس قرنی محمد بن ابی بکر یعنی حجر بن عدی اسدی عزیز بن عدی حاتم الطائی عمرو خزاعی عروہ المرادی عمار بن یاسر صعصعہ بن سوھان العبدی عامل بن وائلہ کنابی احنف بن قیس تمیمی حارث بن قدامہ سعدی خالدبن معمر السدوسی خلق جهان در وجود شریف آن حضرت چهار طایفه شدند طایفه درمحبت افراط کردند واو را خدا دانستند که ایشان را غالی میگویند و اینها پنج فرقه شدند اول رامفوضه گویند وایشان قایلند که واگذاشت حقتعالی اکثر کارها را بعلی مثل قسمت ارزاق عباد و حاضر شدن در احتضار عباد و غیره هر چه میخواهد میکند و ایجاد مینماید خدارا در آن دخلی نیست دویم سبابیه است گویند عبدالله سبا از نصیریان بآنحضرت گفت:
"انت انت یعنی انت اله و از آنحضرت گریخت و بساباط مداین رفت. بر لشکر فرستاد و برخی از اصحاب او را گرفت آوردند و آن حضرت فرمود گوری کندند و در آنجا کردند و ایشان رامیسوزانیدند و ایشان گفتند که یقین زیاد شد که تو خدائی و ما را بآتش میسوزانی و چون آنحضرترا کشتند گفتند مرده است بلکه درزیر ابر است و رعد او از اوست و برق تازیانه او بزیر خواهد مد و دشمنان را خواهد کشت و آنکه ابن‌ملجم کشت علی نبود بلکه شیطان‌بود بصورت‌علی شده بود.
طایفه‌ سیم عرابیه گویند وایشان گویند خدا جبرئیل را بعلی فرستاد او بغلط بمحمد رفت از آنکه بمحمد بعلی غراب‌که بغراب ماند چهار مرد راشریفیه گویند ایشان گویند خدا در نبی وعلی و فاطمه‌و حسن و حسین فرود آمد و علی الهست وطایفه‌ پنجمین قایلند به پنج نفر که‌مراد سلمان و مقداد و اباذر وعمار و عمروبن امیه ضمیری باشد گویند این پنج نفر موکلند بر مصالح عالم ازجانب علی که‌او اله است بقدمه که در بصره واقع شد هفتادنفر از طایفه هنود آمدند بخدمت آنحضرت و گفتند بزبان هندی که تو خدایی حضرت فرمود که من خدا نیستم من بنده‌ خدایم ایشان قبول نکردند حضرت ایشان را در چاهها کرد واز دودکشت‌وآنچه قلندران میگویند که هفتاد مرتبه نصیر را کشت و زنده کرد و او میگفت اوخدائی بود بعداز آن از جانب خدا ندارسید که کل عالم بنده‌ منند گویا این بنده تو باشد معاذالله که کفر و زندقه است خدا بی نیاز است‌از آنکه شریک داشته باشد.

اصلی قرآن حضرۃ علیؓ کے پاس تھا اسے ابوبکرؓ نے قبول نہ کیا

القران الاصلی کان لدی سیدنا علی رضی اللہ عنہ ولم یقبلہ سیدنا ابوبکرؓ

HAZRAT ABU BAKR REJECTED THE ORIGINAL HOLY QURAN COMPILED BY HAZRAT ALI

۱۸ تذکرۃ الائمہ جلد دہم تالیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران

روی آن قرآنہا نویسانیدند.

و صاحب جامع اصول از زید بن ثابت نقل میکند که بعد از آنکه مصاحف را نوشتیم آیہ رجال صدقوا ماعاھدالله علیہ را بآخر نمیته ابن ثابت یافتیم و ملحق کردیم و منقولست از حضرت صادق علیہ السلام که در سورہ احزاب فضایح مردان بسیار از قریش بود بزرگتر بزرگتر از سورہ البقرہ بود ایشان تحریف دادند و کم کردند و در احادیث مسطور است که اگر قرآن امیر المؤمنین که در نزد ائمہ علیہم السلام است بمؤمنان میدادند که بخوانند و مصحف جمع عثمان رانخوانند مفاسد عظیم بر این مترتب میشد اول اینکه کتاب خدا دو تامیشد جمعی قبول میکردند و بعضی قبول نمیکردند. خلایق بکسر بکفر اصلی خود برمیگشتند دوم آنکه مخالفان برقرآن صحیفہا نوشتند. سیم آنکه آنحضرت نمیتوانست که قرآن خود را رواج دھد از برای آنکه عالم را ظلمت کفر و غلبہ معاندان گرفته بود و چهارم آنکه مؤمنان قبول میکردند از ترس خلفای ثلثه و اعیان وانصار اظهار نمیتوانستند نمود وهمیشه قرآن مخفی بود و کمتر قبول میکردند این قرآنرا برای آنکه قرآن ایشان شهرت کرده بود. پنجم آنکه امیرالمؤمنین بعد از وفات حضرت رسول (ص) قرآنرا جمع کرد و در کیسه گذاشت و سر آنرا مهر کرد و آورد بنزد ابوبکر قبول نکردند گفتند ما را بقرآن تو احتیاجی نیست و در صحاح سته ایشان مشهور است

و علی ھذا القیاس و از تفسیر گازرو مولانا فتح الله رحمة الله

بعضی ازآیات دزدیده را و در سورہ از سورہ قرآنی از صحف عبدالله بن مسعود نوشته بودند و در این رساله بیان مینماید:

السورہ النورین بسم الله یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالنورین الذی انزلنا هما یتلون علیکم آیاتی و یحذرانکم عذاب یوم عظیم نوران بعضها من بعض وانا السمیع العلیم ان الذین یوفون بعهدالله و رسوله لهم جنات النعیم و الذین یکفرون من بعد ماآمنوا بنقض میثاقهم وما عاهدهم الرسول علیهم یقذفون بالجحیم اذ ظلموا انفسهم و عصوا الوصی اولئک یسقون من الحمیم ان الله نور السموات والارض بما شاء و اصطفی من الملائکة و الرسل و جعل من المؤمنین اولیاء من خلقه یفعل ما یشاء لا اله الا هوالرحمن الرحیم قد مکر الذین من قبلهم برسلهم

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

الحمد للہ کہ دریں اوان بابرکت اقتران کتاب مستطاب راہنمائے حق و ایمان

تحقیق المتین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مرحوم ہاشمی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس منیجر امامیہ جنرل ایجنسی لاہور

باہتمام [illegible] پریس لاہور [illegible]

قرآن سے عقیدہ رجعت کا بے بنیاد الزام

التحریف فی القرآن لاثبات عقیدة الرجعة .

A FALSE DOCTRINE OF RAJJAT THROUGH WRONG INTERPRETATION OF THE HOLY QURAN.

تحقیق الیقین اردو ترجمہ حق الیقین از باقر مجلسی طبع غلام عباس مینیجر امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

۴۷۲ باب ۵۔ مقصد ۹۔ حدیث مفضل در باب رجعت

میں نے عرض کیا کہ اے میرے سردار و مولا آپ کے شیعوں کا ایک گروہ ہے جو اس امر کے قائل نہیں ہیں کہ آپ اور آپ کے دوست اور آپ کے دشمن اوس دن زندہ ہونگے۔ فرمایا کیا اونھوں نے ہمارے جد بزرگوار حضرت رسولؐ کا کلام اور ہم اہلبیتؑ کا کلام نہیں سُنا ہے کہ ہم نے مکرر رجعت کی خبر دی ہے۔ کیا اونھوں نے یہ آیت نہیں سُنی ہے وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ فرمایا کہ عذاب پست تر عذاب رجعت ہے اور عذاب بزرگتر عذاب قیامت ہے۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کا ایک گروہ جنھوں نے کہ ہمارے پہچاننے میں تقصیر و کوتاہی کی ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ رجعت کے معنی یہ ہیں کہ بادشاہی ہماری طرف رجوع کرے اور ہمارا مہدی بادشاہ ہو۔ اون بیچاروں نے ہو کہ دین و دنیا کی بادشاہی کس نے ہم سے چھین لی ہے جو ہماری طرف پھر آئے نبوت و امامت و وصایت کی بادشاہی ہمیشہ ہمارے پاس ہے۔ اے مفضل ہمارے شیعہ اگر قرآن میں غور و فکر کریں ہر آئینہ ہماری فضیلت میں شک نہ کریں گے۔ کیا اونھوں نے یہ آیت نہیں سنی وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ تا آخر آیہ جس کا ترجمہ پیشتر مذکور ہو چکا۔ واضح ہو کہ اس آیت کی تنزیل بنی اسرائیل کی شان میں ہے اور اس کی تاویل ہم اہلبیتؑ کی رجعت میں ہے۔ اور فرعون و ہامان ابوبکر اور عمر ہیں۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ بعد اس کے میرے جد بزرگوار حضرت علی ابن الحسینؑ اور میرے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ اوٹھیں گے اور اپنے جد بزرگوار یعنی حضرت رسولؐ سے اون ظلموں کی شکایت کرینگے جو کہ ظالموں کے ہاتھ سے اون پر واقع ہوئے ہیں۔ بعد اس کے میں اوٹھونگا اور اون چیزوں کی شکایت کرونگا جو کہ منصور دوانقی سے مجھ پر پہونچی ہیں۔ بعد اس کے میرا فرزند امام موسی کاظمؑ اوٹھیگا اور اپنے جد بزرگوار سے ہارون الرشید کی شکایت کریگا۔ بعد اس کے علی بن موسی الرضاؑ اوٹھیں گے اور مامون کی شکایت کرینگے۔ بعد اس کے امام محمد تقیؑ اوٹھیں گے اور مامون وغیرہ کی شکایت کریں گے۔ بعد اس کے امام علی نقیؑ اوٹھیں گے اور متوکل کی شکایت کرینگے۔ بعد اس کے امام حسن عسکریؑ اوٹھیں گے اور معتضد کی شکایت کرینگے۔ بعد اس کے مہدی آخر الزمانؑ اوٹھیں گے جو کہ اپنے جد بزرگوار حضرت رسولؐ کے ہمنام ہیں۔ وہ حضرتؐ کا جامہ خون آلود پہنے ہونگے جو کہ جنگ اُحد میں خون آلود ہوا تھا جبکہ آنحضرتؐ کی پیشانی انور کو

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ

براہین اطائب مولا علی بن ابی طالبؑ

جلد ۲

وسیلہ انبیاء

مصنف

محقق وحید جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

جعفریہ دار التبلیغ امام بارگاہ سانڈہ کلاں لاہور

علیؓ قرآن سے افضل ہیں

سیدنا علی أفضل من القرآن الکریم ۔

ALI (RA) IS SUPERIOR TO QURAN.

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ سامدہ لاہور

اضطراب اور تمام بے چینی یکسر کافور ہوگئی ہے۔
ان عبارات سے واضح ہوا کہ جب تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف نہ لائے حضرت علی علیہ السلام نے آنکھیں نہ کھولیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام خدا کی طرف سے پڑھ کر آئے تھے کہ جب تک رسول اکرم تشریف نہ لائیں آنکھیں نہیں کھولنا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہمارے بچوں میں اور اہل بیت نبوت کے بچوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو لینے نہیں گئے بلکہ آگے آگے رسول ہیں پیچھے پیچھے قرآن ہے لیکن جو نبی قرآن کو لینے نہیں گیا وہ آج علی کو لینے کے لئے آ رہے ہیں اب فیصلہ آپ فرمائیں کہ قرآن افضل ہے یا حضرت علی علیہ السلام

بدر الدجیٰ کی پہلی نظر شمس الضحیٰ پر

- کشفی، سید محمد صالح — کوکب دری صفحہ ۲۲۳ سطر ۲۰ — امامیہ کتب خانہ — لاہور

جب محبوب آفریدگار کے گیسوئے مشکبار کی خوشبو مشام حیدر کرار میں پہنچی آپ کے جمال جہاں آرا کی زیارت کے لئے آنکھیں کھول دیں اور سلام وتحیت کی رسم ادا فرما کر آپ کے مدح وثنا میں زبان کھولی

- صائم چشتی — مشکل کشا جلد ۱ صفحہ ۱۱۶ سطر آخر — چشتی کتب خانہ — فیصل آباد

بچے نے فوراً اپنی خوبصورت آنکھیں کھول کر اپنے بھائی کے چہرے پر گاڑ دیں اور مسکرانے لگا۔ بی بی یہ معاملہ دیکھ کر متحیر رہ گئی۔

صفحہ ۱۱ سطر ۲۔ اس واقعہ سے صاف طور پر واضح ہے کہ جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا میں آنے کے بعد اپنی پہلی نگاہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کے سوا کسی اور چیز پر ڈالنا گوارا ہی نہ کرتے تھے اور یہ بھی جناب علی علیہ السلام کا ایک مخصوص اعزاز ہے۔ جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا۔

اُن کی صائم ہے ولادت کی جگہ حرم کعبہ ؛ آنکھ کھولی ہے تو چہرۂ محمد دیکھا

- جیلانی، سید امیر — حادثہ کربلا صفحہ ۵۱ سطر ۲۲ — کوٹ کلاں — فیصل آباد

ان کی آواز سن کر بچہ ہمک کر ان کی گود میں چلا جاتا ہے اور اس کا اضطراب اور تمام بے چینی یکسر کافور ہوگئی ہے۔ آنکھیں کھول دیں اور مکمل سکون سے چہرۂ پُر نور کی طرف دیکھنے لگ گیا۔ گویا زبان حال سے کہہ رہا ہے۔

تو خورشیدی و من سیارۂ تو ؛ سراپا نورم از نظارۂ تو
آغوش تو دورم نا تمام ؛ تو قرآنی و من سیپارۂ تو

۱۰۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

... الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحن اللہ وما انا من المشرکین

[illegible]

کتاب مستطاب

اصول الشریعۃ

فی

عقائد الشیعۃ

از افادات عالیہ

صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار علامہ الشیخ محمد حسین صاحب قبلہ ...

صدر مؤتمر علماء شیعہ پاکستان

ناشر

مکتبۃ السبطین، کوٹ فرید سرگودھا

قیمت [illegible] روپے

شیعہ کی طرف سے راویوں کے بارہ میں جھوٹ بولنے کا اقرار

الاقرار بکذب رواۃ الشیعۃ .

AN ACCEPTANCE OF ENTERING FALSE NARRATION INTO SHIA BOOKS BY SHIA NARRATORS

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ از شیخ محمد حسین نجفی العصر صدر موتمر علماء شیعہ پاکستان
۵۲

آئمہ اطہار کو بھی ان کی ان عیارانہ کارستانیوں کا علم تھا اس لئے وہ بار بار اپنے مخلص نام لیواؤں کو ان لوگوں کی دسیسہ کاریوں وکارگذاریوں سے آگاہ فرماتے رہتے چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں انا اھل بیت صدیقون لانخلو من کذاب یکذب علینا ویسقط صدقنا بکذبہ عند الناس " ہم سچا خانوادہ ہیں لیکن ہم جھوٹ بولنے والوں سے کبھی خالی نہیں رہتے۔ جو اپنے جھوٹ سے ہمارے سچ کو بھی لوگوں کی نظروں میں گرانے کی کوشش کرتے ہیں" رجال کشی صفحہ ۱۹۵، اسی رجال کشی صفحہ ۱۹۵ پر جناب امام رضا علیہ السلام سے ان کذابوں میں سے بعض کا تفصیلی تذکرہ بھی موجود ہے۔ کہ بنان امام زین العابدینؑ پر جھوٹ بولتا تھا۔ ابو الخطاب امام جعفر صادق علیہ السلام پر۔ محمد بن بشیر امام موسیٰ کاظمؑ پر۔ اور محمد بن فرات مجھ پر افتراپردازی کرتا ہے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں خدا مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے جو میرے والد پر جھوٹ بولتا تھا رجال کشی صفحہ ۱۹۵ نیز انہی بزرگوار سے مروی ہے فرمایا لاتقبلوا علینا حدیثا الاما وافق القرآن والسنۃ او تجدون معہ شاھدا من احادیثنا المتقدمۃ فان المغیرۃ بن سعید لعنہ اللہ قد دس فی کتب اصحاب ابی احادیث لم یحدث بہا ابی فاتقوا اللہ . ولاتقبلوا علینا ما خالف قول ربنا تعالیٰ وسنۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فانا اذا حدثنا قلنا قال اللہ عزوجل وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجال کشی صفحہ ۱۴۶ منہاج البراعۃ ج ۲ صفحہ ۲۱۲ . " فرمایا جو حدیثیں ہماری طرف منسوب ہوں۔ ان میں سے صرف ان کو قبول کرو۔ جو قرآن وسنت کے موافق ہوں۔ یا جن کی تائید میں ہماری سابقہ حدیثوں سے کوئی شاہد ہو۔ کیونکہ مغیرہ بن سعید نے (خدا اس پر لعنت کرے) میرے والد (امام محمد باقرؑ) کے اصحاب کی کتب حدیث میں کئی جعلی حدیثیں داخل کر دی ہیں جو کبھی میرے والد نے بیان نہیں فرمائی تھیں۔ خدا سے ڈرو ہمارے متعلق کوئی ایسی بات قبول نہ کرو جو قول خدا وسنت پیغمبر کے خلاف ہو۔ کیونکہ ہم جب کچھ بیان کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ خدا و رسولؐ نے یوں فرمایا ہے" (یعنی اپنی رائے وقیاس سے کچھ نہیں کہتے اور نہ ہی غیر معصوم کا قول نقل کرتے ہیں) ان حقائق کی موجودگی میں ہر وہ روایت جو ان ذوات مقدسہ کی طرف منسوب ہو کیونکر آنکھیں بند کر کے اسے قبول کیا جا سکتا ہے؟

عصر حاضر کے جدید مؤلفین کی تلون مزاجیاں

اس دور جدید کے بعض جدت پسند جدید مؤلفین کی حالت بھی عجیب ہے جب اپنے پہ آئیں تو یہ کہہ کر "فرمان معصومؑ کو تسلیم کرنا واجب ہے" "خطبۃ البیان" جیسے بے سروپا اور بے اصل وبے بنیاد خطبات کو بھی تسلیم کر کے ان پر اپنے اعتقاد کی بنیاد قائم کر لیتے ہیں۔ اور جب انکار پر آمادہ ہوں تو منہج التحقیق کے حوالہ سے صفحہ ۹ مجالس میں درج شدہ حدیث امام جس میں خلقت نوری سے خلقت روحی مراد لی گئی ہے کو مجہول الحال مؤلف کی تالیف کہہ کر ٹھکرا دیتے ہیں۔ بلکہ اصول کافی کی یونس بن عبدالرحمٰن والی صحیح السند روایت جس میں عمود نور کی تشریح فرشتہ کے ساتھ

الباب الثالث

الشّیعةُ و عقیدةُ ختمِ النبوّةِ واهانةِ الانبیاءِ

Chapter III

The Shias and the beleief of the finality of the Prophethood and insult of the Prophets (Alaihim-us-Salaam).

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی تمیں (30) کتابوں کے چونتیس (34) حوالہ جات ہیں۔

الأصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

نهض بمشروعه الشيخ محمد الآخوندي

الطبعة الثالثة ١٣٨٨

الجزء الأول

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرتضى آخوندي

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جھوٹ (تقیہ)

الافتراء علی رسول اللہ ﷺ

HADIATH AND FALSE HOOD (TAQQIYA).

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج۱ کتاب فضل العلم -۵۳-

١٤ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عمر بن عبدالعزيز عن هشام بن سالم وحمّاد بن عثمان وغيره قالوا : سمعنا أبا عبدالله عليه السلام يقول: حديثي حديث أبي ، وحديث أبي حديث جدّي ، وحديث جدّي حديث الحسين ، و حديث الحسين حديث الحسن ، و حديث الحسن حديث أمير المؤمنين عليه السلام و حديث أمير المؤمنين حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وحديث رسول الله قول الله عزّ وجلّ .

١٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن الحسن بن أبي خالد شينُولة قال : قلت لأبي جعفر الثاني عليه السلام : جعلت فداك إنّ مشايخنا رووا عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام و كانت التقيّة شديدة فكتموا كتبهم ولم تُرو[1] عنهم فلمّا ماتوا صارت الكتب إلينا فقال : حدّثوا بها فإنّها حقّ .

باب التقليد

١ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن عبدالله بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : «اتّخذوا أحبارهم ورهبانهم أرباباً من دون الله[2]» فقال : أما والله ما دعوهم إلى عبادة أنفسهم، ولو دعوهم ما أجابوهم، ولكن أحلّوا لهم حراماً ، وحرّموا عليهم حلالاً فعبدوهم من حيث لا يشعرون.

٢ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن إبراهيم بن محمّد الهمداني ، عن محمّد بن عبيدة قال : قال لي أبو الحسن عليه السلام : يا محمّد أنتم أشدّ تقليداً أم المرجئة ؟ قال: قلت قلّدنا وقلّدوا ، فقال : لم أسألك عن هذا ، فلم يكن عندي جواب أكثر من الجواب الأوّل فقال أبو الحسن عليه السلام : إنّ المرجئة نصبت رجلاً لم تفرض طاعته وقلّدوه وأنتم نصبتم رجلاً وفرضتم طاعته ثمّ لم تقلّدوه فهم أشدّ منكم تقليداً .

٣ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ ابن عبد الله ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله جلّ وعزّ : « اتّخذوا أحبارهم ورهبانهم أرباباً من دون الله[2]» فقال : والله ما صاموا لهم ولا صلّوا لهم ولكن أحلّوا لهم حراماً وحرّموا عليهم حلالاً فاتّبعوهم .

(١) في بعض النسخ « لم يرووا » . (٢) التوبة : ٣١ .

الأصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

نهض بمشروعه
الشيخ محمد الآخوندي

الجزء الثاني

الناشر
دار الكتب الإسلامية
مرتضى آخوندي
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

الطبعة الثالثة
١٣٨٨ هـ

سیدنا آدم علیہ السلام پر کفر کا الزام

اتهام سيدنا آدم عليه السلام با الكفر

SYEDNA ADAM (AS) WAS INFIDEL (SHIA' TE.)

(الاصول من الکافی جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ ـ طبع ایران)

ج۲ كتاب الايمان والكفر ـ۲۸۹ـ

﴿ باب ﴾

☆(في اصول الكفر وأركانه)☆

١ ـ الحسينُ بن محمد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن بكر بن محمد ، عن أبي بصير قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : اُصول الكفر ثلاثة : الحرص ، والاستكبار ، والحسد ، فأمّا الحرص فانَّ آدم عليه السلام حين نُهي عن الشجرة ، حمله الحرص على أن أكل منها وأمّا الاستكبار فإبليس حيث اُمر بالسجود لآدم فأبى ، وأمّا الحسد فابنا آدم حيث قتل أحدهما صاحبه [1].

٢ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال النبيُّ صلى الله عليه وآله : أركان الكفر أربعة : الرَّغبة والرهبة [2] والسخط والغضب .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن نوح بن شعيب ، عن عبدالله الدَّهقان ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله : صلّى الله عليه وآله إنَّ أوَّل ما عُصي الله عزَّ وجلَّ بستٌّ : حبُّ الدنيا ، وحبُّ الرِّئاسة وحبُّ الطعام ، وحبُّ النوم ، وحبُّ الرَّاحة ، وحبُّ النساء [3] .

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن طلحة بن زيد ، عن

---

(١) كان المراد باصول الكفر ما يصير سببا للكفر أحيانا و للكفر ايضا معان كثيرة منها ما يتحقق بانكار الربوبية او الالحاد في صفاته ومنها ما يكون بمعصية الله ورسوله ومنها ما يكون بكفران نعم الله تعالى الى أن ينتهي الى ترك الاولى فالحرص يمكن أن يصير داعيا الى ترك الاولى او ارتكاب صغيرة أو كبيرة حتى ينتهي الى جحود يوجب الشرك والخلود فما في آدم عليه السلام كان من الاول لم تكامل في اولاده حتى انتهى الى الاخير ، فصح أنه اصل الكفر وكذا سائر الصفات (آت ملخصا) .

(٢) الرغبة : الحرص في متاع الدنيا . والرهبة : الخوف من زوال متاع الدنيا .

(٣) أى الافراط في تلكم الصفات بحيث ينتهي الى ارتكاب الحرام او ترك السنن والاشتغال عن ذكر الله . أو حب الحياة الدنيا الملعونة وحب الرئاسة بالجور والظلم وحب الطعام بحيث لا يبالي حصل من حلال أو حصل من حرام وحب النوم بحيث يصير مانعا عن الطاعات الواجبة والمندوبة وكذا حب الراحة وحب النساء .

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی ایرانی اعلی اللہ مقامہا و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھرلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

محمد اور آل محمد ﷺ اولاد آدم سے نہیں ہیں

محمد ﷺ و آل محمد ﷺ لیسوا من اولاد آدم علیہ السلام

۵۹

اِنِّی قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ (عمران) بے شک میں تمہارے پاس آیا ہوں سر تمہارے رب کی آیات لے کر بیشک میں پیدا کرتا ہوں تمہارے لئے پرندے مٹی سے ان میں پھونک مارتا ہوں وہ پرندے جاندار بن جاتے ہیں اللہ کے حکم سے اور میں اکمہ اور برص کے مریض کو شفا دیتا ہوں مردے کو زندگی دیتا ہوں اور جو تم کھاتے ہو وہ میں بتاتا ہوں جو جو تمہارے گھروں میں پوشیدہ ہے وہ میں جانتا ہوں میں یہ کام کیوں کرتا۔ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ میں اللہ کا عبد ہوں انبیاء کرام کو قرآن نے عباد کہا ہے اور اللہ کے یہ عبد ہوتے فعل عبادت اور اللہ معبود مگر مولوی نے ان افعال کو معجزہ کہہ کے تمام مفہوم عبادت بدل دیا۔ حالانکہ یہ معجزہ نہیں ان کی عبادت ہیں اور جو ان عباد الرحمٰن کا سردار یہ امور سکھانے والا وہ ان جیسا ہے مگر ان جیسا نہیں لال پتھر ہے مگر پتھر جیسا نہیں یہ عبد ہیں اور وہ عبدہٗ ہے اسی لئے کہا گیا ہے عبد دیگر عبدہٗ چیزے دیگر۔ انسانی برادری کو بھولا ہوا سبق یاد دلا کر در معبود پر جھکا دیا ایک سجدہ کی ڈیوڑھی پر جبہ ریز کر دیا غفلت کو دور کر دیا۔ نفس کی نجاست کو دور کرکے پاک کر دیا ایمان کا لباس پہنا کر ایمان کا غازہ ان کے چہروں پر لگا کر کے اللہ کا ایسا عبد بنا جیسا کہ اللہ چاہتا تھا اور یہ جماعت کہلاتی عِبَادُ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ۔ اور ان کے سردار میں وہ جو عبد نہیں بلکہ عبدہ ہیں۔ ہر مسلمان کیلئے لازم ہے یہ کہنا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں گواہی دیتا ہوں بیشک محمد اس کے عبد ہیں اور اس کے رسول ہیں۔ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ۔ جماعت کے سردار ہیں محمد اور آل محمد علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے روز ازل آدم اور اولاد آدم سے وعدہ لیا تھا کہ میری عبادت کرنا۔ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ جب انسان بھول گئے تو یاد دلایا محمد و آل محمد نے جس سے یہ پتہ چلتا ہے جب آدم اور اولاد آدم سے اللہ وعدہ لے رہا تھا تو محمد و آل محمد علیہم السلام اس وقت آدم اور اولاد آدم سے علیحدہ تھے یعنی آدم اور اولاد ان کی جنس سے نہیں اور محمد و آل محمد علیہم السلام ان کی جنس سے نہیں اگر یہ بھی اولاد آدم میں آتے بشر ہوتے ایک جنس ہوتے تو روز ازل وعدہ میں بھی آ جاتے مگر یہ آتے نہیں جس سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آدم اور اولاد آدم اور ہے محمد و آل محمد علیہم السلام اور ہے۔

حضرت علیؓ تمام انبیاء سے افضل ہیں

الافضل من الانبیاء العلی

HAZRAT ALI (RA) IS SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

۲۰

خاتم الانبیاء ہیں۔ اسی وجہ سے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب) بعد آپ کے آپ کی اہل بیت کو درجہ ولایت حاصل ہے۔ انما ولیکم اللہ ورسولہٗ والذین امنو الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (مائدہ) سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔۔۔۔۔۔ قائم کرتے ہیں نماز اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ سنیوں اور شیعوں کا اس پر اتفاق ہے یہ آیت جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں ہے ان کے علاوہ کسی نے حالت رکوع میں زکوٰۃ نہیں دی۔ زیر آیت تفسیر کبیر اگرچہ لوگوں نے رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دے کر کوشش بھی کی۔ کہ کوئی ایک آیت ان کے متعلق بھی نازل ہو۔ حضرت عمرؓ خطاب فرماتے ہیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو مجھے بھی آرزو ہوئی۔ کہ ایک ایسی میرے متعلق بھی نازل ہو۔ اس خیال سے میں نے چالیس انگوٹھیاں حالت رکوع میں سائلین کو دیں۔ مگر کبھی وہ آیت نازل نہ ہوئی۔ پس جناب امیرؑ اور دیگر اہل بیت رسول بھی بعد رسول مثل رسول بقول اس آیت کے ولی ہیں۔ اور تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ اور ان پر اطلاق نبوت و رسالت اس لئے نہیں کہ نبوت جناب محمد مصطفیٰ پر ختم ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں بلکہ معیار نبوت و رسالت سب اہل بیت میں تھا۔ اگر نبوت و رسالت ختم نہ ہوتی تو یہ بارہ کے بارہ ائمہ اہل بیت نبی و رسول ہوتے۔

معیار ولایت مطلقہ معلوم ہو کہ لفظ ولی کے معنی بادشاہ۔ متصرف، غالب ہادی نگہبان وارث دوست کے ہیں۔ اور قرآن پاک سے بھی یہی معنی مراد ہیں فاللہ ھو الولی (شوریٰ) پس خدا ہی بالذات اور حقیقی بادشاہ ہے۔ مالھم من دونہٖ من ولی ولا یشرک فی حکمہٖ احد (اوکہف) نہیں ہے ان کے لیے سوائے اس خدا کے کوئی بادشاہ۔ پس چاہیئے کسی کو اس کے حکم میں شریک کیا جائے قل اغیر اللہ اتخذ ولیا فاطر السمٰوات والارض وھو یطعم ولا یطعم (انعام) اے رسول فرما دے سوائے خدا کے میں کسی کو کیوں اپنا بادشاہ بناؤں وہ ہی آسمانوں زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ مالک من اللہ من ولی ولا واق (رعد) نہیں تیرے لئے کوئی بھی خدا کے سوا بادشاہ اور نگہبان۔ وھو الولی الحمید (شوریٰ) اور وہی متصرف۔ غالب تعریف کیا ہوا ہے ومن یضلل اللہ فما لہٗ من ولی من بعدہ (شوریٰ) اور جس کو

انبیاء اوصیا کا حمل پیٹ میں نہیں ہوتا۔ (عقیدہ اثناء عشری

لا یکون حمل الانبیاء والاوصیا فی بطون امھاتھم

۳۰۳

دوں گی اور اپنی خدمت نہ لوں گی بلکہ میں تمہاری خدمتگزاری کروں گی۔ اور ممنون و متشکر ہوں گی۔ جب حضرت امام حسن عسکری نے میرا یہ کلام سنا کہا۔ اے پھوپھی۔ خداوند عالم آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ پس میں شام تک بخدمت آنحضرت حاضر رہی پھر اپنی کنیز کو آواز دی کہ میرا جامہ حاضر کر۔ اپنے گھر جاؤں گی۔

حضرت حکیمہ خاتون فرماتی ہیں

ولادت باسعادت حضرت صاحب العصر علیہ السلام جب میں اپنے گھر جانے کیلئے تیار ہو گئی حضرت امام حسن عسکری نے فرمایا اے پھوپھی اس رات میرے گھر میں تشریف رکھیئے کہ اس شب وہ فرزند گرامی متولد ہو گا جس کے سبب سے خداوند عالم زمین کو پھر ایمان و ہدایت سے اسکے بعد کہ وہ کفر و ضلالت سے مردہ ہو گئی ہو گی زندہ کریگا۔ میں نے کہا۔ وہ فرزند کس سے متولد ہو گا۔ حالانکہ نرجس خاتون میں حمل کا اثر بھی نہیں دیکھتی ہوں۔ حضرت نے فرمایا نرجس خاتون ہی سے وہ فرزند متولد ہو گا۔ یہ سن کے میں اٹھی اور شکم و پشت نرجس خاتون کو دیکھا مطلق اثر حمل کا نہ پایا امام حسن عسکری سے میں نے آکے بیان کیا۔ حضرت نے تبسم کر کے فرمایا۔ صبح کو اثر حمل ان میں ظاہر ہونگے بشل نرجس مثل مادر موسیٰ ہے کہ ہنگام ولادت تک والدہ حضرت موسیٰ میں کچھ تغیر نہ ہوا۔ اور کوئی شخص ان کے حمل سے واقف نہ تھا۔ اسلئے کہ فرعون شکم زنانہ حاملہ بطلب موسیٰ چاک کرتا تھا۔ اس فرزند کا حال بھی ان امور میں مثل احوال حضرت موسیٰ کے ہے دوسری روایت میں اس طرح منقول ہے کہ حضرت علی نقی نے فرمایا۔ کہ حمل ہم اوصیائے پیغمبران کا شکم میں نہیں ہوتا۔ بلکہ پہلو میں ہوتا ہے اور ہم ران اور سے متولد ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ ہم نور حق تعالیٰ ہیں۔ اس نے ہم سے چرک و نجاست و کثافت کو دور کیا ہے۔ حکیمہ خاتون نے کہا۔ میں نرجس خاتون پاس گئی۔ اور یہ حال ان سے بیان کیا۔ اے خاتون مطلق اثر حمل اپنے میں نہیں پاتی ہوں۔ پس میں اس جگہ رہی۔ اور نماز پڑھ کے نزدیک نرجس خاتون آئی۔ میں ہر وقت ان کے حال کی خبر لیتی تھی۔ مگر نرجس خاتون بحال خود آرام کر رہی تھی ہر لحظہ مجھے حیرت زیادہ ہوتی تھی۔ اس شب اور راتوں سے پہلے نماز تہجد کو اٹھی۔ اور نماز شب ادا کی جب نماز وتر

ان امام نے تمام آل محمد پر ایک زبردست ملامت آوردے دی۔ اور رسول پاک سے بھی یہ فرمان ثابت ہے کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسطرح بھر دے گا جیسا کہ ظلم و جور سے بھری ہو گی غلام احمد قادیانی جس نے مہدی موعود کا دعویٰ کر کے امت کو گمراہ کیا اور خود جہنم کی سند حاصل کر لی۔ اس فرمان رسولؐ اور امام کے مطابق کاذب نہیں بلکہ کذاب و دجال ثابت ہو رہا ہے کیونکہ اس کے دور سے اور آج تک فتنہ و فساد فسق و فجور ظلم و ستم، چوری، جوا بازی، زنا بڑھتا جا رہا ہے اور قائم آل محمد وہ ہو گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھرے گا لہذا مسلمانوں کو مرزائیوں سے بچنا چاہیئے ایسے جھوٹے امامت و نبوت کے دعویداروں سے خداوند کریم سب مومنین کا ایمان سلامت رکھے۔ اور برحق قائم آل محمدؐ کی زیارت نصیب کرے۔
(کوثر بھیروی)

کتاب

حق الیقین

از تألیفات

مرحوم علامہ مجلسی قدہ

بسرمایہ

آقای حاج سید محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیہ اسلامیہ طہران

خیابان ناصرخسرو

تلفن ۲۳۳۰۰

چاپخانہ حیدری

امام مہدی کے ہاتھ پر سب سے پہلے محمد بیعت کرینگے

اوّل من یبایع علی ید الامام المهدی هو محمد ﷺ

PROPHET MUHAMMAD (SAW) WILL BE THE FIRST WHO WILL SWEAR THE OATH OF ALLEGIANCE TO IMAM MEHDI

۳۶۰ در اثبات رجعت

رفی که گفت بخدمت امام جعفر صادق (ع) عرضکردم کهمن پیر شده‌ام و استخوان‌هایم باریك
شده است و میخواهم ختم اعمال من بآن باشد که درراه شما کشته شوم حضرت فرمود کهچارهٔ
از این نیست که اگر در این وقت نشود در رجعت خواهد شد و شیخ حسن بن سلیمان ازکتاب
خطب امیرالمؤمنین(ع) خطبهٔ طولانی از آن حضرت روایت کرده است و در عرض آن خطبه
فرمود که ضبط نمیکنند احادیث ما را مگر قلعه‌های حصین یا سینه‌های امین یا عقلهای متین
رزین پس فرمود ای‌عجب و کل عجب از آنچه واقع خواهد شد در میان ماه جمادی ورجب
پس مردی از شرطةالخمیس پرسید که این چه تعجب است که می‌فرمائید حضرت‌فرمود تعجب
نکنم ازآن کهمردهٔ چندزنده خواهندشد وشمشیر بر سرزنده‌ها خواهند زد و بحق خداوندی که
حبه را شکافته و گیاه را بیرون آورده و خلایق را خلق فرموده گویا می‌بینم ایشان را که در
میان بازارهای کوفه راه می‌روند و شمشیرهای برهنه بردوش‌گذاشته باشند و بزنند برسردشمنان
خدا و رسول و مؤمنان و این است معنی آنچه خدا فرموده‌است: یا ایهاالذین آمنوالاتتولوا
قوماً غضب‌الله علیهم قد یئسوا من الاخرة کما یئس الکفار من اصحاب القبور
یعنی ای‌گروه مؤمنان دوستی مکنید با قومی که غضبکرده است خدا بر ایشان بتحقیق که
نا امید گردیده‌اند از آخرت چنانچه نا امیدگردیده‌اند کافران از اصحاب قبرها وابن‌بابویه در
علل‌الشرایع روایت کرده است از حضرت امام محمد باقر(ع) که چون قائم ما ظاهرشود عایشه
را زنده کند تا بر او حدبزنند و انتقام فاطمه را از او بکشد و شیخ مفید در ارشاد ازحضرت
امام جعفر صادق (ع) روایت کرده است که چون وقت قیام قائم آل محمد ﷺ بشود درجمادی
الاخر و ده روز از ماه رجب بارانی ببارد که خلایق مثل آن را ندیده باشند پس برویاند خدا
به‌آن باران‌گوشت‌های مؤمنان وبدن‌های ایشان‌را در قبرهای ایشان وگویا نظر می کنم بسوی
ایشان که‌آیند از جانب قبیلهٔ جهنیه و خاك قبررا از سرهای خود افشانند و ایضا ازآنحضرت
روایت‌کرده است که بیرون می‌آید با قائم ازپشت‌کوفه یعنی نجف بیست‌وهفت‌نفر با پانزده نفر
از قوم موسی از آنها که حقتعالی فرموده است که هدایت می‌کردند بحق وبحق عدالت می-
کردند و هفت نفر از اصحاب کهف و یوشع بن نون و سلمان و ابوذر و جابر انصاری ومقداد
و مالك‌اشترپس‌درپیش روی آن‌حضرت خواهند بود ویاوران وحاکمان اوخواهندبود وعیاشی‌نیز
اینحدیث‌را ذکرکرده‌است و نعمانی روایتکرده است ازحضرت امام محمد باقر(ع) که چون
قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا او را یاری کند بملائکه و اول‌کسیکه با او بیعت کند
محمد باشد و بعد از آن علی و شیخ طوسی و نعمانی ازحضرت امام رضا (ع) روایت کرده‌است

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

جس میں

پیغمبر آخر الزمان کے تمام وکمال حالات، خلقت نور، ولادت، معجزات ارضی وسماوی، غزوات وسرایا، معراج، مباہلہ، علمائے نجران کا آپس میں مناظرہ، بادشاہان وقت کو دعوت اسلام، نیز دیگر واقعات تا وفات آنحضرتؐ و فضائل ومناقب اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل سے درج ہیں۔

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ

حلقہ نمبر ۲ ——— لاہور

حضرت علیؓ تمام انبیاء سے افضل ہیں

سیدنا علی أفضل من جمیع الانبیاء .

HAZRAT ALI IS SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم موئف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم ۷۸۷ اڑتالیسواں باب . حجۃ الوداع تک کے تمام واقعات

کوئی ذی رُوح ایسا نہ ہوگا جس کا دل خوف سے پھٹ نہ جائے ۔ وُہ اپنے گناہوں کو یاد کرے گا اور اپنے معاملات میں مشغول رہے گا ۔ وُہ دوسروں کے حالات سے بے خبر ہو گا سوائے اس کے جس کو خدا چاہے کہ مطمئن اور بے خوف رہے ۔ اے عمرو تو اس فزع سے کیا خبر و اطلاع رکھتا ہے اور تُو نے ایسا ہول کہاں دیکھا ہے ۔ اُس نے کہا یہ خبر عظیم کیسی خبر ہے جو سُن رہا ہوں ۔ پھر خدا پر ایمان لایا اور وُہ لوگ بھی ایمان لائے جو اُس کے ساتھ آئے تھے اور اپنی قوم کے پاس واپس ہوئے ۔ اتفاقاً عمرو کی ملاقات ابی بن حثعث خشعمی سے ہو گئی ۔ وُہ اس کو پکڑ کر حضرت کی خدمت میں لایا اور کہا کہ میرا اور اس فاجر کا فیصلہ کیجیے کیونکہ اس نے میرے باپ کو قتل کیا ہے ۔ حضرت نے

(بقیہ از گزشتہ صفحہ ۷۸۶) اور لڑکوں کے علاوہ جس کو انفسنا سے تعبیر کیا جائے علیؑ بن ابی طالب کے سوا کوئی نہ تھا ۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ خداوند عالم نے انفسنا میں علیؑ کی ذات اور محمدؐ کی ذات مراد لی ہے ۔ اور اتحاد حقیقی دو نفس میں محال ہے لہٰذا چاہیئے کہ مجاز ہو ۔ اور یہ اُصول میں طے ہے کہ سب سے زیادہ قریب مجاز پر حقیقت کا اجرا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت سب سے زیادہ دُور مجاز کے ۔ اقرب مجازات تمام اُمور میں برابری اور تمام کمالات میں شرکت ظاہر کرتا ہے سوائے اس کے جو دلیل سے خارج ہو ۔ اور جو اجماع سے خارج ہے وُہ پیغمبری ہے جس میں علیؑ شریک نہیں ہیں مگر دُوسرے کمالات میں شریک ہیں ۔ اور پیغمبرؐ کے تمام کمالات میں سے ایک کمال یہ ہے کہ وُہ تمام پیغمبروں سے اور تمام صحابہ سے افضل ہیں تو چاہیئے کہ جناب امیرؑ بھی تمام صحابہ اور سارے نبیوں سے افضل ہوں اور جبکہ فخرالدین رازی نے یہ دلیل نہایت وضاحت کے ساتھ بعض علمائے شیعہ سے نقل کی ہے اس کے بعد کہا ہے کہ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اس پر اجماع ہے کہ محمدؐ علیؑ سے افضل ہیں اسی طرح یہ بھی اجماع ہو چکا ہے کہ انبیاء غیر انبیاء سے افضل ہیں لیکن صحابہ پر افضلیت کا کوئی جواب نہیں پایا جاتا اس لیے کہ اس کا جواب نہیں رکھتے تھے ۔ اور وُہ جواب جو پیغمبروں کے بارے میں دیا ہے اُس کا بھی باطل ہونا ظاہر ہے کیونکہ شیعہ اس اجماع کو قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر امام رازی کہتے ہیں کہ اہلسنّت نے اجماع کر لیا ہے تو تنہا ان کا اجماع کیا وقعت رکھتا ہے ۔ اور اگر وُہ کہتے ہیں کہ تمام اُمّت نے اجماع کر لیا ہے تو یہ تسلیم نہیں کیونکہ زیادہ تر علمائے شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب امیرؑ اور تمام ائمہ علیہم السلام تمام انبیاء سے افضل ہیں اور انہوں نے احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ اس باب میں اپنے ائمہ سے روایت کی ہے اُنھوں میں جو کہ روایت خاصہ و عامہ مشتمل ہے اس پر کہ یہ گروہ جس کو مَیں مباہلہ کے لیے لایا ہوں خلق میں خدا کے نزدیک میرے بعد سب سے بلند مرتبہ ہیں ۔

واضح ہو کہ تمام احادیث مباہلہ اور دلائل مذکورہ کی تفصیل کتاب فضائل امیرالمومنینؑ میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کی جائیں گی ۔ اس مقام پر میں نے اتنے ہی پر اکتفا کی ہے اور طالب حق کے لیے اسی قدر کافی ہے ۔
وَاللّٰہُ یَھْدِیْ اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ ٥

(صفحہ ۷۸۶ کا حاشیہ ختم ہوا)

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر
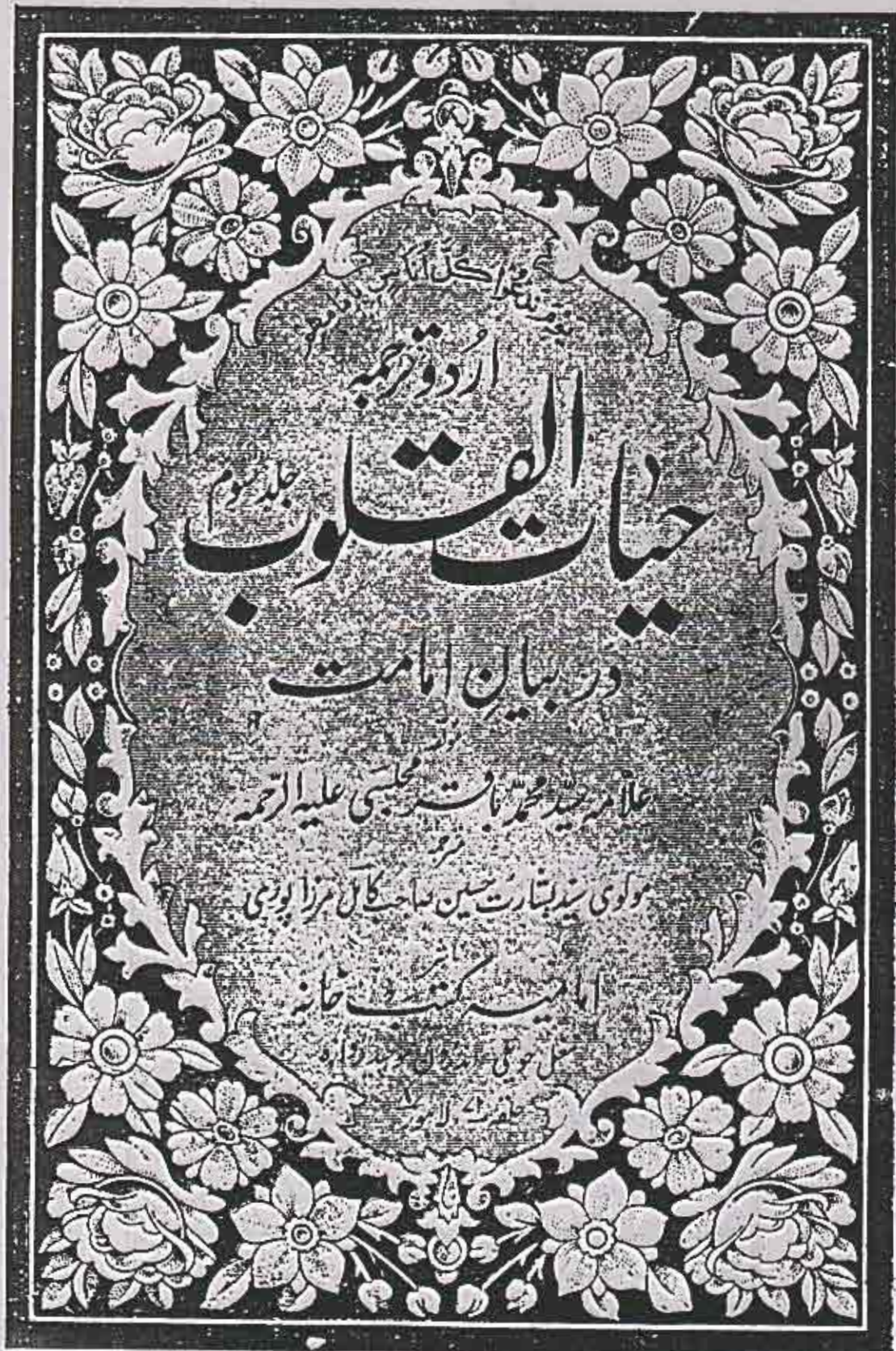
امامیہ کتب خانہ

انبیاء سے اماموں کا رتبہ بلند ہے ، ختم نبوت کے انکار کا اقرار

انکار ختم النبوۃ ، درجة الائمة فوق درجات الأنبياء .

IMAMAT IS SUPERIOR THAN PROPHETHOOD.

حیات القلوب جلد سوئم از محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۱ ۔ ۱۰ ۔ فصل ۱ ۔۔ وجوب امام و ہر زمانہ میں امام کا ہونا ۔

اشاعرہ اور اصحاب حدیث اور اہلسنت اور بعض معتزلی قائل ہیں کہ امام کا مقرر کرنا خلق پر سمعی دینی ہوئی دلیل سے واجب ہے عقلی سے نہیں ۔ اور معتزلہ کے ایک گروہ کا اعتقاد یہ ہے کہ امام کا مقرر کرنا فتنوں سے بچنے کے لئے امن کی حالت میں انسانوں پر واجب ہے ۔ اگر مقرر کرنے میں فتنوں کا خوف ہو تو واجب نہیں ہے اور بعضوں نے اس کے برعکس بھی کہا ہے ۔

عرب کی لغت میں امام کے معنی پیشوا اور مقتدا کے ہیں اور فرقہ ناجیہ امامیہ کی اصطلاح میں جب نماز کے بارے میں امام کا ذکر آتا ہے تو غالباً پیش نماز کے معنی میں ہے ۔ اور علم کلام میں امام سے مراد وہ شخص ہے جو خدا کی جانب سے جناب رسالتمآب کی خلافت و نیابت کے لئے معین ہوا ہو اور کبھی پیغمبر پر امام کا اطلاق ہوتا ہے ۔ اور بعض معتبر حدیثوں سے انشاء اللہ معلوم ہوگا جو اس کے بعد بیان ہونگی کہ مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے جیسا کہ خدا نے نبوت کے بعد حضرت ابراہیم سے خطاب فرمایا ہے إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا وَمِن ذُرِّيَّتِي ۲ سورہ بقرہ پ ۱ ۔ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں ۔ اور بعض محققین نے کہا ہے کہ امام وہ ہے جو خدا کی جانب سے خلق پر شخص پیغمبر آدمی کے واسطے سے اُن کے امور دین و دنیا میں حاکم ہو لیکن پیغمبر وہ ہے جو کسی آدمی کے واسطہ کے بغیر (براہ راست) خدا سے احکام نقل کرتا ہو اور امام آدمی کے واسطہ سے جو پیغمبر ہوتا ہے [1]

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ تعریف بھی مشکل ہے کیونکہ بہت سے غیر اولوالعزم پیغمبر اولوالعزم پیغمبروں کے تابع ہوئے ہیں اور ان کی شریعت پر عمل کرتے رہے اور لوگوں کو احکام پہونچاتے رہے ۔ اور بہت سی حدیثیں بیان کی جائیں گی کہ آئمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین ملائکہ اور روح القدس کے توسط سے خدائے حی و قیوم سے علوم کا استفادہ کرتے تھے ۔ اور حدیثوں میں امام اور نبی کے درمیان چند فرق و امتیاز مذکور ہیں جو انکے بعد انشاء اللہ بیان ہونگے ۔ لیکن حق یہ ہے کہ کمالات اور شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان سوائے اس کے جو حدیثوں میں مذکور ہوگا ۔ کوئی فرق نہیں ہے جس سے عظمت و بلندی رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معلوم ہوتی ہے اور یہ کہ وہ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں اس لئے ان حضرت کے بعد کسی پر امام نبی اور اسکے مترادف لفظ کے اطلاق کی ممانعت ہے اور شیخ مفید علیہ الرحمہ کتاب مسائل میں اسکے قائل ہوئے ہیں اور اسی کی نسبت فرقہ ناجیہ امامیہ کی طرف دی ہے اور ظاہر ہے کہ سابقہ امتوں میں ایک صاحب شریعت پیغمبر کی وفات کے بعد دوسرے صاحب شریعت پیغمبر کے مبعوث ہونے تک بہت سے پیغمبر ہوتے تھے جو سابق پیغمبر کے اوصیاء اور اسکی ملت اور شریعت کے محافظ تھے لہٰذا جناب سرور انبیاء سے روایت ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے مانند ہیں اور بعض روایتوں میں علماء کی تفسیر آئمہ علیہم السلام سے کی گئی ہے ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو نائب وجود رسول و نبی سے مرتب ذاتی مستثنیٰ

جزء دوم تفسیر کبیر

فی الزام المخالفین

تألیف عالم ربانی مولیٰ فتح اللہ کاشانی قدس سرہ

با مقدمہ و پاورقی دانشمند محترم آقای حاج سید ابوالحسن مرتضوی

وتصحیح جناب آقای علی اکبر غفاری

از انتشارات:

کتابفروشی علمیہ اسلامیہ

طہران خیابان ناصر خسرو

تلفن ۵۰۳۰۰

WITNESS

اہل تشیع کے نزدیک جو شخص چار مرتبہ ... کرے وہ رسول اللہ ﷺ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔

عندالشیعة من تمتع اربعا فدرجته کدرجة النبی ﷺ (والعیاذ باللہ)

HE WHO PERFORM MUTTA (LEGALISED PROSTITUTION) FOUR TIMES WILL REACH TO THE STATUS OF THE HOLY PROPHET. (SHIA BELIEF)

منہج الصادقین (تفسیر کبیر) جلد دوم تالیف عالم ربانی فتح اللہ کاشانی (طبع ایران)

(ج۲) جزء پنجم (۴۹۳)

دوزخ آزاد شود وہر کہ دو بار متعہ کند چہار دانك او از آتش دوزخ آزاد شود وہر کہ سہ بار متعہ کند ہمہ او از آتش دوزخ آزاد شود . ونیز آوردہ کہ قال النبی ﷺ من تمتع مرة امن من سخط الجبار ومن تمتع مرتین حشر مع الابرار ومن تمتع ثلاث مرات زاحمنی فی الجنان، یعنی ہر کہ یکبار متعہ کند ایمن شود از خشم خدای قہار وہر کہ دو بار متعہ کند محشور شود با نیکوکاران وہر کہ سہ بار متعہ کند مزاحمت ومقارنت وہمنشینی کند با من در روضۂ جنان ودرجۂ رضوان. وایضاً آوردہ کہ ومن تمتع مرة کان درجته کدرجة الحسین علیہ السلام ومن تمتع مرتین فدرجته کدرجة الحسن علیہ السلام ومن تمتع ثلاث مرات کان درجته کدرجة علی بن ابیطالب علیہ السلام ومن تمتع اربع مرات فدرجته کدرجتی، یعنی ہر کہ یکبار متعہ کند درجۂ او چون درجۂ حسین علیہ السلام باشد وہر کہ دو بار متعہ کند درجۂ او چون درجۂ حسن علیہ السلام باشد وہر کہ سہ بار متعہ کند درجہ او چون درجۂ علی بن ابی طالب علیہ السلام باشد وہر کہ چہار بار متعہ کند درجۂ او مانند درجہ من(۱) باشد. وایضاً قال من خرج من الدنیا ولم یتمتع جاء یوم القیمة وھو اجدع، یعنی ہر کہ از دنیا بیرون رود ومتعہ نکردہ باشد روز قیامت گوش وبینی بریدہ وبدخلقت محشور شود و این حدیث با حدیث اول اگرچہ سابقا مذکور شد اما بجہت تعدد رواة مکرر واقع شد . و از سلمان فارسی ومقداد اسود کندی وعمار یاسر رضی اللہ عنہم مرویست کہ گفتند روزی نزد رسول اللہ ﷺ بودیم کہ آنحضرت برخاست وخطبۂ برخواند وآداب حمد وثنای الہی بتقدیم رسانید ونفس نفیس خود را یاد فرمودہ بر خود صلوات داد وبعد از آن بوجہ کریم خود بما التفات فرمودہ گفت بدرستی کہ برادرم جبرئیل علیہ السلام نزد من آمد وتحفۂ از نزد پروردگار بمن آورد وآن تمتع زنان مؤمنہ است وپیش از من این تحفہ را بہیچ پیغمبری ارزانی نداشتہ ومن شما را بآن امر میکنم پس آن سنت منست در زمن من وبعد از من ہر کہ آنرا قبول کند وبآن عمل کند واحیای آن نماید از من باشد ومن از وی و ہر کہ مخالفت نماید بآنچہ بآن امر کردہ ام بخدای مخالفت کردہ وبدانید ای مردمان کہ از اہل این مجلس کسی باشد کہ تکذیب آن نماید بجہت بغض او بمن پس من گواہی میدہم کہ او از اہل دوزخ است پس لعنت خدای بر کسی باد کہ مخالفت من کند در این، ہر کہ انکار آن کند انکار نبوت من

---

۱ ۔ احادیث را کہ شیخ جلیل عظیم الشأن محقق ثانی شیخ علی بن عبدالعالی کرکی اعلی اللہ مقامہ در رسالۂ متعۂ خود ذکر فرمودہ مدار سعادت عامی ومقام بلند محقق در تحقیق وتدقیق کہ عبد مصطفی رتبہ ام.

المجلد الاول

من كتاب البرهان

فى تفسير القرآن

لمؤلفه

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسينى

البحرانى التوبلى الكتكانى المتوفى فى سنة ١١٠٧ او ١١٠٩ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفى المخلص الصفى

خادم احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو القاسم بن محمد تقى

المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وقد اعتنى على تصحيحه محمود بن جعفر الموسوى الزرندى

بمعاونة الثقة الصالح الشيخ نجى الله بن كريم الله القرشى البازدهانى

تهران در ، چاپخانه آفتاب ، بطبع رسيد

حضرت یونسؑ کو ولایت علی کے انکار کی سزا ملی

عوقب یونس علیه السلام لانکار ولایة علی رضی اللہ عنہ

PROPHET YUNUS (AS) WERE PUNISHED DUE TO THE DENIAL OF ALI'S WILAYAT.

باب الالف بعده السين من البطون والتاويلات — ٧٥

والائمة كثيرة و مما يدل على تأويله بالشيعة صريحاً ما سيأتي في التراب من تفسير العياشي عن الصادق عليه السلام انه قال في حديث له عند تفسير قوله تعالى : فيا شقاء الناس يعني في العلم الخارج من الائمة عليهم السلام شقاء للشيعة و هم الناس و غيرهم والله اعلم بهم ما هم الخبر. وما يؤيد ما نحن فيه ما سيأتي في الحمير والقردة ونحوهما مما يدل على كون المخالفين بالظاهر تلك الانواع لا من نوع الانسان كما صرح به خبر النسناس ايضاً.

ثم مما يدل على الاخير اعني ارادة الائمة الذين من الناس في بعض الايات ما في كنز الفوائد عن ابي الحسن الاول عليه السلام انه قال في قوله تعالى : ولتكونوا شهداء على الناس اى بما قطعوا يعني الناس من رحمكم وضيعوا من حقكم ومزقوا من كتاب الله و عدلوا حكم غيركم بكم الخبر فانهم.

يونس — هو من انبياء بني اسرائيل ذكره الله في القرآن باسمه و بلقبه وهو ذوالنون الذي حبسه الله في بطن الحوت كما سيأتي قصته مفصلة في سورته وفي سورة الصافات و قد مرت في الفصل الرابع من المقالة الثانية من المقدمة الاولى رواية حبة العرني و فيها ان يونس انكر ولاية علي عليه السلام فحبسه الله في بطن الحوت حتى اقر بها وفي خبر آخر يأتي في سورة الصافات انه قال لما كلف بالولاية : كيف اتولى من لم اره ولم اعرفه

وفي خبر آخر انه توسل في بطن الحوت بمحمد وعلي و آلهما الائمة عليهم السلام فانجاه الله تعالى.

الارض — قد ورد تأويلها بالدين و بالائمة عليهم السلام و بالشيعة و بالقلوب التي هي محل العلم وقراره و باخبار الامم الماضية والنساء انها قد استعملت في بعض التأويلات بل في مواضع عديدة بمعناها المتعارف ايضاً فلكل مقام ما يناسبه و ان اردت الادلة.

فدليل الاول ما في تفسير القمي في قوله تعالى : الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها حيث قال اى دين الله و كتاب الله واسع فتنظروا فيه و دلالته ايضاً على تأويل المهاجرة بالتمسك بالقرآن والدين و النظر فيهما ظاهرة. وما رواه الصدوق باسناده عن ابي عبدالله عليه السلام انه سئل عن قوله تعالى : اولم يسيروا في الارض قال معناه اولم ينظروا في القرآن الخبر. ودلالته على تأويل السير بالنظر ايضاً واضحة كما سيأتي في السير ولاح من الخبر الاول فلا تغفل.

و دليل الثاني ما رواه الصدوق ايضاً في كتاب الاختصاص كما مر في الفصل الرابع من المقالة الثانية من المقدمة الاولى عن جابر عن الباقر عليه السلام انه قال في قوله تعالى : فانتشروا في الارض يعني بالارض الاوصياء امر الله بطاعتهم و ولايتهم كما امر بطاعة الرسول صلی اللہ علیہ وسلم و امير المؤمنين صلوات الله عليه كنى الله في ذلك عن اسمائهم فسماهم بالارض.

اقول الظاهر ان مراده عليه السلام تأويل الانتشار ايضاً بالولاية والاطاعة و يحتمل ان يكون المراد الانتشار اليهم واطاعتهم. ومن مؤيدات هذا التأويل ما رواه فرات بن ابرهيم في تفسيره عن ابي عبدالله عليه السلام انه قال في قوله تعالى : اولم يسيروا في الارض فينظروا الاية اى اولم ينظروا في اخبار الامم الماضية.

اقول حيث هذا الاستدلال على ما هو المتبادر من ظاهر الخبر اعني تأويل السير بالنظر كما هو المصرح به في سند التأويل الاول، واما احتمال ان يكون المراد بيان معنى قوله تعالى : فينظروا الى آخر الاية فبعيد غير موافق لمفاد ذلك الحديث فتأمل ولا تغفل عن احتمال ان يكون المراد في هذا الخبر باخبار الامم ما في القرآن منها وحينئذ يتوافق الخبران ويتحد التأويلان والله يعلم. و سيأتي في الجنة والظلمات ما يدل على تأويل الارض بالنساء حيث روى ما يدل على تأويل قوله تعالى : ولا حبة في ظلمات الارض بالولد في بطن امه و يؤيده قوله تعالى : نساؤكم حرث لكم فاتهم. و ما يدل على الاخير من استعمالها في بعض التأويلات بمعناها المتعارف ما رواه جابر عن الباقر عليه السلام انه سئله عليه السلام عن قوله تعالى : اولم يسيروا في الارض فقال هل لك في رجل يسير

آئمہ خود ذات محمد ہیں (العیاذ باللہ من ذالک)

الائمہ کمثل محمد ﷺ (العیاذ باللہ)

IMAMS AS PROPHET MUHAMMAD (SAW)

وذلك بين البهمة ' ثم قال بعد كلام كنت انا ومحمد نوراً و احداً من نور الله فامر الله ذالك النوران يشق؛ فقال للنصف كن محمداً وقال للنصف كن علياً فمنها قال رسول الله ﷺ علي مني و انا من علي ولا يؤدي عني الا علي ثم قال بعد كلام طويل يا سلمان و يا جندب انا محمد ومحمد انا وانا من محمد و محمد مني ثم قال ايضاً بعد كلام: ياسلمان و يا جندب انا امير كل مؤمن و مؤمنة ممن مضى و ممن بقي و قال ايضاً بعد كلام؛ يا سلمان و يا جندب انا احيي و اميت باذن ربي و انا عالم بضمائر قلوبكم و الائمة من اولادي يعلمون و يفعلون هذا اذا احبوا و ارادوا لانا كلنا واحد اولنا محمد و آخرنا محمد و وسطنا محمد وكلنا محمد فلا تفرقوا بيننا ونحن اذا شئنا شاء الله واذا كرهنا، كره الله الويل كل الويل لمن انكر فضلنا وخصوصيتنا وما اعطانا الله ربنا لان من انكر شيئاً مما اعطانا الله فقد انكر قدرة الله ومشيته الخبر. والاخبار من هذا القبيل كثيرة جداً وقد مر بعض منها وسيأتي بعض آخر ايضاً مع كثير من الشواهد انشاء الله تعالى.

WITNESS

الفصل الرابع

في بيان بعض الاخبار التي و ردت في خصوص ان الولاية عرضت مع التوحيد على الخلق جميعاً و اخذ عليها الميثاق و بعث بها الانبياء و انزلت في الكتب و كلف بها جميع الامم و فيه مايدل على انها سبب ايجاد الخلق ايضاً

و في تفسير الامام عليه السلام انه قال ان ولاية محمد و آل محمد صلوات الله عليهم هي الغرض الاقصى والمراد الافضل ماخلق الله احداً من خلقه ولا بعث احداً من رسله الا ليدعوهم الى ولاية محمد وعلي و خلفائه ويأخذ عليهم العهد ليقيموا عليه وليعلموا بهسائر عوام الامم الخبر. وسيأتي خبر آخر صريح ايضاً في ترجمة الحجة عليه السلام فلاتغفل.

وفي امالي الشيخ باسناده عن محمد بن عبدالرحمن قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول ولايتنا ولاية الله التي لم يبعث نبي قط الا بها. وقد روى الكليني مثله في الكافي والعياشي في تفسيره.

وفي الكافي ايضاً باسناده عن عبدالاعلى قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول: ما من نبي جاء قط الا بمعرفة حقنا وتفضيلنا على من سوانا.

وفيه ايضاً عن ابي الحسن عليه السلام قال ولاية علي مكتوبة في جميع صحف الانبياء ولم يبعث الله رسولا الا بنبوة محمد و وصيه علي. وقد مر في ثاني فصول المقالة الاولى عن تفسير العياشي عن الحسن بن علي عليه السلام انه قال من دفع فضل امير المؤمنين عليه السلام فقد كذب بالتورية والانجيل والزبور و صحف ابراهيم و موسى وسائر كتب الله المنزلة فانه ما نزل شيئ منها الا واهم ما فيه بعد الاقرار بتوحيد الله عز وجل والاقرار بالنبوة الاعتراف بولاية علي والطيبين من آله عليه السلام قال قال رسول الله ﷺ ما قبض الله نبياً حتى امره ان يوصي الى عشيرته من عصبته وامرني ان اوصي فقلت الى من يارب؛ فقال الى ابن عمك علي بن ابيطالب عليه السلام فاني قد اثبته في الكتب السالفة وكتبت فيها انه وصيك وعلى ذالك اخذت ميثاق الخلائق ومواثيق انبيائي ورسلي اخذت مواثيقهم لي بالربوبية ولك يامحمد بالنبوة ولعلي بالولاية. وفي البصائر باسناده عن ابي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ما بعث الله نبياً الا وقد دعاه الى ولايتك طائعاً او كارهاً.

وعن حذيفة بن اسيد قال قال رسول الله ﷺ ما تكاملت النبوة لنبي في الاظلة حتى عرضت عليه ولايتي وولاية اهل بيتي ومثلوا له فاقروا بطاعتهم وولايتهم.

وعن حبة العرني قال قال امير المؤمنين عليه السلام ان الله عز وجل عرض ولايتي على اهل السموات وعلى اهل الارض اقربها من اقربها وانكرها من انكرها يونس فحبسه في بطن الحوت حتى اقربها.

وفي كتاب سليم بن قيس الهلالي عن المقداد رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: و الذي نفسي بيده ما استوجب آدم ان يخلقه الله وينفخ فيه من روحه وان يتوب عليه ويرده الى جنته الا بنبوتي والولاية لعلي بعدي والذي نفسي بيده ما ارى ابرهيم ملكوت السموات ولا اتخذه الله خليلا الا بنبوتي ومعرفة علي بعدي والذي نفسي بيده

المجلد الاول

من كتاب البرهان

في تفسير القرآن

لمؤلفه

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسينى البحرانى التوبلى الكتكانى المتوفى فى سنة ١١٠٧ او ١١٠٩ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفى المخلص الصفى

خادم احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو القاسم بن محمد تقى

المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وقد تم على تصحيحه محمود بن جعفر الموسوى الزرندى

بمعاونة الثقة الصالح الشيخ نجى الله بن كريم الله القرشى البازدهانى

تهران در چاپخانه آفتاب بطبع رسيد

حضور ﷺ کی توہین (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

اهانة رسول الله ﷺ (العياذ بالله ثم العياذ بالله)

REVILE OF THE HOLY PROPHET MUHAMMAD (SAW)

رسول الله يقول ان الله لم يقبض نبيا حتى يخيره فلما احتضر رسول الله صلى الله عليه وآله كان آخر كلمة سمعتها منه بل
الرفيق الاعلى فقلت اذاً والله لا يختارنا وعلمت ان ذلك ما كان يقوله من قبل وروى الارقم بن شرحبيل قال سألت
ابن عباس رحمه الله هل أوصى رسول الله صلى الله عليه وآله فقال لا قلت فكيف كان فقال ان رسول الله صلى الله
عليه وآله قال في مرضه ابعثوا الى علي فادعوه فقالت عائشة لو بعثت الى أبي بكر وقالت حفصة لو بعثت الى عمر فاجتمعوا
عنده جميعا هكذا لفظ الخبر على ما اورده الطبري في التاريخ ولم يقل فبعث رسول الله صلى الله عليه وآله اليهما قال ابن
عباس فقال رسول الله صلى الله عليه وآله انصرفوا فان تكن لي حاجة أبعث اليكم فانصرفوا وقيل لرسول الله
الصلاة فقال مروا أبا بكر أن يصلي بالناس فقالت عائشة ان أبا بكر رجل رقيق فمر عمر فقال مروا عمر فقال عمر
ما كنت لاتقدم وأبو بكر شاهد فتقدم أبو بكر فوجد رسول الله صلى الله عليه وآله خفة فخرج فلما سمع أبو بكر حركته
تأخر فجذب رسول الله صلى الله عليه وآله ثوبه فأقامه مكانه وقعد رسول الله صلى الله عليه وآله فقرأ من حيث انتهى
أبو بكر قلت عندي في هذه الواقعة كلام ويعترضني فيها شكوك واشتباه اذا كان قد أراد أن يبعث الى علي
ليوصي اليه فنفست عائشة عليه فسألت أن يحضر أبوها ونفست حفصة عليه فسألت أن يحضر أبوها ثم حضرا ولم يطلبا
فلا شبهة ان ابنتيهما طلبتاهما هذا هو الظاهر وقول رسول الله صلى الله عليه وآله وقد اجتمعوا كلهم عنده انصرفوا
فان تكن لي حاجة بعثت اليكم قول من عنده ضجر وغضب باطن لحضورهما وتهمة للنساء في استدعائهما فكيف
يطابق هذا الفعل وهذا القول ما روي من أن عائشة قالت لما عين على أبيها في الصلاة ان أبي رجل رقيق فمر عمر وأين
ذلك الحرص من هذا الاستعفاء والاستقالة وهذا يوهم صحة ما تقوله الشيعة من ان صلاة أبي بكر كانت عن أمر
عائشة وان كنت لا أقول بذلك ولا أذهب اليه الا أن تأمل هذا الخبر ولايح مضمونه يوهم ذلك فلعل هذا الخبر غير صحيح
وأيضا في الخبر ما لا يجيزه أهل العدل وهو أن يقول مروا أبا بكر ثم يقول عقيبه مروا عمر لان هذا نسخ الشيء قبل
تقضي وقت فعله فان قلت قد مضى من الزمان مقدار ما يمكن الحاضرين فيه أن يأمروا أبا بكر وليس في الخبر الا
انه أمرهم أن يأمروه ويكفي في صحة ذلك مضي زمان يسير جدا يمكن فيه أن يقال يا أبا بكر صل بالناس فات الاشكال
قلت أين هذا الامر بل من كون أبي بكر مأمورا بالصلاة وان كان بواسطة ثم نسخ عنه الامر بالصلاة قبل مضي وقت
يمكن فيه أن يفعل الصلاة فان قلت لم قلت في صدر كلامك هذا انه أراد أن يبعث الى علي ليوصي اليه ولم لا يجوز أن
يكون بعث اليه لحاجة له قلت لان مخرج كلام ابن عباس هذا المخرج ألا ترى ان الارقم بن شرحبيل الراوي لهذا الخبر
قال سألت ابن عباس هل أوصى رسول الله صلى الله عليه وآله فقال لا فقلت فكيف كان فقال ان رسول الله صلى الله
عليه وآله قال في مرضه ابعثوا الى علي فادعوه فسألته المرأة أن يبعث الى أبيها وسألته الاخرى أن يبعث الى أبيها
فلولا أن ابن عباس فهم من قوله صلى الله عليه وآله ابعثوا الى علي فادعوه انه يريد الوصية اليه لما كان لاخبار الارقم
بذلك متصلا بسؤاله عن الوصية معنى وروى القاسم بن محمد بن أبي بكر عن عائشة قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه
وآله يموت وعنده قدح فيه ماء يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه بالماء ويقول اللهم أعني على سكرة الموت وروى عروة
عن عائشة قالت اضطجع رسول الله صلى الله عليه وآله يوم موته في حجري فدخل علي رجل من آل أبي بكر في يده
سواك أخضر فنظر رسول الله صلى الله عليه وآله اليه نظرا عرفت انه يريده فقلت له أتحب أن أعطيك هذا السواك
قال نعم فأخذته فمضغته حتى ألنته ثم أعطيته اياه فاستن به كأشد ما رأيته يستن بسواك قبله ثم وضعه ووجدت رسول الله صلى
الله عليه وآله يثقل في حجري فذهبت أنظر في وجهه فاذا بصره قد شخص وهو يقول بل الرفيق الاعلى من الجنة
فقلت لقد خيرت فاخترت والذي بعثك بالحق وقبض رسول الله صلى الله عليه وآله قال الطبري وقد وقع الاتفاق
على انه كان يوم الاثنين من شهر ربيع الاول واختلف في أي الاثانين كان فقيل لليلتين خلتا من الشهر وقيل لاثنتي
عشرة خلت من الشهر واختلف في دفنه أي يوم كان فقيل يوم الثلاثاء الغد من وفاته وقيل انما دفن بعد وفاته بثلاثة
أيام اشتغل القوم عنه بأمر البيعة وقد روى الطبري ما يدل على ذلك عن زياد بن كليب عن ابراهيم النخعي
ان أبا بكر جاء بعد ثلاث الى رسول الله صلى الله عليه وآله وقد اربد بطنه فكشف عن وجهه وقبل عينيه وقال
بأبي أنت وأمي طبت حيا وطبت ميتا قلت وأنا أعجب من هذا هب ان أبا بكر ومن معه اشتغلوا بأمر البيعة فأين علي بن
أبي طالب والعباس وأهل البيت بماذا اشتغلوا حتى يبقى النبي صلى الله عليه وآله مسجى بينهم ثلاثة أيام بأيديهم

یا فتاح — یا صمد

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ بامحاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام و سعی بالا کلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

ملنے کا پتہ افتخار بکڈپو ھرچند بلڈنگ کرشن نگر لاھور

مقدمة

تفسیر مرآة الانوار

و

مشکوة الاسرار

با

ترجمه و شرح حال مؤلف و فهرست کتاب

امامت علی کا منکر نبوت محمد کا منکر ہے

منکروا امامة علی رضی اللہ عنہ ینکروا نبوة محمد ﷺ

DENIER OF ALI' IMAMAT IS THE DENIER OF HAZRAT MUHAMMAD (SAW) APOSTLEHOOD.

۱۴۔ الفصل الثالث فی ان الاقرار بالولایة تالی الاقرار بالنبوة

وفی الکافی عن الصادق ؑ من انکر الائمة منا کان کمن انکر معرفة اللہ و معرفة رسوله ﷺ

وفی کنز الفوائد عن الصدوق باسناده الی محمد بن الفیض بن المختار عن الباقر ؑ عن ابیه عن جده ؑ قال خرج رسول اللہ ﷺ ذات یوم وهو راکب وخرج علی وهو یمشی فقال له یا ابا الحسن اما ان ترکب اوا ان تمشی اذا مشیت و تجلس اذا جلست الا ان تکون فی حد من حدود اللہ تعالی لابدلک من القیام والقعود فیه وما اکرمنی اللہ بکرامة الا واکرمک بمثلها و خصنی اللہ بالنبوة والرسالة وجعلک ولیی فی ذالک تقوم فی حدوده و صعب اموره والذی بعثنی بالحق نبیاً ما آمن بی من انکرک ولا اقر بی من جحدک ولا آمن باللہ من کفر بک و ان فضلک لمن فضلی وان فضلی لفضل اللہ وهو قول اللہ عزوجل: قل بفضل اللہ و برحمته فبذالک فلیفرحوا[1] ففضل اللہ نبوة نبیکم، ورحمته ولایة علی بن ابیطالب فبذالک ای بالنبوة والولایة فلیفرحوا یعنی الشیعة هو خیر مما یجمعون یعنی مخالفیهم من الاهل والمال والولد فی دار الدنیا الخبر. الی ان قال: ولقد امرنی ربی ان افرض من حقک ما افترض من حقی وان حقک لمفروض علی من آمن بی ولولاک لم یعرف عدو اللہ ومن لم یلقه بولایتک لم یلقه بشیئ وان الذی اقول لمن اللہ انزله فیک الخبر.

وفی معانی الاخبار عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ لما نزل: اوفوا بعهدی اوف بعهدکم لقد خرج آدم من الدنیا وقد عاهد علی الولد لولده شیث فما وفی له وساق الحدیث الی ان قال: ایها الناس من اختار منکم علی علی اماماً فقد اختار علی نبیاً ومن اختار علی نبیاً فقد اختار علی اللہ عزوجل رباً

وفی اکمال الدین باسناده عن الرضا عن آبائه علیهم السلام قال قال رسول اللہ ﷺ یا علی انت والائمة من ولدک حجج اللہ علی خلقه واعلامه فی بریته فمن انکر واحداً منهم فقد انکرنی ومن عصی واحداً منهم فقد عصانی ومن اطاعکم فقد اطاعنی الخبر.

وفی عقاید الصدوق قال النبی ﷺ من ظلم علیاً مقعدی هذا بعد وفاتی فکانما جحد نبوتی و نبوة الانبیاء من قبلی ومن تولی ظالماً فهو ظالم وقال رسول اللہ ﷺ من جحد علیاً امامته من بعدی فانما جحد نبوتی ومن جحد نبوتی فقد جحد اللہ ربوبیته.

وفی امالی الصدوق ایضاً عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ ﷺ لعلی ؑ یا علی ما من عبد لقی اللہ وهو جاحد ولایتک الا لقی اللہ بعبادة صنم او وثن.

وفی کنز الفوائد باسناده عن علی بن الحسین عن ابیه عن علی ؑ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ فرض علیکم طاعتی ونهاکم عن معصیتی کما نهاکم عن معصیته الخبر.

وفی الکافی عن محمد بن الفضیل عن ابی الحسن ؑ قال سألته عن قوله تعالی: ذلک بانهم آمنوا ثم کفروا[2] قال ان اللہ تعالی سمی من لم یتبع رسوله فی ولایة علی وصیه منافقین، وجعل من جحد وصیه امامته کمن جحد محمداً و انزل بذلک قرآناً فقال اذا جاءک المنافقون السورة. والخبر طویل اخذنا منه موضع الحاجة

وفی تفسیر فرات بن ابراهیم باسناده عن الباقر ؑ انه قال فی حدیث له: ان الائمة کانوا نوراً مشرقاً حول العرش فامرهم اللہ ان یسبحوا فسبح اهل السموات بتسبیحهم فمن اوفی بذمتهم فقد وفی بذمة اللہ ومن عرف حقهم فقد عرف حق اللہ ومن جحد حقهم فقد جحد حق اللہ الخبر.

وفی تفسیر الامام ؑ انه قال: انه لا یکون مسلماً من قال ان محمداً رسول اللہ فاعترف به ولم یعترف ان علیاً وصیه وخلیفته وخیر امته وفاة [illegible] تمام الاسلام باعتقاد ولایة علی ؑ ولا ینفع الاقرار بالنبوة مع جحد امامة علی کما لا ینفع الاقرار بالتوحید من جحد النبوة. وفی کتاب فضائل امیر المؤمنین عن محمد بن صدقة ان سلمان الفارسی و اباذر الغفاری رضی اللہ عنهما سئلا علیاً ؑ عن معرفة الامام بالنورانیة فقال ؑ وساق الکلام الی ان قال: ومن لم یقر بولایتی لم ینفعه الاقرار بنبوة محمد ﷺ الا انهما مقرونان وذالک ان النبی ﷺ نبی مرسل و هو امام الخلق وعلی من بعده امام الخلق و وصی محمد فمن استکمل معرفتی فهو علی الدین القیم کما قال اللہ تعالی

۱۔ سورہ یونس آیہ ۵۹ ۔ ۲۔ سورہ منافقون آیہ ۳

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمدللہ کہ ترجمہ بامحاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی معہ فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفاد دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام و سعی لاکلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

إن هذه التذكرة لأولي الأبصار

بعون اللہ الذی ... شہیرہ جواہر ... مستخرج از بحرین قرآنیہ و سنت نبویہ مسمی

برہان متعہ

حسب الفرمائش سید رمضان علی و سید غضنفر علی سلمہم اللہ تعالی

جواز متعہ کے لئے نبی کریمؐ پر متعہ کا بہتان عظیم

الافتراء العظیم علی رسول اللہ صلی ﷺ انہ تمتع لا ثبات المتعۃ

A FALSE CHARGE OF MUT'A LAUNCHES AGAINST PROPHET MUHAMMAD (SAW) JUST TO DECLARE IT LAWFUL.

برہان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

متعہ بابِ اثبات

۴۶ ثواب متعہ

متعہ بکند اقول صریح حدیث بر آنکہ کمال ایمان بفعل متعہ است و ضعف ایمان
بکردن متعہ اگرچہ معتقد باشد بتحلیل آن سوم در ہدایت الامۃ است قال
علیہ السلام انی لاحب للمؤمن ان لا یخرج من الدنیا حتی
یتمتع ولو مرۃ یعنی ایشان علیہم السلام فرمودند من دوست تر دارم کہ مومن
از دنیا بر نیاید تا آنکہ متعہ بکند اگرچہ در عمر یک مرتبہ کردہ باشد چہارم در فقیہ
و وافی مرویست فقال علیہ السلام انی لاکرہ للرجل المسلم
ان یخرج من الدنیا وقد بقیت علیہ خلۃ من خلال رسول
اللہ لم یقضہا ایشان علیہم السلام فرمودند من مکروہ دارم کہ مرد مسلمی از دنیا
بر آید و بر او خلتے از خصایل سید رسل باقی ماندہ ادا نکردہ باشد اقول
متعہ را از خصایل سید انبیا شمردہ اند پنجم در صافی از فقیہ آوردہ قلت
ہل تمتع رسول اللہ فقال نعم وقرأ ہذہ الآیۃ واذا اسر النبی
الی بعض ازواجہ حدیثا الی قولہ تعالی ابکارا یعنی راوی گوید
از ایشان علیہم السلام پرسیدم کہ آیا خود سید انبیا متعہ کردہ آنحضرت ہم فرمودند
بلی و آیۃ اذا اسر النبی شاہد بر آن آوردہ چنانچہ سابق در حدیث دیگر
گذشت اقول تمتع با حرار آنحضرت را در ظاہر جایز بودہ باشد و انی از آن
از کتب اصول و حدیث و اصحاب خود ندیدم ششم در کافی و وافی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
انا انزلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون
القرآن المبین
یعنی
تفسیر المتقین
ناشران: شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس ریلوے روڈ لاہور

اہل تشیع کی طرف سے رسول اللہؐ پر اتہام کہ سیدنا ابراہیمؑ معاذ اللہ رسول اللہ کے حلالی بیٹے نہ تھے

التحريف المعنوى فى القرآن الكريم . واهانة ام المؤمنين عائشة و مارية القبطية ، واتهام الشيعة على النبى صلى الله عليه وسلم بأن ابراهيم لم يكن من صلبه .
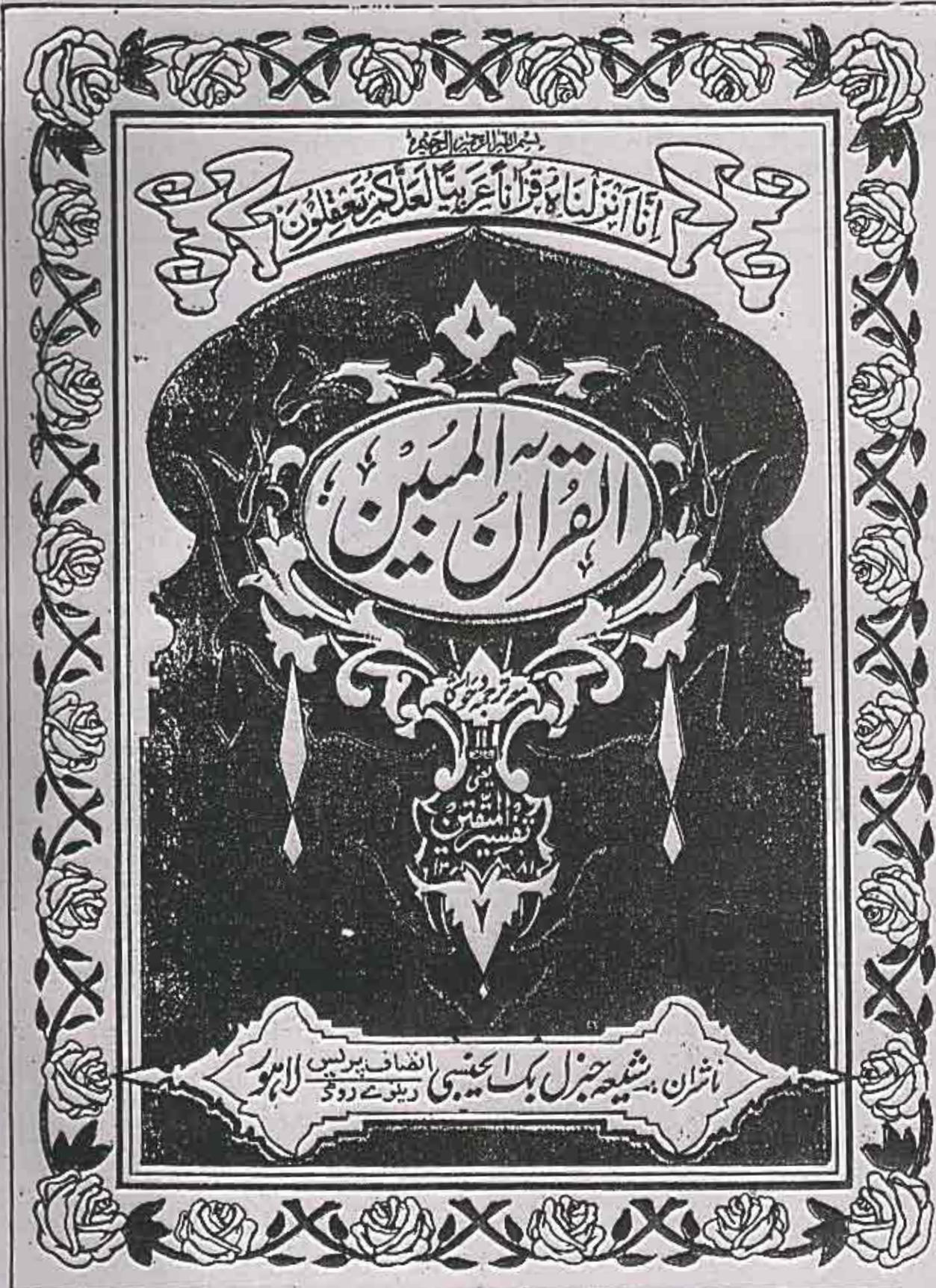
INTERPOLATION OF THE HOLY QURAN. REVILE OF AIYSHA (رضی اللہ عنہا) AND MARIA QATBIA. (رضی اللہ عنہا) HAZRAT IBRAAHEEM WAS ILLEGITIMATE SON OF THE HOLY PROPHET MUHAMMAD (صلی اللہ علیہ وسلم).

القرآن المبین (تفسیر حقیقی)

قد افلح ۱۸ — النور ۲۴

اللهُ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُو بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ

لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم

مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ

عَظِيمٌ ﴿١١﴾ لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ

بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿١٢﴾ لَّوْلَا جَاءُو عَلَيْهِ

بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ

اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ

عَظِيمٌ ﴿١٤﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم

مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ

عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن

نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ

[illegible]

حکومتِ اسلامی
امام خمینی
شائع کردہ : مکتبۃ الرضا کراچی

کوئی بھی ائمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو

ان لائمتنا مقاما لایبلغه ملك مقرب ولا نبی مرسل .

NO ONE CAN REACH TO THE STATUS OF IMAM..

حکومت اسلامی از امام خمینی — شائع کردہ مکتبہ الرضا کراچی

ولایت تکوینی

امام کے لئے ولایت و حکومت کے اثبات کا لازمہ نہیں ہے کہ امام مقام معنوی نہ رکھتے ہوں۔ امام کے لئے حکومت سے قطع نظر مقام معنوی بھی ہے جس کو زبان ائمہ میں کبھی خلافت کلی الہی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ امام کے لئے خلافت تکوینی ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا کا ہر ذرہ ان کا تابع فرمان ہے۔ ہمارے ضروریات مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ کوئی بھی ائمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو۔ وہ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اصولاً بنا بر روایات حضور اکرمؐ اور ائمہ معصومینؑ اس عالم سے پہلے خلق عرش میں بصورت انوار تھے۔ یہ حضرات انعقاد نطفہ اور طینت میں بھی تمام انسانوں سے امتیاز رکھتے ہیں اور ان کے مقامات تو الا ما شاء اللہ ہیں چنانچہ حدیث معراج میں جبرئیل کہتے ہیں لو دنوت انملة لاحترقت ایک انگل بھی آگے بڑھ آؤں تو جل جاؤں۔ اور یہ فرمان تو معلوم ہی ہے کہ معصوم فرماتے ہیں ان لنا مع اللہ حالات لا یسعها ملك مقرب ولا نبی مرسل. خدا کے ساتھ ہمارے ایسے حالات ہیں کہ جہاں تک ملک مقرب اور نبی مرسل کی بھی پہنچ نہیں ہو سکتی۔ ہمارے مذہب کے اصول کا جزو ہے کہ ائمہ کے لئے حکومت ولایت سے پہلے وہ مقامات معنوی حاصل ہیں جو کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ نیز یہ مقامات معنوی حضرت زہرا کے لئے بھی ہیں حالانکہ وہ معصومہ نہ قاضی ہیں نہ حاکم نہ خلیفہ۔ یہ مقامات حکومت سے علیحدہ چیزیں ہیں۔

اسی لئے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت زہرا قاضی و خلیفہ نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمارے اور آپ کی طرح ہیں یا یہ کہ ہمارے اوپر معنوی برتری نہیں رکھتیں۔ اسی طرح اگر کوئی کہے النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم تو اس نے حضرت کیلئے ایک ایسی بات کہی جو مومنین پر حکومت و ولایت سے بالاتر ہے۔ سردست ہم اس موضوع پر بحث نہیں کر رہے ہیں کیونکہ یہ دوسرے علم کا فریضہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ رسولؐ اور ائمہ کی جنس و فصل انسان کی جنس و فصل سے الگ ہے۔ (مترجم)

WITNESS

اتحاد و یکجہتی
امام خمینی کی نظر میں
خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران
ملتان (پاکستان)
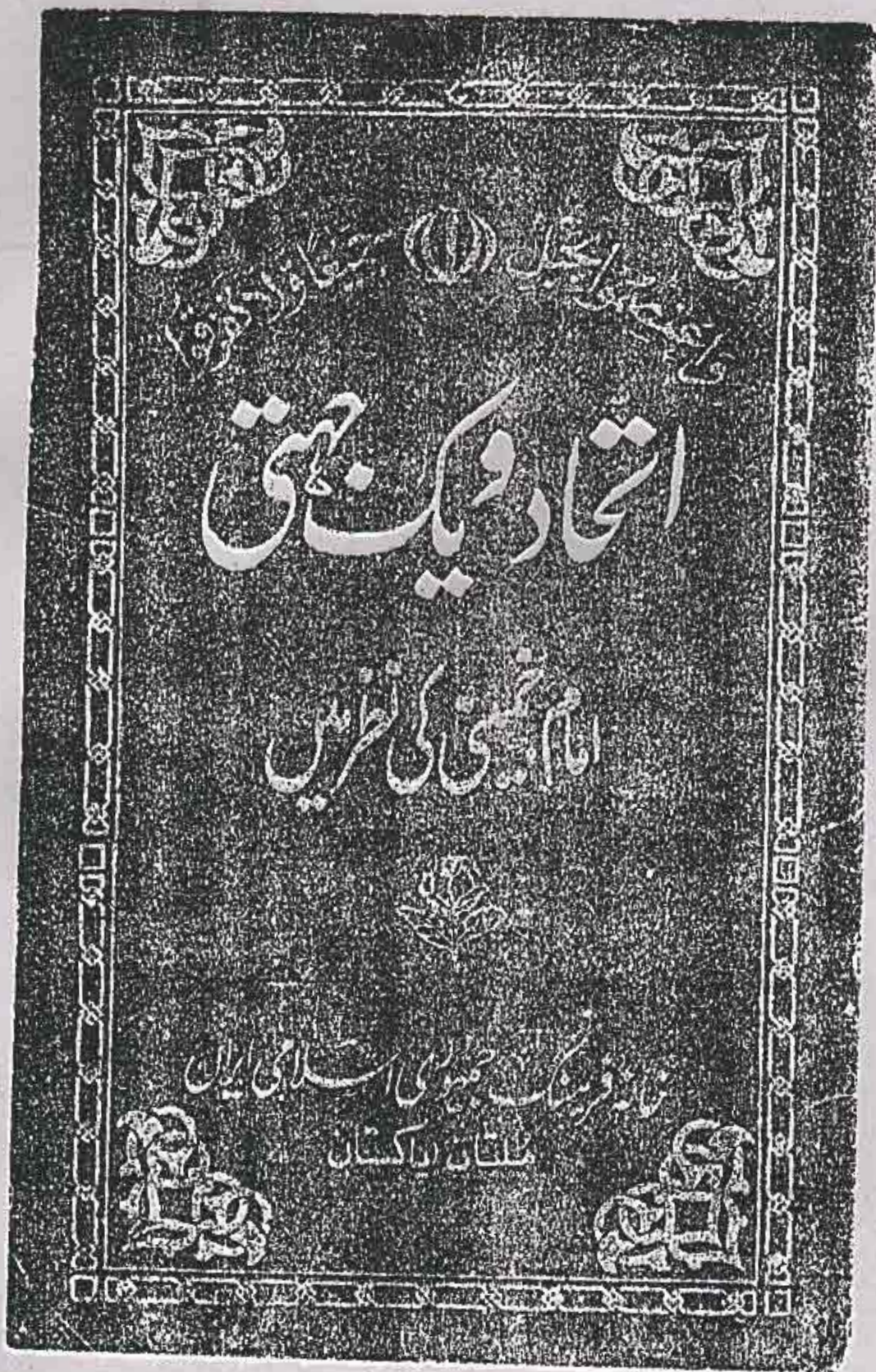
تمام انبیائے کرامؑ حتی کہ ختم المرسلین جو انسانوں کی اصلاح کیلئے آئے تھے وہ اپنے زمانہ میں کامیاب نہ ہوئے تھے

لم ینجح الا نبیاء و المرسلین کلهم بما فیهم رسول اللّٰہؐ فی الغرض الذی بعثوا من اجله و هو اصلاح البشریة قد فشل الرسولؐ و جمیع الا نبیاء و المرسلین فی هدفهم

ALL THE PROPHETS EVEN HAZRAT MUHAMMAD (SAW) REMAINED UNSUCCESSFUL IN THEIR MISSION.

اتحاد و یک جہتی (امام خمینی کی نظر میں)　　　　خانہ فرہنگ ایران

۱۵

مستحکم بنانے کا باعث ہے۔

(انقلابی عدالتوں کے سرکاری وکلاء اور ملٹری پولیس کے افسروں سے خطاب بتاریخ ۲۷/۹/۶۰)

★ ★ ★

اسلام نے اجتماع اور "وحدت کلمہ" کے لئے　　بڑی تبلیغ کی ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے۔ یعنی ایسے دنوں کو پیش کیا ہے کہ یہ دن بذات خود اور عاشورا و اربعین جیسے دن اتحاد و یکانگت کو مستحکم کرنے کا محرک بن جاتے ہیں۔

(مذکورہ بالا ماخذ)

★ ★ ★

مہدویت پر اعتقاد

جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے۔ ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ ختم المرسلین (ص) جو انسان کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور انصاف کا نفاذ کرنے کے لئے آئے تھے۔ انسان کی تربیت کے لئے آئے تھے لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ وہ آدمی جو اس معنی میں کامیاب ہو گا اور تمام دنیا میں انصاف کو نافذ کرے گا وہ بھی اس انصاف کو نہیں جیسے عام لوگ سمجھتے ہیں کہ زمین میں انصاف کا معاملہ صرف لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہو۔ بلکہ یہ انصاف انسانیت کے تمام مراتب میں ہو وہ چیز جس میں انبیاء کامیاب نہیں ہوئے باوجود اس کے کہ وہ اس خدمت کے لئے آئے تھے۔ خدائے تبارک و تعالیٰ نے ان (حضرت ولی عصر۔ارواحنالہ الفداہ) کا ذخیرہ کیا ہے۔ ان ہی معنی میں جسکی تمام نبیوں کو آرزو تھی لیکن رکاوٹوں کی وجہ سے وہ ان کو نافذ نہ کرسکے تمام اولیا کی یہ آرزو تھی لیکن وہ بھی نافذ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے وہ اس بزرگوار کے ظہور النفس جانے لہذا اس معنی میں (حضرت صاحب۔ارواحنالہ الفداہ)

حقیقت فقہ حنفیہ
در جواب
حقیقت فقہ جعفریہ
از قلم حقیقت رقم
مولانا غلام
نجفی فاضل عراق

آنحضرت ﷺ کی توھین - (والعیاذ باللہ)

اھانۃ رسول اللہ ﷺ والعیاذ باللہ

AN INSULT OF THE PROPHET MUHAMMAD (SAW)

٦٣

نے نبی کے گھر میں گڑیاں کھیل کھیل کر بیت النبوۃ کو بت خانہ میں تبدیل کر دیا۔

۲۵۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ ایک روز حضور میرے گھر میں گئے اور میرے پاس دو کنیزیں گا رہی تھیں۔ حضور منہ پھیر کر لیٹ گئے۔ اور ایک دن عید کا روز تھا حضور نے مجھے زفدہ کا تماشا اور گتکا بازی دکھائی۔ اس طرح کہ میرا رخسار نبی کے رخسار کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

بخاری شریف صفحہ ۳۹ باب فضل البد

نوٹ۔ فقہ حنفیہ بلے بلے۔ جس میں نبیوں کے سردار کے گھر کا سماں اس طرح دکھائی ہے جس طرح کسی مراثی کا گھر ہوتا ہے۔ کبھی تو حضور عائشہ کو حبشیوں کا ناچ دکھاتے ہیں اور نیز زفدہ کی گتکا بازی دکھلاتے ہیں اور کبھی حضور کے گھر ڈھولک۔ دف۔ گھڑا۔ تھال بج رہا ہے۔ یہ سب خرافات ہیں فضیلت عائشہ نہیں۔

۲۶۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ فیباشرنی وانا حائض۔ کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور حضور میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔ بخاری شریف صفحہ ۴۴ کتاب الحیض۔

نوٹ۔ فقہ امام اعظم تیرے قربان نبی کی نو بیویاں تھیں اور سب کو ایک ہی دفعہ حیض نہیں آتا تھا۔ حضور پاک کو کیا مجبوری تھی کہ عائشہ سے حضور اس کی حائض کی حالت میں مباشرت کرتے تھے۔

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ
براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ
جلد ۲
وسیلہ انبیاء
مصنفہ
محقق وحید جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دار التبلیغ امام بارگاہ
ساندہ کلاں
لاہور

پنجتن پاک ساری مخلوق سے افضل ہیں

الخمسة الأطهار افضل من سائر خلق الله .

SUPERIORITY OF PUNJTAN PAK OVER ALL CREATURES.

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ ساندہ لاہور

۹۰

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان حضرات کو وسیلہ بنانے کا حکم خدا نے دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر خدا کی بارگاہ میں اس کے پیاروں کا وسیلہ اختیار کیا جائے تو شرک نہیں ہے بلکہ حکم خدا کی تعمیل ہے۔

اس آیہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جب حضرت آدم نے انوار خمسہ کا واسطہ دیا تو خدا نے حضرت آدم کی توبہ قبول فرمالی۔ اس سے واضح ہوا کہ جو کوئی بھی خدا کی بارگاہ میں انوار خمسہ کا واسطہ دے گا اس کی بخشش ہو جائے گی۔

اے آدمؑ یہ میری مخلوق کے برگزیدہ ہیں :

حموینی فرائد السمطین (دیکھیے گذشتہ ص۱۰) اور عبید اللہ امرتسری ارجح المطالب (ص۱۲) میں لکھتے ہیں کہ خدا نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ اے آدمؑ یہ میری مخلوق سے برگزیدہ ہیں۔

شیخ سلیمان قندوزی ینابیع المودۃ (ص۱۵) میں لکھتے ہیں کہ خدا نے فرمایا اے آدم یہ دو صورتیں ہیں جو میری تمام مخلوق اور میری تمام خلقت سے افضل ہیں۔

شیخ سلیمان قندوزی ینابیع المودۃ (ص۱۵) میں تحریر کرتے ہیں کہ خدا نے فرمایا کہ اے آدم یہ میری مخلوق کے بہترین اور بزرگ افراد ہیں۔

ان احادیث سے واضح ہوا کہ انوار خمسہ مطہرین تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ یہ دعویٰ ہمارا اور تمہارا نہیں ہے بلکہ اس خالق کا ہے جس نے ساری مخلوق کو خلق فرمایا ہے۔ اور یہ بات مسلم ہے کہ صانع اپنی مصنوعات اور استاد اپنے شاگردوں کی قابلیت و جہالت اور حسن و قبح سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ اپنی مخلوق کے بارے میں بخوبی جانتا ہے کہ کون افضل ہے اور کون مفضول۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ مصنوع کے بارے میں صانع اور شاگرد کے بارے میں استاد کا تجزیہ سب سے زیادہ قابل قبول ہوتا ہے تو جب خالق نے خود فیصلہ فرما دیا ہے کہ انوار خمسہ ساری مخلوق سے افضل ہیں تو اب کس مخلوق کو کیا حق حاصل ہے کہ نہیں فلاں اور فلاں افضل ہیں۔ حضور یہاں بات فلاں اور فلاں کی نہیں ہے۔ یہاں بات مکے اور مدینے کی نہیں ہے یہاں بات برسہا برس کے بت پرستوں سے مقابلہ کرنے کی نہیں ہے بلکہ یہاں بات تو ساری مخلوق کی ہو رہی ہے۔ جس میں انبیاء محترم بھی شامل ہیں، رسل مقدس بھی اور نوری فرشتے بھی۔

خدا نے قبل سلسلہ بشریہ اعلان حضرت آدم کے سامنے فرمایا۔ لہٰذا اگر کسی اور نے افضل ہونا ہوتا تو خدا اس کو مستثنیٰ کر دیتا کہ یہ انوار ان کے سوا سب سے افضل ہیں۔ خدا کا بلا استثنا یہ اعلان کرنا وضاحت کر رہا ہے کہ یہ انوار خمسہ سب سے افضل ہیں۔

اس کتاب کو پڑھ کر سینکڑوں افراد حق کو پہچان گئے
عبدالکریم مشتاق

حضرۃ علیؓ رسول اکرم کے سوا تمام انبیاء مرسلین سے افضل ہیں۔

سیدنا علی افضل من جمیع الانبیاء والمرسلین ما عدا رسول اللہ ﷺ

HAZRAT ALI IS SUPERIOR TO ALL PROPHETS EXCEPT HAZRAT MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM)

- چودہ مسئلے از عبد الکریم مشتاق کراچی

۱۷۳

سرکار دو عالم نے اس حدیث میں رات میں سورج کی روشنی دکھادی ہے کہ جو علوم، فضائل اور خواص انبیاء میں جزوی طور پر ہیں۔ علی علیہ السلام میں کُلی طور پر ملتے ہیں۔ لہذا علیؑ سوائے حضور اکرم کے تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ جب انبیاء و مرسلین جیسے معصوم ہادیوں پر حضرت علیؑ کو فضیلت حاصل ہے تو پھر غیر معصوم اصحاب اور دیگر لوگوں کا کیا ذکر؟ چونکہ ہم تمام حوالہ جات کتب اہلسنت ہی سے نقل کر رہے ہیں لہذا یہ حدیث بھی ہم نے اہلسنت کے دو مقتدر علماء جناب گنجی شافعی اور کمال الدین شافعی کی کتابوں سے نقل کر کے ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔ قولِ رسولؐ ہے۔ "من اراد منکم ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی حکمتہ وعلی ابراھیم فی حلمہ۔ فلینظر الی علی ابن ابی طالب"۔

ترجمہ:- جو آدمؑ کو علم کے ساتھ نوحؑ کو حکمت کے ساتھ اور ابراہیمؑ کو حلم کے ساتھ ..... دیکھنا چاہے وہ علیؑ کو دیکھے (کفایت الطالب یوسف گنجی شافعی مطالب السئول شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی)

نوٹ:- حدیث موصوف بہت طویل ہے۔ یہ مختصر سا حصہ ناظرین کے لئے کافی ہوگا۔

ہم نے سوال ۲ کے جواب میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضرت علیؑ کو خیر البریہ بیان کیا ہے۔ اب اسی حدیث پر امام اہلسنت احمد بن حنبل کا بیان مناقب سے لکھتے ہیں کہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے حضرت علیؑ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا " ذالک خیر البشر"۔ اب یہ واضح بات ہے کہ "خیر البشر" کے مفہوم میں انسان آجاتے ہیں لہذا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حضرت امیرؑ کے مربّی اور مرشد ہیں کے سوا یہ حدیث حضرت علی علیہ السلام کو ہر بشر سے بہتر ثابت کرتی ہے کہ شان امیر المومنینؑ یہ ہے کہ ـــ "بعد از نبی بزرگ توئی قصہ مختصر"

اہانت انبیاء علیہم السلام

ازمولانا ملک غلام حیدر صاحب کلو

مکتبۃ الساجد
85 شمس آباد کالونی ملتان

ناشر
مکتبۃ الساجد ملتان
(مغربی پاکستان)

علی انبیاء اور مرسلین اور فرشتوں سے افضل ہیں۔

علی افضل من الانبیاء والمرسلین والملائکہ

ALI (RA) IS SUPERIOR TO ALL.

افضلیت محمدؐ وآل محمدؐ بر انبیائے ماسبق و ملائکہ مقربین

چھٹی دلیل

قرآن وحدیث کی رو سے یہ ثابت ہے کہ محمدؐ وآل محمدؐ گذشتہ انبیاء و

اعجاب ائمہ از مولانا ملک غلام حیدر کلو ملتان

۳۰

مرسلین اور ملائکہ مقربین سے افضل ہیں۔ غالباً گذشتہ سال کی محمدیہ جنتری دارالعلوم سرگودھا کا ایک مضمون بھی اس عنوان پر شائع ہوا تھا، اور واقعی بہترین دلائل کے ساتھ مضمون کو قلمبند کیا گیا تھا، مجھے یاد آتا ہے کہ بعض علمائے گرامی قدر کے اسماء کی فہرست لگائی تھی کہ جن کا عقیدہ دریں باب یہی ہے کہ یہ خانوادۂ عصمت گذشتہ انبیاء اور ملائکہ سے افضل رہا ہے، وہاں ایک یہ دلیل بھی پیش فرمائی تھی۔ ماخذ دلیل سفینۃ البحار محدث قمیؒ قرار دیا تھا کہ جناب رسول اکرمؐ نے جناب امیر المومنینؑ سے فرمایا تھا کہ خداوند عالم نے انبیاء و مرسلین کو ملائکہ پر افضلیت دی اور مجھ (محمد) کو تمام انبیاء و مرسلین پر فضیلت دی ہے۔ والفضل وبعدی لك یا علی وللائمۃ من ولدك وان الملائکۃ لخدامنا وخدام محبینا یعنی اے علیؑ میرے بعد تو ان انبیاء و مرسلین سے افضل ہو اور تیری اولاد سے ائمہ بھی افضل ہیں، اور ملائکہ کی حقیقت ہی کیا ہے، وہ تو ہمارے اور ہمارے محبوں کے خادم ہیں۔

زیارت میں بھی کہیں الحجج علی الخلق اجمعین اور کہیں الحجۃ علی من فوق الارض ومن تحت الثریٰ اور کہیں الحجۃ علی اهل السموات و الارض کہا ہے، اب جب تمام خلق پر، اہل سموات پر ائمہ علیہم السلام حجت ہوں تو گویا سب کے حاکم ہوئے اور سب انبیاء و ملائکہ محکوم، تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ حضرات ان سے افضل ہیں، میرے عقیدے میں تو تمام انبیاء و ملائکہ آل محمدؐ کے سامنے شاگرد کی حیثیت سے زیادہ نہیں ہیں (بجز سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے) بعض روایات میں انبیاء میں ایک ایک صفت اور حضرت علیؑ میں تمام

WITNESS

WITNESS

ذاکرین عظام و مقررین کیلئے

نایاب تحفہ

المجالس الفاخرہ فی اذکار العترۃ الطاہرہ

علامہ حسین بخش جاڑا

نبیوں کو نبوت امامت کے اقرار سے ملی

اعطیت النبوة للانبیاء لاقرار هم بالامامة .

APOSTLEHOOD WAS GIVEN TO THE PROPHETS AFTER THE ACCEPTANCE OF IMAMAT

المجالس الفاخرہ فی اذکار العترۃ الطاہرہ از علامہ حسین بخش جاڑا

۱۲

غلام کا نہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ بے شک اگر غلام کا گھر ہوتا تو یہ آزادی نہ ہوتی
جب کنیز نے واپس جاکر اپنے مولا کو امام کے یہ کلمات سنائے تو وہ شخص تائب
نیک نصیب ہے وہ انسان جو بروز قیامت یہ کہنے کی جرأت رکھے کہ م
القدمین نے اپنے اعضاء کو تیری غلامی میں استعمال کیا تھا۔ اور بدنصیب ہوگا
جس کے پاس یہ جواب نہ ہوگا۔

بعض غلام اپنے آقا کے سو فیصدی، بعض اسی فیصدی، بعض اس سے کم
بعض صفر فیصدی برا کرتا ہے۔ پس سو فیصدی غلام حلال رزق کھاتے ہیں۔ باقی
یا بہت حرام خوری رہتے ہیں۔ ہم اپنے اندر جھانکیں کہ ہم اللہ کے عبد کس
بے شک جو غلام غلاموں میں سے سو فیصدی غلام ہو وہ باقی غلاموں کا
ہے۔ یہی وجہ ہے حضرت محمد وآل محمد چونکہ مقام عبدیت میں سو فیصدی کی حیثیت رکھتے
حتیٰ کہ ان سے ترک اولیٰ بھی نہیں ہوا۔ تو لولاک لما خلقت الافلاک کے خلعت
سے خدا نے ان کو نوازا۔ اور تمام جہان کی سرداری انکو عنایت فرمائی۔ اور حضور
فرمایا۔ کوئی نبی نبی نہیں بن سکا جب تک اس نے ولایت علی کا اقرار نہیں کیا
لم یبعث نبی قط الا بولایة علی بن ابی طالب اور شب معراج حضرت رسالتمآب نے
تمام ارواح انبیاء سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم سے تین اقرار لیے گئے۔ توحید
رسالت جناب محمد۔ ولایت علیؑ (برہان)

کیسا آباد دنیا میں صحن ناطمی ہوا۔ کس کی نظر لگی کہ یہ گھر ماتمی ہوا۔

اسی تبلیغ عبدیت کے لیے سادانیاں جنگلوں پہاڑوں میں ماری ماری پھرتی رہیں
ممالک اسلامیہ میں کوئی پہاڑ، جنگل، آبادی، ویرانہ۔ ایسا نہیں جہاں کسی غریب مسافر
سید یا سیدزادی کی مزار نہ ہو۔ دیکھئے کہاں شہید، کہاں دفن، کہاں قم کہاں مدینہ،
دہلی فرالقیاس۔ امام موسیٰ کاظم کی پینتیس اولادوں میں سے کہیں بھی دو کی مزار اکٹھی
نظر نہیں آتی۔ ہائے غریب بغداد کی شہزادی فاطمہ خدا معلوم قم میں کیسے پہنچی ہوگی
اور بی بی کو دفن کس نے کیا ہوگا؟ جبکہ کوئی محرم قریب موجود نہ تھا۔ شہر ساوہ

وفا کے حضرت عباس شاہ ہیں
حسن وفا پہ مشک و علم دو گواہ ہیں

ذکر العباس علیہ السلام

از
قبلہ و کعبہ مولانا سید نجم الحسن صاحب

۱۹۵۶ء

شیعہ جنرل بک ایجنسی
نے شائع کیا
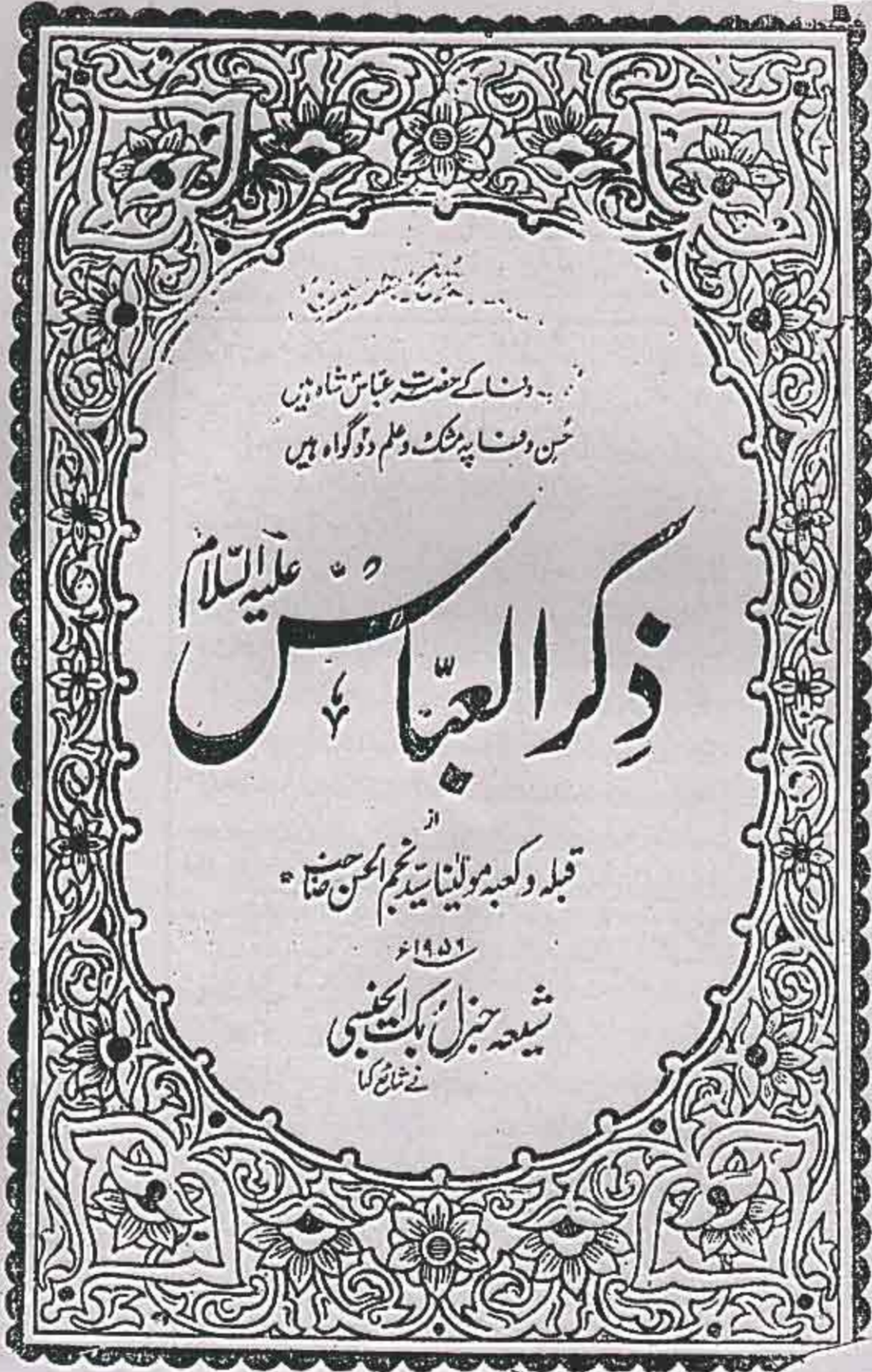
انبیاء سے بلند حضرت عباسؓ کا درجہ ہے

سیدنا العباس افضل من الانبیاء

A RANK OF HAZRAT ABBAS IS SUPERIOR TO ALL PROPHETS

ذکر عباس از سید نجم الحسن ۱۹۵۶ء شیعہ بک ایجنسی لاہور

۹۲

حضرت عباسؑ کا عبد صالح ہونا یہ ظاہر ہے کہ عبدیت کا درجہ بہت بلند ہے۔ کم ایسے انبیاء بھی گزرے ہیں جنہیں خدا نے اپنا عبد قرار دیا ہو کیونکہ عبد اپنے معبود سے ایسا مستحکم رشتہ رکھتا ہے جو بڑے بڑے انبیاء کو بھی نصیب نہ ہو سکا۔ قرآن مجید میں چند انبیاء ایسے نظر آتے ہیں جنہیں اس خاص لقب سے خدا نے نوازا ہے۔ ان میں خاص طور پر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب، حضرت ایوب علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس لقب وخطاب سے ممتاز قرار دیئے گئے ہیں۔ حضرت عباسؑ جو اپنے کمالات نفسی و نسبی کی وجہ سے اس خاص خطاب کے قابل تھے۔ انہیں عبد صالح قرار دیا گیا۔ جس کی سند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس زیارت مخصوصہ میں دے رہے ہیں، جس کے راوی ابو حمزہ ثمالی ہیں، ارشاد فرماتے ہیں:

السلام علیک یا ایھا العبد الصالح

اے عبد صالح آپ پر خدا کی طرف سے سلامتی ہو

علامہ عبدالرزاق موسوی اپنی کتاب قمر بنی ہاشمؑ کے ص۲۵ و ص۲۶ میں لکھتے ہیں کہ

"حضرت عباسؑ کو یہ وہ بلند درجہ نصیب ہوا ہے۔ جس سے بہت سے انبیاء بھی محروم رہ گئے۔"

حضرت عباسؑ آئمہ طاہرین کی نظر میں

اہل عصمت ہی سمجھتے ہیں تری شان وفا

دُنیا میں بہت کم ایسے افراد ہوں گے جو کسی بلندی پر فائز ہونے کے بعد دوست اور دشمن طرف دار وہمدرد اور مخالف نظر رکھتے ہوں لیکن مدح اسی طرح اچھی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ جو خود بلند ترین درجہ کا مالک ہو۔ اگر کوئی ایسی شخصیت موجود ہو۔ جس کی مدح خدا کرے۔ جس کی ستائش محمد کریں اور جس کی تعریف میں آئمہ معصومین رطب اللسان ہوں تو پھر اس کی فضیلت کی کوئی حد نہ ہوگی۔ حضرت عباس علیہ السلام کی ہستی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ خداوند عالم تذکرۃ الشہداء میں آپ کو سراہ رہا ہے۔ اور لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ کہہ کر مرنے کے بعد بھی آپ کو دیگر شہداء کی طرح زندگی دے رہا ہے اور غذا پہنچانے کا وعدہ فرما رہا ہے اور شہادت کے بعد بقول معصوم دونوں ہاتھوں کے بجائے دو پر پرواز دے کر جنت میں اڑنے کا موقع دے رہا ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پیدائش سے پہلے آپ کی شہادت کی

حبابِ رسول

مقابلے

صحابِ رسول

علامہ حسین بخش جاڑا

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار

انکار حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔

DENIAL OF HADITH.

احباب رسول بجواب اصحاب رسول از علامہ حسین بخش جاڑا

۲۲

احکام کو نافذ کرنے والی پارٹی اور پیغمبرؐ کی طرف منسوب کر کے روایت کرنے والے مجبوراً راوی سب اس زد میں آ تھی گئے۔

جعلی احادیث کا پس منظر

- خیر القرون قرنی الخ۔ میرا زمانہ سب زمانوں سے اچھا ہے (میرے صحابہ اچھے لوگ ہیں)
- صحابی کالنجوم الخ۔ میرے اصحاب ستارگان سماوی کی طرح ہیں۔
- لا تسبوا اصحابی۔ میرے اصحاب کو سب نہ کرو۔
- اکرموا اصحابی۔ میرے اصحاب کی قدر کرو۔
- لا تجعلوھم غرضاً۔ میرے اصحاب کو (سب وشتم کا) نشانہ نہ بناؤ

شرح عقائد نسفی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی میں تفتازانی نے یہ اور اس قسم کی حدیثیں نقل کی ہیں اور "اصحاب رسول" میں بخاری صاحب نے بھی ان میں سے کچھ نقل کی ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ ان احادیث مذکورہ میں حضرت پیغمبرؐ صحابہ کو خطاب فرما رہے تھے یا بعد میں آنے والی نسلوں کو خطاب تھا۔ یقیناً بعد میں آنے والے مسلمان تو مخاطب ہو نہیں سکتے بلکہ براہ راست مخاطب وہی حاضر مسلمان تھے۔ جن کو صحابہ کہا جاتا ہے اور بعد میں آنے والے تبعاً اس خطاب میں شامل ہیں۔ پس احادیث مذکورہ میں جن صحابہ کو خطاب کیا جا رہا تھا کیا انہوں نے خود ان احادیث پر عمل کیا؟

- کیا جنگ جمل میں فریقین سے مارے جانے والے ہزاروں کی تعداد میں صحابی نہیں تھے؟

اشاعت کلام مارچ ۱۹۸۳ء

جامعہ علمیہ "باب النجف" جاڑا کی پہلی پیش کش
شیعان آل محمدؐ خصوصاً واعظین و مبلغین کے لئے نادر و نایاب تحفہ

مقدمہ تفسیر

انوار النجف فی اسرار المصحف

حجۃ الاسلام علامہ حسین بخش مدظلہ بانی و سرپرست جامعہ علمیہ باب النجف
پرنسپل جامعہ جعفریہ جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ
و درسگاہ امامیہ دریا خان۔ ضلع بھکر

ناشر مکتبہ انوار النجف دریا خان ضلع میانوالی۔ رجسٹریشن نمبر ۲۴

ہدیہ: -/۳۶

ائمہ معصومین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائم مقام ہیں اور وہ انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں

الائمۃ المعصومین قائم مقام سید المرسلین و ھم افضل من الانبیاء

IMAMAS ARE SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

انوار النجف فی اسرار مصحف (مقدمہ تفسیر القرآن) از علامہ حسین بخش جاڑا مہتمم جامعہ علمیہ باب النجف

۱۹

(۲) تفسیر برہان میں امالی صدوق سے منقول ہے کہ حضرت رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مومن مر جائے اور کوئی ایک ورقہ کاغذ دنیا چھوڑ جائے جس پر علمی مطالب مکتوب ہوں تو وہی کاغذ بروز محشر اس کے اور جہنم کے درمیان حائل ہوگا اور اس کے ہر ہر حرف کے بدلہ میں خدا اسے ایک ملک عطا کرے گا جو پوری دنیا سے سات گنا بڑا ہوگا۔

(۳) کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ عالم جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے ستر ہزار عابد سے افضل ہے۔

(۴) تفسیر برہان میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ تمام خلق سے ائمہ ہدیٰ کے بعد کون افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ علمائے صالحین۔ پھر پوچھا گیا کہ تمام خلق خدا سے ابلیس۔ فرعون اور تمہارے اعداء کے بعد کون بدترین مخلوق ہے تو فرمایا کہ وہ علمائے فاسدین ہیں۔ جو باطل کو ظاہر کرتے ہیں اور حق پر پردہ ڈالتے ہیں۔

توضیح جس طرح مادی دنیا میں خلق خدا کے درمیان ظاہری اصلاحات کے ذمہ دار افراد کو سلاطین یعنی بادشاہ کہا جاتا ہے اسی طرح روحانی دنیا میں خلق خدا کے نفوس کی اصلاح کے ذمہ دار افراد روحانی حکمران و بادشاہ سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی بادشاہت و سلطنت ظاہری طاقت و اقتدار کے بل بوتے پر نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ دولت علم و معرفت سے سرفراز فرما کر خدا خود انہیں اس عہدہ کے لئے نامزد فرماتا ہے اور حضرت آدم ابو البشر سے لے کر حضرت خاتم الانبیاء جناب محمد مصطفےٰ تک کل ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین اور ان کے بعد ان کے اوصیاء طاہرین علیہم السلام سب کے سب خدا کی جانب سے روحانی حکمران ہیں۔

چونکہ جناب رسالتمآبؐ اس سلسلہ میں سلطان السلاطین کی حیثیت رکھتے ہیں اور سید الانبیاء والمرسلین کے مقدس لقب سے ملقب ہیں۔ لہٰذا ان کے اوصیاء طاہرین ان کے قائمقام ہونے کی حیثیت سے صرف گذشتہ اوصیاء سے افضل نہیں۔ بلکہ تمام انبیائے سابقین سے بدرجہا افضل و اشرف ہیں۔

کیونکہ بادشاہ کے وزراء یا قائمقام صرف اپنے بادشاہ ہی کے ماتحت ہوا کرتے ہیں اور باقی تمام رعایا کے حاکم ہوا کرتے ہیں اور رعایا سب اُن کی محکوم ہوتی ہے۔ خواہ عام انسان ہوں یا ان میں افسر وغیرہ ہوں۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ تمام انبیاء سابقین حضور سرور کائنات کے سامنے رعایا کی حیثیت سے ہیں۔ لہٰذا وہ ان کے اوصیاءؑ کی بھی رعایا ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت قائم عجل اللہ فرجہ علیہ السلام کے انتظار میں موجود ہیں اور ان کی اقتداء میں نماز ادا کر کے دنیا والوں کو اپنے عمل سے بتائیں گے کہ حاکم کون ہے اور محکوم کون؟ بہرحال جب حضرت خاتم الانبیاء کے آخری جانشین گذشتہ انبیاء کے سردار اور حاکم ہیں تو ان کے پہلے جانشین کیونکر نہ ہوں گے؟

پس جس طرح مادی حکمرانوں کی دفتری ملازمتیں اور عہدہ جات ظاہری عزت و وقار اور چند روزہ وجاہت کی خاطر

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ
براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ
جلد ۵
مسلم اوّل
مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دار التبلیغ۔ امامبارگاہ سانڈہ کلاں لاہور

حضرۃ علیؓ کی فضیلت انبیاء اور ملائکہ پر

فضیلۃ سیدنا علی ، علی الانبیاء والملائکۃ .

SUPERIORITY OF HAZRAT ALI (RA) OVER PROPHETS AND AN ANGELS.

مسلم اول جلد پنجم از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ سانده لاہور

۵؟

- خدائے ذوالجلال نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخلاق کا نمونہ بنا کر بھیجا تھا، اور خلق عظیم کے اس مجسمے نے واقعی عرب کی کایا پلٹ دی تو جو تئیس چالیس سال کی عمر گزارنے کے بعد حضور اکرم سے آن کے ملے حالانکہ اس عمر میں تبدیلی بہت مشکل ہوتی ہے لیکن پھر بھی اتنی تبدیلی آئی کہ حضور اکرم کی محفل میں بیٹھنے والے اللہ کے محبوب انسان بن گئے تو جو بچہ پیدا ہوتے ہی صغیر سنی کے عالم میں حضور کی گود میں آگیا تھا اور حضور اکرم نے اپنے لعاب دہن کے ساتھ اس کی جسمانی و روحانی تربیت کی تھی اگر وہ بڑا ہو کر خدا کی مرضیوں کا مالک اور قسیم جنت و نار ہو گیا تو اس میں تعجب کیا

- گذشتہ عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ جس طرح پرندہ اپنے پوٹے میں جمع شدہ غذا جوں کی توں لے بچے کے منہ میں منتقل کرتا ہے اسی طرح حضور اکرم نے خدا کے تفویض کردہ علوم جوں کے توں حضرت علیؑ کے سپرد کر دیئے۔ اور یہ پھر صرف انہی علوم تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے ہر ایک دروازے سے مزید ایک ایک ہزار دروازے کھول دیئے۔

- جب بچہ کسی مربی کے ہاں تربیت پاتا ہے، یا کسی استاد کے پاس پڑھتا ہے تو اپنے آقا و استاد کے افعال کی نقل کرتا ہے اور انہیں اپنے دل و دماغ میں جگہ دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت علی بھی حضور اکرم کے تمام طور و اطوار اپنے آپ میں ڈھال دیئے۔ گویا کہ حضرت علی علیہ السلام سیرت مصطفوی کا عکس ہیں۔ اگر کسی نے سیرت محمدی کو دیکھنا ہے تو وہ حضرت علی علیہ السلام کو دیکھے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک فرما دیا کہ:۔

جس نے حضرت اسرافیل کو اس کی ہیبت میں حضرت میکائیل کو اس کے رتبے میں حضرت جبرائیل کو اس کی جلالت میں حضرت آدم کو اس کے علم میں حضرت نوح کو اس کے خدا سے خوف کرنے میں حضرت ابراہیم کو خلیل خدا ہونے میں حضرت یعقوب کو حزن و ملال میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کی مناجات پروردگار میں حضرت ایوب کو اس کے صبر میں حضرت یحییٰ کو اس کے زہد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کی عبادت میں حضرت یونس علیہ السلام کو اس کی پرہیزگاری میں حضرت محمد کو اس کے کمال حسب و خلق میں دیکھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب کی طرف نظر کرے۔ کیونکہ اس میں پیغمبروں کی نوے خصلتیں پائی جاتی ہیں، جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں جمع کی ہیں اور اس کے سوا اور کسی میں انہیں جمع نہیں کیا۔

لہ انشاء اللہ جلد ۳۲ میں اس کا بالتفصیل ذکر کیا جائے گا۔

SIGN HERE

یہ کتاب
مخصوص تہذیب شیعہ کیلئے لکھی ہے
حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ نہ فرمائیں!!

کتاب
ردِ ہفواتِ شیعہ
بہ کبائراتِ شنیعہ
کا
حصہ اوّل، دوم
موسوم بہ،

تنزیہ الانساب
فی
قبائل الاعراب شیوخ الاصحاب

مؤلفہ و مترجمہ و مصنفہ عفی عنہ
قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہسوار عرصۂ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت مجدد ملت ماحی بدعت
عالم جلیل فاضل نبیل لا ثانی مقتدانا جناب مولوی محمد ماہِ عالم صاحب قبلہ و کعبہ مصطفوی چشتی
رضی اللہ عنہ

آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

اھانۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

DESECRATION OF PROPHET MUHAMMAD

تذکرۃ الانساب فی شیوخ الاصحاب جلد دوم از مولوی مرزا عالم مصطفوی چشتی طبع ۱۹۱۹ء لکھنؤ

روشنوات عجیبہ ۱۰ بمکابرات غریبہ

الریاسۃ وحمل عمود الخلافۃ وعقد اللواء وخفقان الهوی فی قعقعۃ الرایات واشتباک ازدحام الخیول وفتح الامصار وسقاھم کأس الحمام فحملھم الی الخلافۃ فعادوا الی الخلاف لاولی فنبذوہ وراء ظھورھم واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون	انتقال پیغمبر کے بعد محبت حکومت نے غلبہ کیا اور زبالرایس حکومت پر حملہ اور خلافت کا ہاتھ آنا اور پھریرے کا اور مصار میں حکومت کا جھنڈا گڑ جانا علم کے پھریرے کا ہوا میں اڑنا سواروں کا جلوس میں چلنا گھوڑوں کی ازدحام کا شور چال کے معلوم ہونا شہروں کا فتح ہونا ان خیالات نے ان کو یعنی شیخین کو جام خواہش نفسانی پلا دیا پس کر خون سے خلافت پر حملہ کیا اور جیسے قبل قبول اسلام مخالف ظاہر تھے ایسے ہی دشمن ظاہر ہو گئے اور اس عہد شکنی کے جو غدیر خم پر کی تھی اسکے بدلے میں ادنیٰ چیز کو خرید لیں کیا بری چیز خرید دی۔ انتہی محصلاً

نفس الامر میں پیغمبر خدا کا خاتمہ خاندان ابوبکر کے ہاتھوں شوال ۳ ہجری میں بمقام عقبہ ہو جاتا کیونکہ حضرت عائشہ نے آنحضرت سے پوچھا کہ یوم احد سے بڑھکر بھی آپ پر کوئی مصیبت پڑی

قال لقد لقیت من قومک ما لقیت وکان اشد ما لقیت منھم یوم العقبۃ (بخاری کتاب بدء الخلق باب اذا قال احدکم (عینی کی آٹھویں حدیث)	آپ نے فرمایا تیری قوم کی طرف سے جو مصائب پڑے ہیں ان کو میرا دل ہی جانتا ہے سب سے زیادہ مصیبت کا دن عقبہ کا تھا۔ انتہی

لیکن عقبہ سے بچے تو کیا ہوا تین ماہ بعد زہر سے تمام کر دیے گئے (دیکھو مشارق الانوار باب الثالث اور بخاری جزو ثالث کتاب الطب باب الدواء) چونکہ اسوقت عوام کو حکومت کی تبدیلی کا انتظار تھا کہ دیکھیے اب حکومت کی باگ کس کے ہاتھ رہتی ہے اور اس انقراض سلطنت سے کیا کیا فساد پیدا ہوتے ہیں اور مہاجرین و انصار کو اپنی اپنی حکومت ہونے کی خواہش تھی اس وجہ تمام دوکانات بند ہڑتال ہو گئی تھی نہ سقہ میسر تھا نہ کفن نہ گورکن کیونکہ تمام ساکنان مدینہ سقیفہ میں بنی ساعدہ پہنچکر خلافت کی بحث میں ہمہ تن مصروف تھے اور دو رات دو دن سب وہیں رہے اور زہر خورانی کے سبب میت بگس گئی اور پیٹ پھول گیا تھا جوں توں نہلا کر کفن تو پہنا دیا مگر

اماموں میں انبیاء والے اوصاف ہوتے ہیں۔

الائمة متصفون بصافات الابنیاء

IMAMS POSSESS THE ATTRIBUTES OF PROPHETS

جودہ صفحہ ۔ ے ۵٦٨

وتے وبایئں گے۔ بیاد ورکرث والاکنیز خدا (نرجس) کا بیٹا ہوگا۔ توریت کے سفر انبیاء میں ہے کہ مہدی ظہور کریں گے۔ عیسیٰ آسمان سے اُتریں گے، دجال کو قتل کریں گے۔ انجیل میں ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دجال اور شیطان کو قتل کریں گے۔ اِسی طرح کُل واقعہ جس میں شہادت امام حسینؑ اور ظہور مہدی علیہ السلام کا اِشارہ ہے۔ انجیل کتاب دانیال باب ۱۲ فصل ۹ آیت ۲۴ رویائے ۱۲ میں موجود ہے (کتاب الوسائل صفحہ ۱۲۹ طبع بمبئی ۱۳۲۹ ہجری)۔

امام مہدیؑ کی غیبت کی وجہ

مذکورہ بالا تحریروں سے علماء اسلام کا اعتراف ثابت ہو چکا یعنی واضح ہو گیا کہ امام مہدیؑ کے متعلق جو عقائد اہل تشیع کے ہیں، وہی منصف مزاج اور غیر متعصب اہل تسنن کے علماء کے بھی ہیں اور مقصد اصل کی تائید قرآن کی آیتوں نے بھی کر دی، اب رہی غیبت امام مہدی کی ضرورت اُس کے متعلق عرض ہے کہ رازق، خلاق عالم نے ہدایت خلق کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور کثیر التعداد اُن کے اوصیاء بھیجے۔ پیغمبروں میں سے ایک لاکھ تیئس ہزار ۹ سو ننانوے انبیاء کے بعد چونکہ حضور رسول کریمؐ تشریف لائے تھے۔ لہٰذا اُن کے جملہ صفات و کمالات و معجزات حضرت محمد مصطفیٰ صلعم میں جمع کر دیئے گئے تھے اور آپ کو خدا نے تمام انبیاء کے صفات کا جلوہ قرار بنایا بلکہ خود اپنی ذات کا مظہر قرار دیا تھا اور چونکہ آپ کو بھی اِس دُنیائے فانی سے ظاہری طور پر جانا تھا۔ اِس لیے آپ نے اپنی زندگی ہی میں حضرت علیؓ کو ہر قسم کے کمالات سے بھرپور کر دیا تھا۔ یعنی حضرت علی اپنے ذاتی کمالات کے علاوہ نبوی کمالات سے بھی ممتاز ہو گئے تھے۔ سرورِ کائنات کے بعد کائناتِ عالم میں صرف ایک علی کی ہستی تھی جو کمالات انبیاء کی حامل تھی آپ کے بعد سے یہ کمالات اوصیاء میں منتقل ہوتے ہوئے امام مہدی تک پہنچے۔ بادشاہ وقت امام مہدی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ اگر وہ قتل ہو جاتے تو دُنیا سے انبیاء و اوصیاء کا نام ونشان مٹ جاتا اور سب کی یادگار ریک ضربِ شمشیر ختم ہو جاتی اور چونکہ انھیں انبیاء کے ذریعے سے خداوندِ عالم متعارف ہوا تھا۔ لہٰذا اُس کا بھی ذکر ختم ہو جاتا۔ اس لیے ضرورت تھی کہ ایسی ہستی کو محفوظ رکھا جائے جو جملہ انبیاء اور اوصیاء کی یادگار اور تمام کے کمالات کی مظہر ہو۔ ۲) خداوندِ عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے "وجعلها کلمة باقية في عقبه" ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ قرار دے دیا ہے۔ نسلِ ابراہیم دو فرزندوں سے چلی ہے ایک اسحاق اور دوسرے اسماعیل۔ اسحاق کی نسل سے خداوندِ عالم جناب عیسیٰ کو زندہ و باقی قرار دے کر آسمان پر محفوظ کر چکا تھا۔ اب بمقتضائے انصاف ضرورت تھی کہ نسلِ اسمٰعیل سے بھی کسی ایک کو باقی رکھے اور وہ بھی زمین پر کیونکہ آسمان پر ایک باقی موجود تھا، لہٰذا امام مہدی کو جو نسلِ اسمٰعیل سے ہیں زمین پر زندہ اور باقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عُمدۃُ المطالِب
جلد اول

ترجمہ بہ مناقب آل ابی طالب

از

ملک العلماء مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولوی ملتان

الناشر

مکتبۃ المساجد ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

(بار دوم) ہدیہ 38/-

امہات ائمہ علیہم السلام

از مولانا ملک غلام حیدر صاحب کلو

مکتبۃ الساجد
۵۸ شمس آباد کالونی ملتان

ناشر
مکتبۃ الساجد ملتان
(مغربی پاکستان)

رسول اللہ پر ولایت علی کے اقرار کا بہتان

الافتراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاقرار بولایة علی کرم اللہ وجھہ ۔

ALLEGATION OF ACCEPTING ALI'S ﷛ WILAYAT BY HOLY PROPHET MUHAMMAD ﷺ.

امات ائمہ از مولانا ملک غلام حیدر کلو ملتان

۵۷

عبداللہ در قبر خود بنشت و گفت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ حضرت فرمود اکنون شہادت بدہ کہ علی ولی من است عبداللہ شہادت بولایت امیر المومنین دادہ رسو لخدا ع فرمود اکنون برگرد در باغستان خود کہ بودی پس نزد قبر مادر خود آمنہ خاتون آمد و بازچنین کرد قبر شگافتہ شدہ آمنہ درمیان قبر بنشت و گفت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد ا رسول اللہ حضرت فرمود ولیٔ تو کی است اے مادر عرض کرد ولیٔ تو کیست اے فرزند حضرت فرمود شہادت بدہ کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ولیٔ تو است پس آمنہ شہادت داد حضرت فرمود اکنون برگرد بہمان باغستانے کہ بودی ۔ خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنے والدین کو بعد موت زندہ فرمایا اور وہ اپنی اپنی قبر میں آتے ہی شہادت توحید و رسالت ادا کرنے لگے آنحضرت نے فرمایا کہ ان دو شہادتوں کے بعد اب یہ بھی ضروری ہے کہ علی ابن ابی طالب کی ولایت کا اقرار کرو چنانچہ انہوں نے فوراً اقرار ولایت کیا تو فرمایا کہ اب اپنے اپنے باغوں میں جہاں تمہیں رکھا گیا ہے، جاؤ چنانچہ وہ بصورت اول ہو گئے،

اسی حدیث کو نقل کرنے کے بعد علامہ مجلسی نے نوٹ دیا ہے۔ ازیں روایت ظاہر مے شود کہ ایشاں ایمان بشہادتین داشتہ اند و برگردانیدن ایشاں برائے اقرار بولایت علی ابن ابی طالب بودہ تا ایمان ایشاں کامل بود کامل تر شود، یعنی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اقرار شہادتین تو عین حیات میں یہ دونو حضرات رکھتے تھے لیکن زندہ کرنے کا صرف واحد مقصد یہ تھا کہ علی کی ولایت

اسرار آل محمد ص

ترجمہ

اولین کتاب شیعہ در زمان امیر المومنین ع

تالیف

سلیم بن قیس

متوفای ۹۰ ق ھ

امام صادق ع:

ہر کس از پیروان و دوستان ما کتاب سلیم بن قیس ہلالی را نداشتہ باشد
چیزی از مسائل امامت ما نزد او نیست و از وسیلہ ہای ما ہیچ
آگاہی ندارد آن کتاب الفبای شیعہ و سری از اسرار آل محمد ص است

توہین رسول اللہ ﷺ و سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا و سیدنا علی رضی اللہ عنہ

اهانة النبی صلی الله علیه وسلم و أم المؤمنين عائشة و سيدنا على

DESECRATION OF THE HOLY PROPHET (ﷺ) SYEDA AISHA (رضی اللہ عنہا) AND SYEDNA ALI (رضی اللہ عنہ)

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

دعای پیامبر ص، در حق امیرالمؤمنین ع

پیامبر (ص) در سفر یک لحاف داشت

ابان از سلیم جنین نقل می‌کند : از مقداد در بارهٔ علی (ع) پرسیدم، جنین گفت : همراه پیامبر (ص) قبل از آنکه به زنانش دستور حجاب دهد در سفر بودیم ، و خدمتکار پیامبر علی بود و خدمتکار دیگری نداشت . پیامبر هم یک لحاف بیشتر نداشت و عایشه هم همراه وی بود . پیامبر (ص) بین علی (ع) و عایشه می‌خوابید ولحافی جز همان یکی نداشتند . شب هنگام که پیامبر (ص) بر می‌خاست لحاف را از وسط ، میان علی و عایشه پائین می‌آورد تا به فرش می‌چسبید ، بعد بر می‌خاست ونماز میخواند.

بیماری علی (ع) و غمناک شدن پیامبر (ص)

یک شب ، علی (ع) را تب گرفت و او را بیدار نگهداشت . پیامبر هم به بیداری او بیدار ماند و سراسر آن شب ، گاهی نماز می‌خواند و گاهی نزد علی علیه‌السلام می‌امد و به او تسلی می‌داد و به وی می‌نگریست تا صبح شد .

وقتی نماز صبح را با اصحابش خواند چنین فرمود : خداوندا ، علی را شفا وعافیت عنایت فرما ، او از دردش مرا بیدار نگه داشت .

علی (ع) جنان عافیت پیدا کرد مثل اینکه از بند آن مرضش رها شده باشد .

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ

براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ

جلد ۱

خلقتِ نورانیہ

مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

جعفریہ دار التبلیغ امامیہ بارگاہ سانندہ کلاں لاہور

علیؓ کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں

الرسل اولوا العزم فقراء مسؤلون علی باب علی

ARCH PROPHETS SEEKS HELP FROM HAZRAT ALI ؓ.

خلقت نورانیہ جلد اول از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ امامبارگاہ لاہور۔

۲۰۱

نبی اور صلب ابو طالب سے نکالتے وقت علی کو امام بنا دیا۔

حدیث کے اس جملے سے واضح ہو گیا کہ خدا نے امامت علی کا اعلان خلقت ابو البشر جناب حضرت آدم سے تقریباً چودہ ہزار سال پہلے کر دیا تھا۔ اور یہ فیصلہ فرما دیا تھا کہ یاد رکھو حضرت علی کو چھوڑ کر کسی اور کے در پر اپنی جبین نیاز خم نہ کرنا۔ پس محمد کے سوا جو ہے اس کا امام علی ہے لہذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ علم میں حلم میں فصاحت میں بلاغت میں شجاعت میں سخاوت میں بلکہ ہر صفات حسنہ میں حضرت علی سے راہنمائی حاصل کریں اور اس میں کوئی عار بھی نہیں ہے کیونکہ خدا نے خود انبیاء اور رب کتاب ہیں ان کے در پر آنے اور اپنے مسائل حل کرانے کا حکم فرمایا ہے۔ لہذا آپ کو چاہیے کہ آپ ... حضرت علی ... حل ہوں اور جب آپ اس در پر آئیں گے تو وہاں آپ کو انبیاء جھولیاں پھیلائے ملیں گے، جنھوں کی صدائیں ملیں گی اور ملائکہ کی آوازیں سنائی دیں گی۔ کوئی مانگ رہا ہے اور کوئی مراد پوری ہونے پر شکریہ ادا کر رہا ہے غرضیکہ حضرت علی کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں آپ کیوں ترسا رہے ہیں۔ آپ سے قدموں میں زنجیریں کیوں پڑ گئی ہیں۔ آپ ان کو توڑ کر آگے بڑھیے شہر علم کا در اور حکمت کا گھر آپ کے لیے کھلا ہے۔ آپ جھولی پھیلائیں اور بھر بھر کر لائیں پھر جائیں اور بھر کر لائیں یقیناً آپ تھک جائیں گے لیکن امام کے خزانے میں کمی نہیں آئے گی۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ اب نبوت ختم ہو گئی ہے اور امامت شروع ہو رہی ہے اور امامت جناب حضور اکرم کے امام حضرت علی اور ان کے بعد ان کی اولاد سے گیارہ امام ہیں جو کہ محافظ نظام مصطفی اور دنیا کی بقا ہیں۔ حضور اکرم نے متعدد مقامات پر بالوضاحت فرما دیا کہ میرے بعد امامت کا وارث علی ہے۔ امامت کا مالک علی ہے، امامت کا داتا علی ہے۔ لہذا امام وہی ہو گا جو علی والا ہو گا۔ جو حضرت علی کی مخالفت کرے گا امام بننا تو کجا وہ مومن تک نہیں بن سکتا لہذا امام وہی ہو گا جس کا امام متعین علی کرے اعلان نبی کرے اور تصدیق علی کرے۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ امامت حضرت علی کا اعلان قبل از خلقت دو عالم بنبوت جناب محمد مصطفی کے ساتھ ہوا لہذا حضور اکرم کے سوا حضرت علی تمام مخلوق کے امام ہیں۔ حضور اکرم نے حدیث نور میں امامت کا ذکر فرما کر یہ واضح فرمایا کہ امام وہ ہو گا جو نور ہو گا لہذا لوگ جسے بھی امام بنانا چاہیں پہلے اس کا نور ... ثابت کریں۔

تاریخی دستاویز

الباب الرابع

إهانةُ اهل البيتِ و آلِ النبوّةِ من قِبلِ الشيعةِ

Chapter IV

Disgrace of the Members of the Family and Progen of the Holy Prophet by Shias.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی چھبیس (26) کتابوں کے چھتیس (36) حوالہ جات ہیں۔

الفروع

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ۳۲۸/۳۲۹ ھ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وقابله وعلق عليه

علي أكبر الغفاري

الناشر

دار الكتب الإسلامية

تهران - بازار سلطاني

تلفن ۲۰٤۱۰

الجزء الخامس

تمتاز هذه الطبعة عمّا سبقها بعناية تامة في التصحيح

۱۳۹۱ ق ھ
۱۳۵۰ ش

الشيخ محمد الآخوندي

زنا بالجبر کے جواز کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر الزام

الاتهام على سيدنا على بالقول بإباحة الزنا (نعوذ بالله)

A FALSE ALLEGATION ON HAZRAT ALI (RA) TO PROVED RAPE LAWFUL.

الاصول من الکافی جلد پنجم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ (طبع ایران)

ج٥ كتاب النكاح -٤٦٧-

٧ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن معمر بن خلاد قال: سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة متعة يحملها من بلد إلى بلد، فقال: يجوز النكاح الآخر ولا يجوز هذا (١).

٨ ـ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن نوح بن شعيب، عن علي بن حسان، عن عبد الرحمن بن كثير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: جاءت امرأة إلى عمر فقالت: إني زنيت فطهرني، فأمر بها أن ترجم فاُخبر بذلك أمير المؤمنين عليه السلام فقال: كيف زنيت؟ فقالت: مررت بالبادية فأصابني عطش شديد فاستسقيت أعرابياً فأبى أن يسقيني إلا أن اُمكنه من نفسي فلما أجهدني العطش وخفت على نفسي سقاني فأمكنته من نفسي، فقال أمير المؤمنين عليه السلام: تزويج ورب الكعبة (٢).

٩ ـ علي، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عمار بن مروان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: رجل جاء إلى امرأة فسألها أن تزوجه نفسها فقالت: اُزوجك نفسي على أن تلتمس مني ما شئت من نظر والتماس وتنال مني ما ينال الرجل من أهله إلا أنك لا تدخل فرجك في فرجي وتتلذذ بما شئت فإني أخاف الفضيحة، قال: ليس له إلا ما اشترط.

١٠ ـ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن علي بن أسباط؛ ومحمد بن الحسين جميعاً، عن الحكم بن مسكين، عن عمار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام لي ولسليمان بن خالد: قد حرمت عليكما المتعة من قبلي ما دمتما بالمدينة لأنكما تكثران الدخول علي فأخاف أن تؤخذا، فيقال: هؤلاء أصحاب جعفر.

(١) ظاهره أنه سأل السائل عن حكم المتعة أجاب عليه السلام بعدم جواز أصل الدائمة تية و حمله الوالد العلامة ـ رحمه الله ـ على أن المعنى أنه يجب على المتعة إطاعة زوجها في الخروج من البلد كما كانت تجب في الدائمة. أقول: يحتمل على بعد أن يكون المراد بالنكاح الآخر المتعة أي غير الدائم أي يجوز أصل العقد ولا يجوز جبرها على الإخراج من البلد. (آت)

(٢) محمول على وقوع النكاح بينهما بمهر معين وهو سقاية الماء. (كذا في هامش المطبوع) وفي المرآة: لعل المعنى والمراد بهذا الخبر أن الاضطرار يجعل هذا الفعل بحكم التزويج ويخرجه من الزنا و الظاهر أن الكليني حمله على أنها زوجته نفسها متعة بشربة من ماء فذكره في هذا الباب وهو بعيد لأنها كانت مزوجة والإلم يستحق الرجم بزعم عمر إلا أن يقال أن هذا أيضاً من خطائه لكن الأمر سهل لأنه باب النوادر.

ترجمہ
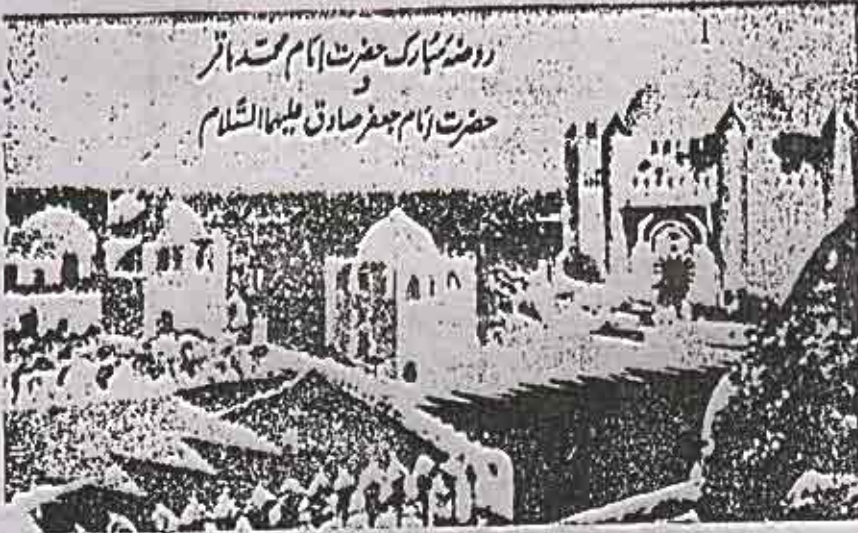
اُصولِ کافی جلد دوم

جنت البقیع ماضی

حال
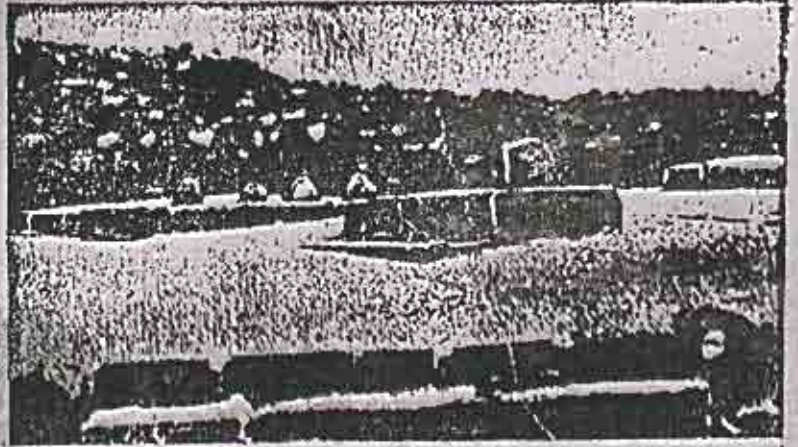
حضرت ادیب اعظم
مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ
امروہوی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اہل تشیع کے نزدیک گالی دینا جائز ہے

عند اهل التشيع يجوز سب علي رضي الله عنه

ABUSING HAZRAT ALI (RA) IS LAWFUL BY SHI'ITE

الاعياد ويشدون الزنانير فاعطاهم الله اجرهم مرتين

حاضر ہوتے تھے۔ اور از روئے تقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دو بار اجر عطا فرمایا۔

۹۔ قال استقبلت ابا عبد الله في طريق فاعرضت عنه بوجهي ومضيت فدخلت عليه بعد ذلك فقلت جعلت فداك اني لالقاك فاصرف وجهي كراهة ان اشق عليك فقال لي رحمك الله ولكن رجلا لقيني امس في موضع كذا وكذا فقال عليك السلام يا ابا عبد الله ما احسن ولا اجمل

راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ملا میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں آیا۔ اور کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں آپ سے ملا تھا۔ اور میں نے کراہت سے مصلحتاً منہ پھیر لیا تھا۔ تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے لیکن ایک شخص کل فلاں مقام پر مجھے ملا اور جگہ مخالفوں کا مجمع تھا۔ اس نے کہا علیک السلام یا ابا عبداللہ اس نے یہ اچھا نہ کیا۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا۔ اور جگہ نے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا مخالفوں کی موجودگی میں ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا۔ بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیئے تھا۔

۱۰۔ قيل لابي عبد الله عليه السلام ان الناس يروون ان عليا قال على منبر الكوفة ايها الناس انكم ستدعون الى سبي فسبوني ثم تدعون الى البراءة مني فلا تبرؤوا مني فقال ما اكثر ما يكذب الناس على علي عليه السلام ثم قال انما قال انكم ستدعون الى سبي فسبوني ثم تدعون الى البراءة مني واني على دين محمد ولم يقل ولا تبرؤوا مني فقال له السائل ارأيت ان اختار القتل دون البراءة فقال والله ما ذلك عليه وماله الا ما مضى عليه عمار بن ياسر حيث اكرهه اهل مكة وقلبه مطمئن بالايمان فانزل الله عز وجل فيه الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان فقال له النبي عندها يا عمار ان عادوا فعد فقد انزل الله عز وجل عذرك وامرك ان تعود ان عادوا۔

ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا۔ کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا۔ کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے براءت ظاہر کرنے کو کہیں۔ تو نہ کرنا حضرت نے فرمایا۔ لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے۔ پھر فرمایا حضرت نے یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے گا۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے برائت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمد پر ہوں۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ تم مجھ سے اظہار برائت نہ کرنا۔ سائل دین محمد پر ہونے سے سمجھا کہ برائت نہ کرنی چاہیئے لہٰذا اس نے یہ کہا۔ پوچھا کیا برائت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ بیشک نہ اس پر یہ نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے۔ بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیئے جو عمار بن یاسر نے کیا جبکہ اہل مکہ نے انہیں مجبور کیا تھا۔ کفر کہنے پر مگر ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا۔ خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اسی موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا۔ اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو

شرح نهج البلاغة

الجامع لخطب ورسائل وحكم

أمير المؤمنين أبي الحسن علي بن أبي طالب

عليه وعلى آله السلام

لابن أبي الحديد

الجزء الأول

حضرت علی اور حضرت عباس منافق تھے۔ (اہل تشیع کا دعوی)

كان علي وعباس رضي الله عنهما منافقين (الاثنا عشرية)

HAZRAT ALI (RA) AND HAZRAT ABBAS WERE HYPOCRITE (SHI'IATE CLAIM)

الله بن الزبير يبغض عليا عليه السلام وينتقصه وينال من عرضه. وروى عمر بن شبة وابن الكلبي والواقدي وغيرهم
من رواة السير أنه مكث أيام ادعائه الخلافة أربعين جمعة لا يصلي فيها على النبي صلى الله عليه وآله وقال لا يمنعني من ذكره إلا
أن تشمخ رجال بآنافها وفي رواية محمد بن حبيب وأبي عبيدة معمر بن المثنى ان له أهيل سوء ينغضون رؤوسهم عند ذكره
وروى سعيد بن جبير أن عبد الله بن الزبير قال لعبد الله بن عباس ما حديث أسمعه عنك قال وما هو قال تأنيبي وذمي فقال
اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول بئس المرء المسلم يشبع ويجوع جاره فقال ابن الزبير اني لأكتم بغضكم
أهل هذا البيت منذ أربعين سنة وذكر تمام الحديث وروى عمر بن شبة أيضا عن سعيد بن جبير قال خطب عبد الله
ابن الزبير فنال من علي عليه السلام فبلغ ذلك محمد بن الحنفية فجاء اليه وهو يخطب فوضع له كرسي فقطع عليه خطبته
وقال يا معشر العرب شاهت الوجوه أينتقص علي وأنتم حضور ان عليا كان يد الله على أعداء الله وصاعقة من أمره
أرسله على الكافرين والجاحدين لحقه فقتلهم بكفرهم فشنؤوه وأبغضوه وأضمروا له السيف والحسد وابن عمه صلى الله
عليه وآله حي بعد لم يمت فلما نقله الله الى جواره وأحب له ما عنده أظهرت له رجال أحقادها وشفت أضغانها فمنهم من
ابتزه حقه ومنهم من ائتمر به ليقتله ومنهم من شتمه وقذفه بالأباطيل فان يكن لذريته وناصري دعوته دولة تنشر عظامهم
وتحفر على أجسادهم والأبدان منهم يومئذ بالية بعد أن تقتل الأحياء منهم وتذل رقابهم فيكون الله عز اسمه قد عذبهم
بأيدينا وأخزاهم ونصرنا عليهم وشفا صدورنا منهم انه والله ما يشتم عليا إلا كافر يسر شتم رسول الله صلى الله عليه وآله
ويخاف أن يبوح به فيكني بشتم علي عليه السلام عنه أما انه قد تخطت المنية منكم من امتد عمره وسمع قول رسول الله
صلى الله عليه وآله فيه لا يحبك إلا مؤمن ولا يبغضك إلا منافق وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون فعاد ابن الزبير الى
خطبته وقال عذرت بني الفواطم يتكلمون فما بال ابن أم حنيفة فقال محمد يا ابن أم رومان وما لي لا أتكلم وهل فاتني من
الفواطم إلا واحدة ولم يفتني فخرها لأنها أم أخوي أنا ابن فاطمة بنت عمران بن عائذ بن مخزوم جدة رسول الله صلى الله
عليه وآله وأنا ابن فاطمة بنت أسد بن هاشم كافلة رسول الله صلى الله عليه وآله والقائمة مقام أمه أما والله لولا خديجة بنت
خويلد ما تركت في بني أسد بن عبد العزى عظما إلا هشمته ثم قام فانصرف وذكر شيخنا أبو جعفر الاسكافي رحمه الله تعالى
وكان من المتحققين بموالاة علي عليه السلام والمبالغين في تفضيله وان كان القول بالتفضيل عاما شائعا في البغداديين
من أصحابنا كافة إلا أن أبا جعفر أشدهم في ذلك قولا وأخلصهم فيه اعتقادا أن معاوية وضع قوما من الصحابة وقوما من
التابعين على رواية أخبار قبيحة في علي عليه السلام تقتضي الطعن فيه والبراءة منه وجعل لهم على ذلك جعلا يرغب
في مثله فاختلقوا ما أرضاه منهم أبو هريرة وعمرو بن العاص والمغيرة بن شعبة ومن التابعين عروة بن الزبير روى
الزهري أن عروة بن الزبير حدثه قال حدثتني عائشة قالت كنت عند رسول الله إذ أقبل العباس وعلي فقال يا عائشة ان
هذين يموتان على غير ملتي أو قال ديني وروى عبد الرزاق عن معمر قال كان عند الزهري حديثان عن عروة عن عائشة
في علي عليه السلام فسألته عنهما يوما فقال ما تصنع بهما وبحديثهما الله أعلم بهما اني لأتهمهما في بني هاشم قال فأما
الحديث الأول فقد ذكرناه وأما الحديث الثاني فهو أن عروة زعم أن عائشة حدثته قالت كنت عند النبي صلى الله عليه
وآله إذ أقبل العباس وعلي فقال يا عائشة ان سرك أن تنظري الى رجلين من أهل النار فانظري الى هذين قد طلعا
فنظرت فإذا العباس وعلي بن أبي طالب وأما عمرو بن العاص فروي فيه الحديث الذي أخرجه البخاري ومسلم في
صحيحيهما مسندا متصلا بعمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول ان آل أبي طالب ليسوا لي
بأولياء انما وليي الله وصالح المؤمنين وأما أبو هريرة فروي عنه الحديث الذي معناه ان عليا عليه السلام خطب ابنة
أبي جهل في حياة رسول الله صلى الله عليه وآله فأسخطه فخطب على المنبر وقال لاها الله لا تجتمع ابنة ولي الله وابنة عدو
الله أبي جهل ان فاطمة بضعة مني يؤذيني ما يؤذيها فان كان علي يريد ابنة أبي جهل فليفارق ابنتي وليفعل ما يريد
أو كلاما هذا معناه والحديث مشهور من رواية الكرابيسي قلت هذا الحديث أيضا مخرج في صحيحي مسلم والبخاري
عن المسور بن مخرمة الزهري وقد ذكره المرتضى في كتابه المسمى تنزيه الأنبياء والأئمة وذكر أنه رواية حسين

الكرابيسي

جلاء العیون
در زندگانی و مصائب چہاردہ معصوم علیہم السلام
علامہ مولی محمد باقر مجلسی
کتابفروشی اسلامیہ

حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دینے کا الزام

اتهام اطعام السم رسول الله صلى الله عليه وسلم على عائشة و حفصة

AN ACCUSATION OF POISENING TO HAZRAT MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM) BY HAZRAT AYESHA (RA) & HAZRAT HAFSA (RA)

جلاء العیون (فارسی) ملا محمد باقر مجلسی کتاب فروشی اسلامیہ۔ ایران

-۱۱۸-　　زندگانی رسولخدا ﷺ　　ج

دادند آنحضرت را در دست بزغالهٔ چون حضرت لقمهٔ تناول فرمود آن گوشت بسخن آمد و گفت یارسول الله مرا بزهر آلوده‌اند پس حضرت درمرض موت‌خود می‌فرمود که امروز پشت مرا درهم شکست آن لقمه که درخیبر تناول کردم‌وهیچ پیغمبری و وصی پیغمبر نیست مگر آنکه بشهادت ازدنیا میرود. و در روایت معتبر دیگر فرمود که زن یهودیه آنحضرت را زهرداد درذراع گوسفندی چون حضرت قدری از آن تناول فرمود آن ذراع خبرداد که من زهر آلودم پس حضرت آنرا انداخت وپیوسته آن زهر در بدن آنحضرت اثر می کرد تا آنکه بهمان علت از دنیا رحلت نمود .

وعیاشی رحمه الله بسند معتبر از حضرت صادق ؑ روایت کرده است که عایشه وحفصه علیهما اللعنه آنحضرت را بزهر شهید کردند ومحتملست که هر دو زهر درشهادت آنحضرت دخیل بوده باشد .

وشیخ مفید وشیخ طوسی وشیخ طبرسی وسایر محدثان خاصه و عامه روایت کرده‌اند که چون حضرت رسالت ﷺ از دنیا رحلت نمود منافقان مهاجران وانصار مانند ابوبکر و عمر و عبدالرحمن بن عوف وامثال ایشان اهلبیت آن حضرت را برآنحال گذاشتند وبتعزیت ایشان نپرداختند ومتوجه تجهیز آنحضرت نگردیدند ورفتند بسقیفهٔ بنی ساعده ومتوجه غصب خلافت شدند وباین سبب اکثر ایشان نماز بر آنحضرت رادرنیافتند وامیرالمومنین ؑ بریره‌را بنزد ایشان‌فرستاد که بنماز آنحضرت حاضر شوند و ایشان نرفتند تاآنکه بیعت خود را وقتی تمام کردند که حضرت را دفن کرده بودند چون صبح شد فاطمه ؑ فریاد برآورد که واسوء صباحاه یعنی روز بدیا که روز تست چون ابوبکر لعین این سخن را شنید از روی شماتت گفت که روز تو بدترین روزهاست، پس آن ملاعین فرصت را غنیمت شمردند که امیرالمومنین ؑ متوجه تغسیل وتجهیزودفن آنحضرتست وبنی هاشم بمصیبت آن حضرت درمانده‌اند، پس رفتند بایکدیگر اتفاق کردند که ابوبکر را خلیفه گردانند چنانچه درحیات حضرت رسول ﷺ چنین توطئه کرده

جلاء العیون
ناشرین
مکتبہ تعمیر ادب
نامی پریس بلڈنگ پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور
مجلسی کتب خانہ
محلہ اکال گڑھ شیخوپورہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ حضرۃ فاطمہؓ کی توہین

اهانة الرسول صلى الله عليه وسلم وعلى و فاطمة رضى الله عنهما

AN INSULT OF PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM), HAZRAT ALI رضي الله عنه AND HAZRAT FATIMA رضي الله عنها.

جلاء العیون ناشرین مکتبہ تعمیر ادب نامی پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور مجلسی کتب خانہ محلہ اکال گڑھ شیخوپورہ

۱۸۹

نے فرمایا میں غضب خدا و رسولؐ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔
کلینیؒ نے بسند ہائے معتبر امام محمد باقرؑ اور جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت امیرؑ نے ایک چادر کہنہ اور ایک زرہ جس کی قیمت تین درہم تھی اور ایک بچھونا پوست گوسفند کہ جب اس پر آرام کرنا چاہتے تو اُلٹا لیتے اور اس کے بالوں پر سو رہتے تھے جناب فاطمہؑ کو مہر میں دیا۔ ایضاً بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسول خداؐ جناب فاطمہؑ کے پاس آئے اور انہیں روتے ہوئے دیکھا حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ کیوں روتی ہو۔ قسم بخدا اگر میرے اہلبیتؑ میں جناب امیرؑ سے کوئی بہتر ہوتا تو تجھے اس سے تزویج کرتا اور میں نے تجھے اس سے تزویج نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے تزویج کیا۔ اور جب تک آسمان و زمین باقی ہے پانچواں حصہ دنیا کا تیرے مہر میں دیا۔ ایضاً بسند حسن جناب جعفر صادقؑ سے روایت ہے حلال چیز کے بیان کرنے میں شرم جائز نہیں ہے کیونکہ رسول خداؐ نے شب زفاف جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں کوئی کام نہ کرنا۔ جب حضرتؐ تشریف لائے اپنے دونوں پاؤں بستر میں ان کے درمیان دراز فرمائے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ لوگ زفاف فاطمہؑ میں مبارکباد بالرفاہ والبنین جس طرح ان میں مشہور تھا کہتے تھے۔ یعنی یہ مزاوجت اتفاق اور اولاد والی ہو۔ حضرت رسولؐ نے فرمایا ایسا مت کہو بلکہ یوں کہو علی الخیر والبرکۃ۔ یعنی یہ مزاوجت با خیر و برکت ہو۔ ابن شہر آشوب نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے جناب امیرؑ پر جناب فاطمہؑ کی زندگی میں اور عورتیں حرام کی تھیں۔ کیونکہ وہ طاہرہ تھیں اور کبھی حائض نہ ہوتی تھیں۔ اور بعض محققین نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے سورۃ ھل اتیٰ میں بہشت کی نعمتوں کی اقسام بیان فرمائی ہیں اور حوروں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ شاید اس وجہ سے کہ یہ سورہ اہلبیتؑ کی شان میں نازل ہوا ہے۔ اس لیے حق تعالیٰ نے حضرت فاطمہؑ کی رعایت کے سبب حوروں کا ذکر نہ کیا ہو۔

حق الیقین
از تالیفات
علامہ ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

حضرۃ فاطمہؓ پر حضرۃ علیؓ کی توہین کا الزام

افتراء اہانۃ علی رضی اللہ عنہ علی فاطمۃ الزہراء

AN ALLEGATION OF INSULTING HAZRAT ALI BY HAZRAT FATIMA.

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی طبع (قدیم ایران)

(۲۰۳)　در بیان مطاعن ابوبکر　(　)

چون ترا ندیدند زمین را برما تنگ کردند وبودی ماه تابان وآفتاب درخشان که باور روشنی یافتیم برتو ونازل میشد از جانب پروردگار عزت کتابها وجبرئیل به آیات قرآن مونس ما بود پس تو ناپیدا شدی وجمیع خیرات پنهان شد کاش پیش از تو مارا مرگ رو میداد چون رفتی وجمال خودرا ازما پوشیدی ما مبتلا شدیم ببلائی چند که هیچ اندوهناکی از خلایق بمثل آن مبتلا نشده بود نه از عجم ونه ازعرب پس حضرت فاطمه بجانب خانه بر گردید وحضرت امیر انتظار معاودت او میکشید چون بمنزل شریف قرار گرفت ازروی مصلحت خطابهای شجاعانه درشت باسید اوصیاء نمود که مانند جنین در رحم پرده نشین شده و مثل خائنان درخانه گریخته ای وبعداز آنکه شجاعان دهررا بخاک هلاک افکندی مغلوب این نامردان گردیده ای اینک پسر ابوقحافه بظلم وجبر بخشیده پدر مرا ومعیشت فرزندانم را ازمن میگیرد وبآواز بلند با من لجاج ومخاصمه میکند و انصار مرا یاری نمیکنند ومهاجران خود را بکنار کشیده اند وسایرمردم دیده ها پوشیده اند نه دافعی دارم و نه مانعی و نه یاوری و نه شافعی خشمناک بیرون رفتم وغمناک بر گشتم خودرا ذلیل کردی درروزی که دست ازسطوات خود برداشتی گرگان میدرند ومی برند و تو از جای خود حرکت نمیکنی کاش پیش از این مذلت وخواری مرده بودم وای برمن در هرصبحی وشامی محل اعتماد من مرد یاور من سست شد شکایت من بسوی پدرمنست و مخاصمهٔ من بسوی پروردگار منست خداوندا قوت تو از همه بیشتراست وعذاب ونکال تواز همه شدیدتراست پس حضرت امیر علیہ السلام فرمود ویل وعذاب بر تو نیست بردشمن تواست صبر کن وآتش حزن خود را فرونشان ای دختر بر گزیدهٔ عالمیان و ای باقیماندهٔ ذریهٔ پیغمبری من سستی درامردین خود نکردم وآنچه ازجانب خدا مأمور بودم بعمل آوردم وآنچه مقدور بود از طلب حق خود در آن تقصیر نکردم روزی تو و اولاد ترا خدا ضامنست و آنکه کفیل امر تو است مأمونست وآنچه حقتعالی مهیا کرده است در آخرت بهتر است از آنچه این اشقیاء از تو قطع کرده اند پس اجراز خدا طلب نما وصبر کن حضرت فاطمه گفت خدا بس است مرا ونیکو کیلست ازبرای من وساکت شد.

مؤلف گوید که در این مقام تحقیق بعضی از امور لازمست (اول) دفع شبههٔ چند که ممکن است درخاطرها خطور کند اگر کسی گوید که اعتراض حضرت فاطمه(س) با حضرت امیر علیہ السلام چه صورت دارد باو جواب گوئیم که این معارضه محمول بر مصلحت است از برای آنکه مردم بدانند که حضرت امیر علیہ السلام ترک خلاف برضای خود نکرده وبغصب فدک راضی

حق الیقین

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملّا محمّد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمّد حسن علمی

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

کتاب مستطاب بے نغز و ارتیاب روح بخش مردہ دلاں نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات خلاصۂ موجودات علی المقام المحمود سیدنا و نبینا خاتم المرسلین و رحمۃ للعالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علی الائمۃ الطاہرین من عترتہ

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوۃ المحدثین زین المتالہین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ بہ تصحیح علمائے شیعہ کارکنان مطبع

در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ باحسن انطباع تزئین یافت

حضرۃ عائشہ کافرہ تھیں

کانت السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا کافرۃ

HAZRAT AIYSHA (رضی اللہ عنہا) WAS AN INFIDEL WOMAN.

تو او یا رسول اللہ شتر ابی کاری کہ میفرستی زود دنبال آورم مانند سیخ سرخ کردہ کہ در میان پشم شتر فرو میرود
یا آنکہ تامل و تثبت کنم تا حقیقت آن امر برمن ظاہر شود حضرت فرمود کہ تثبت و تامل بکن و مبادرت
آن منما پس حضرت امیر بسوی جریح رفت و بیک روایت جریح در باغی بود حضرت چون در باغ را زد
جریح آمد کہ در بگشاید از رخنہ در آثار غضب از جبین مبارک حضرت مشاہدہ کرد و شمشیر برہنہ در دست
آنجناب دید ترسید و در را نگشود حضرت از دیوار باغ بالا رفت و جریح گریخت و آنجناب از عقب او
شتافت چون نزدیک شد کہ حضرت باو برسد بر درخت خرما بالا رفت چون حضرت نزدیک او رسید
خود را از درخت انداخت چون بر زمین افتاد عورتش گشودہ شد و نظر آنجناب بی اختیار بر عورتش
افتاد و دید کہ آلت مردان و زنان ہیچیک ندارد و بروایت دیگر حضرت بسوی غرفہ ام ابراہیم رفت
و از دیوار غرفہ بالا رفت چون نظر جریح بر آنجناب افتاد گریخت و خود را بزیر افکند و بر درخت خرما بالا رفت
و چون حضرت بپای درخت رسید فرمود کہ از درخت بزیر آی جریح گفت یا علی از خدا بترس و گمان بد
مبر کہ آلتہای مردی مرا پاک بریدہ اند پس عورت خود را گشود و نظر حضرت بر عورت او افتاد و بہمان حال
حضرت او را برداشت و بخدمت حضرت رسول آورد حضرت از او پرسید کہ ای جریح حال خود را
بگو چنین شد گفت یا رسول اللہ قاعدہ قبطیان آنست کہ از خدمتگاران ایشان ہر کہ داخل خانہ ایشان
میشود او را خواجہ میکنند و چون قبطیان بغیر قبطیان انس نگیرند پدر ماریہ مرا با او بخدمت شما فرستاد کہ نزد او
و خدمت او کنم و مونس او باشم پس حضرت رسول فرمود کہ شکر میکنم خداوندی را کہ ہمیشہ بدیہا را از
ما اہل بیت دور میگرداند و کذب و دروغ گویان را رسوا میکند پس حقتعالی این آیہ را فرستاد یا ایہا الذین آمنوا
ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا ان تصیبوا قوماً بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین
تا آخر بیانش سابقاً مذکور شد پس حقتعالی آیات قذف را کہ سنیان میگویند کہ برای عائشہ نازل شدہ از برای
بیان کفر عائشہ و نفاق او فرستاد و علی بن ابراہیم بسند معتبر دیگر روایت کردہ است کہ عبداللہ بن بکیر از
حضرت امام جعفر صادق پرسید کہ فدای تو شوم آیا حضرت رسول در وقتی کہ امر فرمود کہ جریح قبطی را بکشد
آیا میدانست کہ این نسبت بر او افتراست یا آنکہ نمیدانست و حق تعالی بسبب عصمت کردن حضرت
امیرالمومنین کشتن را از آن قبطی دفع کرد حضرت فرمود کہ آری حضرت رسول میدانست کہ این افترا است
و از برای مصلحت آن امر را فرمود اگر حضرت رسول حکم جزم بکشتن او میکرد خود حضرت امیر تا او را
نمیکشت بر نمیگشت و لیکن حضرت برای آن این حکم را فرمود کہ شاید عائشہ منافقہ چون بداند کہ
او کشتہ میشود از گناہ خود برگردد پس آن منافقہ برنگشت و پروا ننمود از شر او و نمود کہ مرد مسلمانی

حضرۃ عائشہؓ پر امام مہدی حد جاری کریں گے

یقیم المهدی الحد علی ام المؤمنین عائشة ۔

IMAM MEHDI WILL PUNISH HAZRAT AIYSHA (RA) WITH STRIPS

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم | ۹۰۱ | چھپنواں باب حضرت عائشہ و حفصہ کے حالات

شیخ طوسی و سید ابن طاؤس نے بسند معتبر حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے۔ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابوبکر و عمر وہاں موجود تھے۔ میں بھی آنحضرتؐ کے اور عائشہ کے درمیان بیٹھ گیا۔ عائشہ نے کہا میری اور آنحضرتؐ کی گود کے سوا کہیں اور جگہ نہ تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا خاموش اے عائشہ علیؑ کے بارے میں مجھے اذیت مت دو۔ بے شبہ وہ آخرت میں میرا بھائی ہے اور مومنوں کا امیر ہے۔ حق تعالیٰ اس کو روز قیامت صراط پر بٹھائے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص ہیں جنہوں نے جناب رسول خدا پر جھوٹ بہت باندھا ہے۔ ابوہریرہ، انس بن مالک اور عائشہ۔ اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمدؐ ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور ان پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لیں گے۔ راوی نے پوچھا میں آپ پر فدا ہوں ان پر کس سبب سے حد جاری کریں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ مادر ابراہیم پر جو افترا کی تھی۔ راوی نے پوچھا کہ خود آنحضرتؐ نے ان پر کیوں نہ حد جاری فرمائی اور قائم آل محمدؐ تک ملتوی کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت قائم المنتظر کو انتقام لینے کے لیے بھیجے گا۔

(بقیہ از صفحہ ۹۰۰) اگرچہ وہ نسبت اشرف خلق کے ساتھ ہو جو انبیاء و مرسلینؑ ہیں اور ایمان ہونے کے سبب سے کافروں کے ساتھ نسبت ہونا کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اگرچہ وہ کافر فرعون کے مانند ہو۔

واضح ہو کہ ابتدائے سورۃ میں جو خداوند عالم نے جناب رسول خدا پر عتاب فرمایا وہ ظاہر ہے کہ ازراہ لطف و رحمت ہے یعنی اے حبیب کیوں اپنی عورتوں کی خاطر سے ان لذتوں کو اپنے اوپر حرام کرتے ہو جو خدا نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان لذتوں کو خود ترک کرنا خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ مصلحت ہو حرام نہیں تھا اور نہ وہ فعل حضرتؐ کا معصیت ہو سکتا ہے اور عتاب جو آنحضرتؐ پر آیت سے ظاہر ہوتا ہے حقیقت میں وہ بھی انہی دونوں بیویوں پر تعریض ہے کہ ان کی خاطرداری کے لیے کیوں اپنے کو چند لذتوں سے محروم کرتے ہو۔ اور ان دونوں کا ابوبکر و عمر کی خلافت کے بارے میں کہنا اگر واقعی حدیث ہو تو بہت سی مصلحتیں ہیں جس میں ان کا امتحان اور ان کے کفر و نفاق کا اظہار ہے اور بہت سی مصلحتیں ہیں جن کے ادراک سے اکثر انسانوں کی عقلیں قاصر ہیں مثل شیطان کو خلق کرنے کی مصلحت اور نفس انسانی میں خواہشیں اور ان کا فساد پر قادر بنانا وغیرہ۔ اور مومن کو چاہیے کہ ہر معاملہ میں ایمان پر ثابت قائم رہے اور شبہ و اعتراض کا دروازہ اپنے اوپر نہ کھولے اور شیطان کے وسوسوں میں نہ پھنسے اور ائمہ دین سے جو کچھ اس کو حاصل ہو اس سے انکار نہ کرے اور ان معاملات کا علم انہی پر چھوڑ دے۔ ۱۲

ام المومنین حضرۃ عائشہؓ کیلئے کفریہ کلمات

الكلمات الكفرية على ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها .

UNISLAMIC REMARKS ABOUT HAZRAT AYESHA (رضی اللہ عنہا)

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم — ۸۷۹ — باونواں باب آنحضرتؐ کی ازواج کے حالات

حضرتؑ درخت کے نیچے بیٹھے فرمایا کہ نیچے آ۔ جریحؑ نے کہا یا علیؑ خدا سے ڈریئے اور مجھ پر گمان بدمت کیجئے کیونکہ میرے آلہ مردمی قطعی کاٹ ڈالے گئے ہیں۔ پھر اپنی شرمگاہ کھول دی اور حضرت کی نگاہ اُس پر پڑی۔ غرض حضرتؑ اُس کو پکڑ کر جناب رسولِ خدا کے پاس لاتے۔ حضرتؐ نے اُس سے فرمایا کہ اپنا حال بیان کر کہ کیوں تو ایسا ہو گیا ہے اُس نے کہا یا رسولؐ اللہ قبطیوں کا یہ قاعدہ ہے کہ خدمت گاروں میں سے جو شخص بھی اُن کے گھروں میں جایا آتا ہے اُس کو خواجہ سرا بنا دیتے ہیں۔ اور چونکہ قبطی غیر قبطی کو پسند نہیں کرتے ماریہ کے باپ نے مجھ کو اُس کی خدمت کے لیئے آپ کے پاس بھیجا تھا تاکہ اُس کی خدمت کروں اور اُس کا مونس و ہمدم رہوں۔ یہ سنکر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں شکر کرتا ہوں اُس خدا کا جو ہم اہلبیتؑ سے ہمیشہ برائیوں کو دُور رکھتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والوں پر اُن کا جھوٹ و افترا ظاہر کر دیتا ہے۔ اُس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ (آیت ۶ سورۃ الحجرات پ ۲۶) جس کا ترجمہ سابقاً مذکور ہو چکا۔ تو خداوند عالم نے آیات قذف نازل کیں جن کو اہل سنت کہتے ہیں کہ عائشہ کے حق میں نازل ہوئی وہ عائشہ کے کفر و نفاق کے اظہار کے لیئے خدا نے بھیجی ہے۔

علی بن ابراہیم نے بسند معتبر دیگر روایت کی ہے کہ عبداللہ بن بکیر نے جناب امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ آپ پر فدا ہوں کیا جناب رسولِ خدا نے کسی وقت فرمایا تھا کہ جریح کو قتل کر دیں کیا حضرتؐ جانتے تھے کہ یہ اُس کی نسبت افترا ہے یا نہیں جانتے تھے۔ اور خداوند عالم نے محض ثابت کرنے کے لیئے جناب امیرؑ کے ہاتھ سے اُس قبطی کے قتل کو دفع فرما دیا۔ حضرتؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ جانتے تھے کہ یہ بات افترا ہے لیکن مصلحتاً وہ حکم دیا اگر آنحضرتؐ نے تاکیداً وہ حکم دیا ہوتا تو جناب امیرؑ بغیر اُس کو قتل کئے واپس نہ آتے لیکن حضرتؐ نے صرف اس لیئے یہ حکم دیا تھا کہ شاید عائشہ جب یہ سُنیں گی کہ اُن کے کہنے سے ایک شخص ناحق قتل کیا جا رہا ہے تو اپنے گناہ سے توبہ کر لیں گی۔ لیکن وہ اپنے قول سے نہ پھریں اور اُن کو ایک مسلمان کا ناحق قتل ہونا ناگوار نہ ہوا۔

باونواں ۵۲ باب

آنحضرتؐ کی ازواج کی تعداد اور اُن کے مختصر حالات

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولِ خداؐ نے پندرہ عورتوں سے تزویج فرمایا اور تیرہ عورتوں سے مقاربت کی جب وہ آنحضرتؐ کی جانب رحلت فرمائی تو نو عورتیں آپ کی

حضرۃ عائشہؓ اور حضرۃ حفصہؓ کافرہ اور منافقہ عورتیں تھیں

كانت عائشة و حفصة كافرتين و منافقتين .

HAZRAT AISHA AND HAZRAT HAFZA WERE HYPOCRITE AND INFIDEL WOMEN.

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمۂ حیات القلوب جلد دوم ۹۰۰ چھپنواں باب حضرت عائشہ و حفصہ کے حالات

فرمایا کہ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ (آیت ۴، ۵ سورۃ تحریم پ۲۸) یعنی اے عائشہ و حفصہ اگر خدا کی بارگاہ میں توبہ کرلو اس گناہ سے جو تم نے کیا (تو تمہارے واسطے بہتر ہے) کیونکہ بلاشبہ تمہارے قلوب کفر و ضلالت کی طرف مائل ہوگئے۔ اور اگر آنحضرتؐ کی اذیت پر تم ایک دوسرے کی آپس میں مددگار ہو جاؤ تو (کچھ پروا نہیں) پیغمبرؐ کا مددگار خدا ہے اور جبرئیلؑ اور صالح المومنینؑ ہیں جس سے مراد باتفاق خاصہ و عامہ امیر المومنینؑ ہیں اور ان کے بعد تمام فرشتے مددگار ہیں۔ اگر پیغمبرؐ تم کو طلاق دے دیں تو خدا تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیویاں عطا کرے گا جو مسلمان ہوں گی، ایمان والی ہوں گی، نماز پڑھنے والی، فرمانبردار، عبادت گذار اور روزہ رکھنے والی ہوں گی۔ ان میں سے بعض شوہر کرچکی ہوں گی اور بعض کنواری ہوں گی اس کے بعد خدا نے اس اشکال کو دور کرنے کے لیے کہ جاہل لوگ یہ نہ کہیں کہ کیسے ممکن ہے کہ پیغمبرؐ کی بیویاں کافرہ و منافقہ ہوں خدا نے ایک مثال ان کے لیے بیان فرمائی جس میں ان کا کفر ہر عاقل پر ظاہر کر دیا جیسا کہ ان آیتوں کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ (آیت سورۃ تحریم پ۲۸) یعنی خدا نے ان کے لیے جو کافر ہوگئیں ایک مثال بیان کی ہے اور وہ نوحؑ و لوطؑ کی بیویوں کی مثال ہے وہ دونوں عورتیں ہمارے دو شائستہ بندوں کی زوجہ تھیں پھر ان دونوں نے میرے ان دونوں بندوں سے کفر و نفاق کے ساتھ خیانت کی تو ان دونوں پیغمبروں نے ان عورتوں سے خدا کا عذاب کچھ دفع نہیں کیا اور ان عورتوں سے قیامت کے روز کہا جائے گا یا عالم برزخ میں کہ کافروں کے ساتھ آتش جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ علی بن ابراہیمؒ نے روایت کی ہے کہ ان کی ایک خیانت عائشہؓ کا طلحہ و زبیر کے ساتھ امیر المومنینؑ سے جنگ کے لیے بصرہ جانا تھا اور حضرت صاحب الامرؑ عائشہ کو بحکم خدا زندہ کریں گے اور اس خیانت کے سبب حد جاری کریں گے۔[1]

---

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ جناب اقدس الٰہی نے ان آیتوں میں عائشہ و حفصہ کا کفر و نفاق اور ان کا آنحضرتؐ کی ایذا پر متفق ہونا اس طرح ظاہر و واضح فرمایا ہے جو کسی صاحب عقل سے پوشیدہ نہیں ہے اور ان آیتوں کی صراحت و وضاحت کی وجہ سے جو ان کے کفر کے بارے میں نمایاں ہے زمخشری اور فخر رازی نے انتہائی تعصب کے باوجود کہا ہے کہ ان دونوں مثالوں میں خداوند عالم نے جو اس آیت میں اور اس کے بعد کی آیت میں جو زن فرعون کے بارے میں بیان کی ہے عظیم اشارہ ان دونوں مومنین کی ماؤں کے بارے میں فرمایا ہے جو آنحضرتؐ کے آزار پر اتفاق اور حضرتؐ کے راز افشا کرنے میں ان سے صادر ہوا۔ اور حق تعالیٰ نے ان مثالوں میں ان کو بیان کیا ہے کہ بوجہ کفر و نفاق نسبی اور سببی رشتہ فائدہ نہیں دیتا (باقی برصفحہ ۹۰۱)

امہات المومنین حضرۃ عائشہؓ حضرت حفصہؓ کافرہ تھیں

كانت ام المؤمنين عائشة و حفصة كافرتين !!

MOTHERS OF MUSLIMS, HAZRAT AYESHA (RA) AND HAZRAT HAFSA (RA) WERE INFIDELS.

حیات القلوب جلد اول از ملا محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد اول — ۱۶۳ — باب چہارم فصل دوم بعثت حضرت نوح علیہ السلام

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نوحؑ کشتی سے اُترے ابلیس نے ان کے پاس آ کر کہا کہ زمین میں کسی شخص کا احسان مجھ پر آپ کے احسان سے زیادہ نہیں ہے آپ نے ان فاسقوں پر لعنت کی اور سب کو جہنم میں پہنچا دیا اور مجھ کو اُن کے گمراہ کرنے (کی محنت) سے راحت بخشی۔ لہٰذا دو خصلتیں آپ کو تعلیم کرتا ہوں۔ اوّل یہ کہ ہرگز کسی پر حسد نہ کیجیے کیونکہ حسد نے میرے ساتھ کیا جو کچھ کیا۔ دُوسرے حرص ہرگز نہ کیجیے کیونکہ حرص نے آدمؑ کے ساتھ کیا جو کچھ کیا۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نوحؑ نے اپنی قوم پر بددُعا کی اور وُہ ہلاک ہو گئی تو شیطان نے آپ کے پاس آ کر کہا کہ آپ کا مجھ پر ایک احسان ہے چاہتا ہوں کہ اس کا عوض دوں۔ نوحؑ نے کہا کہ میں اس بات سے نفرت رکھتا ہوں کہ تجھ پر احسان کروں۔ بتا دہ احسان کیا ہے۔ اس نے کہا یہ کہ آپ نے اپنی قوم پر نفرین کی اور غرق کر دیا۔ اب کوئی باقی نہیں ہے جسے میں گمراہ کروں۔ اور اب مجھ کو راحت ہے جب تک کہ دُوسرا قرن آئے پھر گمراہ کروں گا۔ نوحؑ نے فرمایا اس کا عوض کیا ہے؟ کہا بندوں پر میرے قابو کے مواقع یاد رکھیے ان تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت ہو تو میں ان سے بہت قریب رہتا ہوں: جبکہ وُہ غصہ میں ہوں۔ جبکہ دو آدمیوں کے درمیان حکم کرتا ہو۔ اور جس وقت بندہ کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے۔

بسند معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب نوح علیہ السلام حیوانات کو کشتی میں داخل کر رہے تھے بکری نے نافرمانی کی آپ نے اُس کو کشتی میں پٹک دیا اُس کی دُم ٹوٹ گئی۔ اسی وجہ سے اُس کی شرمگاہ کھلی رہ گئی۔ اور گوسفند نے کشتی میں داخل ہونے میں سبقت کی تو نوحؑ نے اُس کی دُم اور پشت پر ہاتھ پھیرا اس سبب سے اس کی بڑی دُم پیدا ہو گئی جس سے اُس کی شرمگاہ پوشیدہ رہی۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ نجف دُنیا میں سب سے بلند ایک پہاڑ تھا اور

(بقیہ صفحہ ۱۶۲) ان کی ذلت کا باعث ہو۔ اسی طرح اس آیت میں حق تعالیٰ نے جس میں کہ حفصہ و عائشہ کی مثال بیان کی ہے فرمایا ہے کہ ان عورتوں کی مثال زنِ نوحؑ و لوطؑ کی سی ہے۔ وُہ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے تصرف میں تھیں پھر ان دونوں نے ان سے خیانت کی تو ان بندوں نے عذاب خدا سے بچانے میں ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔ اور ان عورتوں سے کہا گیا کہ دوزخ کی آگ میں جہنم والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اور عامّہ و خاصّہ کے طریق پر حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ ان (زنِ نوحؑ و لوطؑ) عورتوں کی خیانت یہ تھی کہ وُہ کافرہ تھیں اور کافروں سے مومنوں کی چغلخوری کرتی تھیں اور اپنے شوہروں کو آزار پہنچاتی تھیں کوئی اور خیانت نہ تھی۔ ۱۲ (منہ)

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

کتاب مستطاب منیع و ارتیاب روح بخش مردہ دلاں و نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات خلاصہ موجودات علة الغائی النظام المحمود سیدنا و نبینا خاتم المرسلین رحمة للعالمین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی الائمة الطاہرین

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوة المحدثین زین السالکین عمدة المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ و جعل الجنة مثواہ بہ تصحیح علمائے شیعہ کارکنان مطبع

در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ بحسن انطباع و نوی یافت

حضرۃ عائشہؓ منافقہ تھیں

کانت السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا منافقۃ

HAZRAT AYESHA WAS HYPOCRITE.

افگندند و در میان خانه گذاشتند و هر گروهی که داخل خانه میشدند بر دور آنجناب می ایستادند و صلوات
بر آنجناب میفرستادند و برای او دعا میکردند و بیرون میرفتند پس گروهی دیگر داخل میشدند چون همه
از صلوات بر آنجناب فارغ شدند حضرت امیرالمؤمنین داخل قبر آنجناب شد و فضل بن عباس
را نیز با خود بقبر برد و چون آنجناب را بر روی دست خود گرفت که داخل قبر کند در این حال مردی از
انصار از بنی الحبلی که او را اوس ابن خولی میگفتند از بیرون خانه نگاه کرد و گفت سوگند میدهم شما را که
حق ما را قطع مکنید و خدمتهای ما را فراموش مکنید و ما را نیز از این شرف بهره بدهید پس حضرت
امیرالمؤمنین او را نیز طلبید و داخل قبر گردید و او در جنگ بدر حاضر شده بود زراوی پرسید که جنازهٔ آنجناب
را در کجای قبر گذاشتند حضرت فرمود که نزد پای قبر گذاشتند و از آنجا داخل قبر کردند و در کتاب احتجاج
و کتاب سلیم بن قیس هلالی از سلمان روایت کرده اند که چون حضرت امیرالمؤمنین از غسل و کفن حضرت
رسول فارغ شد داخل خانه کرد مرا و ابوذر و مقداد و فاطمه و حسن و حسین را و خود پیش ایستاد و ما در
عقب آنجناب صف بستیم و بر آنجناب نماز کردیم و عائشه منافقه هم در آن حجره بود و مطلع نشد
بر نماز کردن ما بسبب آنکه جبرئیل چشمهای او را گرفته بود پس ده نفر ده نفر مهاجران و انصار را داخل حجره
میکردانید و ایشان بر آنجناب صلوات میفرستادند و بیرون میرفتند تا آنکه همه مهاجران و انصار چنین کردند و نماز
بر آنجناب همان بود که در اول واقع شد و در کتاب کفایة الاثر بسند معتبر از عمار روایت کرده است
که چون هنگام وفات حضرت رسول شد علی بن ابیطالب را طلبید و راز بسیاری با او گفت پس فرمود
که یا علی تو وصی منی و وارث منی و حق تعالی بتو عطا کرده است علم و فهم مرا و چون من از دنیا بروم
ظاهر خواهد شد برای تو کینهای دیرینه که در سینهای جماعتی پنهان است و غصب حق تو خواهند نمود پس
حضرت فاطمه و حسن و حسین گریستند حضرت با فاطمه فرمود که ای بهترین زنان چرا میگریی گفت ای پدر
میترسم که حق ما را بعد از تو ضایع کنند و حرمت ما را رعایت ننمایند حضرت فرمود که بشارت باد ترا ای
فاطمه که تو اول کسی خواهی بود که از اهلبیت من بمن ملحق میگردد گریه مکن و اندوهناک مباش بدرستیکه
تو بهترین زنان اهل بهشتی و پدر تو بهترین پیغمبرانست و پسر عم تو بهترین اوصیای پیغمبرانست و دو پسر
تو بهترین جوانان اهل بهشت اند و حق تعالی از صلب حسین نه امام بیرون خواهد آورد که همه مطهر و معصوم
باشند و از ما خواهد بود مهدی این امت پس با علی بن ابیطالب خطاب کرد که یا علی متوجه غسل
و کفن من نشود کسی بغیر از تو حضرت امیر گفت یا رسول الله کی معاونت من خواهد نمود در غسل
تو فرمود که جبرئیل معاونت تو خواهد کرد و فضل بن عباس آب بدست تو بدهد و در فقد الرضا [illegible]

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ بامحاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ

بحسن اہتمام و سعی بلا کلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

ملنے کا پتہ: افتخار بکڈپو ہرچند سٹریٹ کرشن نگر لاہور

بار پنجم | (استقلال پریس لاہور) | تعداد ۱۰۰۰

حضرۃ عائشہؓ کو فاحشہ مبینہ کی مرتکب تحریر کیا ہے (العیاذ باللہ)

التحريف المعنوى للقرآن .
واتهام عائشة باقتراف الفاحشة المبينة .

A GREAT INSULT OF HAZRAT AIYSHA (RA). SHE WAS CHARGED OF COMMOITING OPEN VULGARITY.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دھلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار ہجم استقلال پریس لاہور

سلہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ ... تا ... مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا تفسیر قمی میں ان آیتوں کی شان نزول یہ لکھی ہے کہ جب جناب رسولخدا غزوہ خیبر سے واپس آئے اور یہودیوں کے بڑے بڑے خزانے حضرت کے ہاتھ آئے تو ازواج نے عرض کی کہ جو کچھ آپکو ملا ہے اُس میں سے ہمیں بھی دیجئے۔ حضرت نے اُنسے فرمایا کہ مجھے جو کچھ ملا وہ تو میں نے بحکم خدا کے بموجب مسلمانوں میں تقسیم کردیا۔ یہ سنکر وہ خفا ہوئیں اور کہنے لگیں کہ ایکا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ اگر آپ ہمیں طلاق دیدیں تو ہماری قوم میں ہمکو ہمارے ہمسر جیسے شوہر ملجائینگے جو ہم سے شادی کرلیں۔ اُن کی یہ بات خدا تعالے کو اپنے رسول کی خاطر سے بڑی معلوم ہوئی۔ اپنے رسول کو حکم دیا کہ تم ان سے الگ رہو چنانچہ حضرت اُنتیس دن تک اُن سے الگ رہے۔ مشربۂ ام ابراہیم میں سکونت گزین تھے۔ اسی عرصہ میں اُن سب کو ایام بھی آئے اور پاک بھی ہوگئیں۔ اسکے بعد خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی۔ اور اختیار دینے والی آیت ہے کہ خواہ دنیا کمال ہو یا علیٰ پھری نظر آؤ سبی حضرت ام سلمہ پہلی تھیں جنہوں نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میں تو اللہ اور اللہ کے رسول کو اختیار کرتی ہوں پھر اور بھی کھڑی ہوئیں اور یہی کہیں پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ (یعنی اب دونوں اختیار جناب رسولخدا کو دیا گیا کہ ان میں سے جسکو چاہو طلاق دے دو اور جسکو چاہو رکھ لو) چنانچہ جناب امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ جس کو آنحضرت نے اُسوقت رکھ لیا وہ تو نکاح میں رہی اور جسکو رخصت کردیا وہ مطلقہ ہوگئی اور یہ آیت تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ ۷۰ - آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ الخ کے ساتھ تھی مگر قرآن مجید جمع کرنے کے وقت پیچھے ڈالدی گئی ۱۲ -

الاحزاب ۳۳ | ۸۴۰ | اتل ما اوحی ۲۱

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ

اے نبی تم اپنی ازواج سے یہ کہدو کہ اگر تم زندگانی دنیا

تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ

اور اُس کی زینت کی خواستگار ہو تو آؤ میں تم کو

أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٢٨﴾

نفع پہنچا دوں اور پھر تمہیں نہایت خوبی سے رخصت کر دوں

وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَ

اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول کی اور آخرت کے گھر کی خواستگار ہو تو

الدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ

اللہ نے تم میں سے جو نیک ہوں گی اُن کے لئے بہت بڑا

مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ

اجر مہیا فرمایا ہے اے نبی کی بیبیو! جو

مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

تم میں سے کوئی کھلی بدی کریگی تو اُس کو

يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ

عذاب بھی دُہرا دیا جائے گا۔ اور اللہ پر یہ

ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾

بات آسان ہے۔

منزل ۵

سلہ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ فاحشۂ مبینہ سے مراد ہے تلوار لیکر لڑائی کے لئے نکلنا۔ قول مترجم: جنگ جمل میں افواج بصرہ کی جرنیل کمانڈنگ حضرت عائشہ اس آیت کی رو سے فاحشۂ مبینہ کی مرتکب ہیں جو جناب امیر المومنین وصی رسول رب العالمین کے خلاف فوج کشی کرکے مقابلے میں اپنے سپوت بیٹوں [illegible]

حِلْيَةُ الْمُتَّقِين

از تألیفات

عالم ربّانی

مرحوم ملا محمد باقر مجلسی ؒ

درمحاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی

بانضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیه

با تصیح کامل

چاپ افست

کتابفروشی اسلامیّه

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن - ۵۲۱۹۶۶

چاپ افست اسلامیه

تأليف

فرات بن ابراهيم بن فرات الكوفي
احد علماء الحديث
في القرن الثالث

« التفسير القيم الذي طالما تشوقت لرؤيته
نفوس العلماء ضم (على صغر حجمه)
ما لم تضمه التفاسير الكبيرة: مطابق تمام
المطابقة لأحاديث واخبار النبي والأئمة
عليهم الصلوة والسلام »

طبع في المطبعة الحيدرية بالنجف الأشرف

قرآنی آیات سے غلط استدلال

استدلال باطل من الایات القرانیة

WRONG LOGIC THROUGH QURANIC VERSES.

تفسیر فرات الکوفی جلد سوئم تالیف فرات بن ابراہیم الکوفی المتوفی قرن ثالث (طبع نجف)
۳۹

(فرات) قال حدثنا جعفر بن احمد معنعنا عن علي (ع) قال نزلت هذه الاية على نبي الله وهو في بيته (انما وليكم الله ورسوله الى قوله وهم راكعون) خرج رسول الله (ص) فدخل المسجد ثم نادى سائل فسأل فقال له اعطاك احد شيئاً قال لا الاذاك الراكع اعطاني خاتمه يعني عليا

(فرات) قال حدثني عبيد بن كثير معنعنا عن ابن عباس في قوله (انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الى قوله راكعون) فقال اتى عبد الله بن سلام ورهط معه من اهل الكتاب الى نبي الله (ص) عند الظهر فقال يا رسول الله بيوتنا قاصية ولا متحدث لنا دون هذا المسجد وان قومنا لما رأونا قد صدقنا الله ورسوله وتركنا دينهم اظهروا لنا العداوة واقسموا ان لا يخالطونا ولا يجالسونا ولا يكلمونا فشق علينا فبيناهم يشكون الى النبي (ص) اذ نزلت هذه الاية (انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا) فتلا عليهم فقالوا رضينا بالله وبرسوله وبالمؤمنين . واذن بلال بالصلوة وخرج رسول الله (ص) الى المسجد والناس يصلون بين راكع وساجد وقاعد واذا مسكين يسال فدعاه النبي (ص) فقال هل اعطاك احد شيئا قال نعم قال ماذا قال خاتم فضة قال من اعطاك قال ذاك الرجل القائم فاذا هو علي بن ابي طالب « ع » قال اني اعطاك قال اعطانيه وهو راكع فزعموا ان رسول الله (ص) كبر عند ذلك يقول ومن يتول الله ورسوله والذين آمنوا فان حزب الله هم الغالبون) الاية

« فرات » قال حدثني ابو علي احمد بن الحسين الحضرمي معنعنا عن ابن عباس قال نزلت « انما وليكم الله ورسوله » الى آخر الاية جاء بالنبي « ص » الى المسجد فاذا سائل فدعاه قال من اعطاك من هذا المسجد قال ما اعطاني الا هذا الراكع والساجد يعني عليا فقال النبي (ص) الحمد لله الذي جعلها في من اهل بيتي قال وكان في خاتم علي (ع) الذي اعطاه السائل سبحان من فخري باني له عبد

« فرات » قال حدثني جعفر بن محمد بن سعيد معنعنا عن ابى هاشم عبد الله بن محمد بن الحنفية قال اقبل سائل فسأل رسول « ص » فقال هل سالت احدا من اصحابي قال لا قال فأت المسجد فسألهم ثم عد الي فاخبرني فاتى المسجد فلم يعطه احد شيئاً قال فمر بعلي وهو راكع فناوله يده فاخذ خاتمه ثم رجع الى رسول الله « ص » فقال هل تعرف هذا الرجل قال لا قال فارسل معه فاذا هو علي بن ابي طالب « ع » قال

المجلد الاول

من كتاب البرهان
فی تفسیر القرآن

لمؤلفه

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسينى البحرانى التوبلى الكتكانى المتوفى فى سنة ۱۱۰۷ او ۱۱۰۹ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفى المخلص الصفى
خادم احاديث الائمة المعصومين .
الحاج ابو القاسم بن محمد تقى
المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وقد تم على تصحيحه محمود بن جعفر الموسوى الزرندى
بمعاونة الثقة الصالح الشيخ نجى الله بن كريم الله القرشى البازدهانى

تهران در چاپخانه آفتاب بطبع رسيد

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مچھر کہا گیا۔ (العیاذ باللہ)

العلی رضی اللہ عنہ شبہ ببعوضۃ (استغفر اللہ)

HAZRAT ALI (RA) WAS CALLED "A MOSQUITO"

الجزء الاول — سورة البقرة (٦) آية ان الله لا يستحيي ان يضرب — ٧١

و يهدي به كثيراً ؛ اي يقول الذين كفروا ان الله يضل بهذا المثل كثيراً و يهدي به كثيراً اي فلا معنى للمثل لانه و ان نفع به من يهديه فهو يضر به من يضله به فرد الله تعالى عليهم قيلهم فقال «وما يضل به» يعني ما يضل الله بالمثل «الا الفاسقين» الجانين على انفسهم بترك تأمله وبوضعه على خلاف ما امر الله بوضعه عليه ثم وصف هؤلاء الفاسقين الخارجين عن دين الله و طاعته ثم قال عزوجل «الذين ينقضون عهد الله» المأخوذ عليهم بالربوبية ولمحمد ﷺ بالنبوة ولعلي عليه السلام بالامامة و لشيعتهما بالجنة والكرامة «من بعد ميثاقه» واحكامه و تغليظه «و يقطعون ما امر الله به ان يوصل» من الارحام والقرابات ان يتعاهدوهم و يقضوا حقوقهم وافضل رحم واوجبه حقاً رحم رسول الله ﷺ فان حقهم بمحمد كما ان حق قرابات الانسان بابيه و امه و محمد اعظم حقاً من ابويه وكذلك حق رحمه اعظم و قطيعته افظع وافضح «ويفسدون في الارض» بالبراءة ممن فرض الله امامته واعتقاد امامة من قد فرض الله مخالفته «اولئك» اهل هذه الصفة «هم الخاسرون» قد خسروا انفسهم واهليهم اما صاروا الى النار اذ حرموا الجنان فيالها من خسارة الزمتهم عذاب الابد وحرمتهم نعيم الابد. وقال الباقر عليه السلام الا ومن سلم لنا ما لا يدريه ثقة بانا محقون عالمون لا نقف به الا على اوضح المحجات سلم الله تعالى اليه من قصور الجنة ايضاً ما لا يعلم قدرها هو ولا يقادر قدرها الا خالقها و واهبها. الا ومن ترك المراء والجدال واقتصر على التسليم لنا و ترك الاذى حبسه الله على الصراط فاذا جاء به الله على الصراط فجائته الملائكة تجادله على اعماله وتواقفه على ذنوبه فاذا النداء من قبل الله عزوجل يا ملائكتي عبدي هذا لم يجادل وسلم الامر لائمته فلا تجادلوه وسلموه في جناني الى ائمته يكون متبحبحاً فيها بقربهم كما كان مسلماً في الدنيا لهم و اما من عارض بلم وكيف و نقض الجملة بالتفصيل قالت له الملائكة على الصراط واقفنا يا عبد الله و جادلنا على اعمالك كما جادلت انت في الدنيا الحاكين لك عن ائمتك فيأتيهم النداء صدقتم بما عامل فعاملوه الا فواقفوه فيواقف ويطول حسابه و يشتد في ذلك الحساب عذابه فما اعظم هناك ندامته و اشد حسراته لا ينجيه هناك الا رحمة الله ان لم يكن فارق في الدنيا جملة دينه والا فهو في النار ابد الابدين. قال الباقر عليه السلام و يقال للموفي بعهوده في الدنيا في نذوره و ايمانه و مواعيده: يا ايها الملائكة وفى هذا العبد في الدنيا بعهوده فوفوا له ههنا بما وعدناه وسامحوه ولا تناقشوه فحينئذ تصيره الملائكة الى الجنان واما من قطع رحمه فان كان وصل رحم محمد وقد قطع رحمه شفع ارحام محمد الى رحمه و قالوا لك من حسناتنا و طاعتنا ما شئت فاعف عنه فيعطونه منها ما يشاء فيعفى عنه و يعطي الله المعطين ما ينفعهم وان كان وصل ارحام نفسه وقطع ارحام محمد ﷺ بان جحد حقهم و دفعهم عن واجبهم وسمى غيرهم باسمائهم ولقبهم بالقابهم ونبز بالقاب قبيحة مخالفيه من اهل ولايتهم قيل له يا عبد الله اكتسبت عداوة آل محمد الطهر ائمتك لصداقة هؤلاء فاستعن بهم الآن ليعينوك فلا يجد معيناً ولا مغيثاً ويصير الى العذاب الاليم المهين.

قال الباقر عليه السلام و من سمانا باسمائنا و لقبنا بالقابنا ولم يسم اضدادنا باسمائنا ولم يلقبهم بالقابنا الا عند الضرورة التي عند مثلها نسمي نحن ونلقب اعدائنا باسمائنا والقابنا فان الله تعالى يقول لنا يوم القيمة اقترحوا الاوليائكم هؤلاء ما تعينونهم به فنقترح لهم على الله عزوجل فما يكون قدر الدنيا كلها فيها كقدر خردلة في السموات والارض فيعطيهم الله تعالى اياه ويضاعفه لهم اضعافاً مضاعفات، فقيل للباقر عليه السلام فان بعض من ينتحل موالاتكم يزعم ان البعوضة علي عليه السلام وان ما فوقها وهو الذباب محمد رسول الله ﷺ فقال الباقر عليه السلام سمع هؤلاء شيئاً لم يضعوه على وجهه انما كان رسول الله ﷺ قاعداً ذات يوم هو و علي اذ سمع قائلاً يقول ما شاء الله وشاء محمد، وسمع آخر يقول ما شاء الله و شاء علي، فقال رسول الله ﷺ لا تقرنوا محمداً وعلياً بالله عزوجل ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء محمد ثم شاء علي، ان مشية الله هي القاهرة التي لا تساوى ولا تكافى ولا تدانى وما محمد رسول الله ﷺ في الله

ترجمه جلد سیزدهم

از کتاب

(((بحـــار الانوار)))

از تالیفات

علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه

رحمة الله علیه

بسرمایه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان

فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران ـ خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶ـ۵۳۵۴۴۸

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ امت اسلامیه

امام قائم سیدہ عائشہؓ کو زندہ کر کے (کوڑے ماریں گے) حد جاری کریں گے (معاذ اللہ)

الامام الغائب یحیی ام المؤمنین عائشة و یجلدها و یقیم علیها الحد !!

IMAM MEHDI WILL MAKE HAZRAT AIYSHA (RA) ALIVE AND SCOURGE HER WITH STRIPES.

بحار الانوار جلد دهم تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران

-۵۷۶- کیفیت اخلاق آنحضرت

هر اهلبیت را جواب دهند: هست که بکرده های اهل خود شاهد است و برای امثال ایشان شفاعت کنند. ـ مولف گوید مراد از نجیب همه ائمه(ع) است یا قائم ﷺ است تنها و اول اظهر است در نظر شیخ صدوق در کتاب علل الشرائع از پدرش و ابن ولید در یکجا ایشان از برقی او از ابی زهیر شبیب بن انس او از بعضی اصحاب صادق ﷺ روایت نموده گفته که ابوحنیفه بخدمت آنحضرت داخلشد باو فرمود خبرده بمن از قول خدای تعالی « سیروا فیها لیالی وایاماً آمنین» یعنی در روی زمین شبها و روزها راه بروید در حالتی که در امن هستید آنحضرت از او پرسید این امنیت در کدام سرزمین است از بقعه های روی زمین ابوحنیفه در جواب گفت چنان گمان دارم که آن سرزمین مابین مکه و مدینه باشد پس آنحضرت باصحاب خود متوجه شده فرمود آیا میدانید در میان مکه و مدینه سر راه خلایق بریده میشود و اموالشان از ایشان گرفته میشود و از خودشان خاطرجمع نمیشوند تا اینکه کشته میگردند ایشان عرضکردند آری چنین است که میفرمائی ـ راوی گوید پس ابوحنیفه ساکت گردید بعد از آن آنحضرت نیز فرمود که یا اباحنیفه خبرده بمن از قول خدایتعالی «من دخله کان آمنا» یعنی هر که بآنجا داخلشد در امن میباشد آنحضرت از او پرسید آن سرزمینی که هر که بآنجا داخلشود درامن است کدامست ابوحنیفه گفت کعبه آنحضرت فرمود آیا ازاین قضیه خبرداری که حجاج بن یوسف پسر زبیر را در کعبه ببالای منجنیق گذاشت و او را کشت آیا بنابراین پسر زبیر در امن بود ـ راوی گوید پس ابوحنیفه نیز ساکت شد وقتیکه ابو حنیفه از مجلس آنحضرت بیرون رفت ابوبکر حضرمی بخدمت آنحضرت عرض کرد فدای تو شوم جواب این دو مسئله چیست فرمود یا ابابکر آیهٔ « سیروا فیها لیالی وایاماً آمنین» عبارتست از سیر کردن و راه رفتن با قائم ﷺ ما اهلبیت یعنی کسانیکه در ایام ظهورش در خدمتش راه میروند درامن میباشند و معنی آیهٔ «ومن دخله کان آمنا» اینست که هر که به بیعت قائم ﷺ داخل گردد و بدست مبارکش دست زند و داخل اصحاب آنحضرت شود هر آینه درامن میباشد تا آخر حدیث در کتاب علل الشرائع از ماجیلویه او از عم خویش او از برقی او از پدرش او از محمد بن سلیمان او از داود بن نعمان او از عبدالرحیم قصیر روایت کرده او گفته ابوجعفر بمن فرمود آگاه باش هرگاه قائم ﷺ ما قیام نماید هر آینه حمیرا یعنی عایشه زنده گردانیده شده بخدمت آنحضرت آورده میشود تا اینکه باو تازیانه حد بزند و تا اینکه انتقام فاطمه (ع) دختر محمد ﷺ را ازاو بستاند عرض کردم فدای تو شوم برای کدام معصیت باو حد میزنند فرمود برای افترا گفتنش بمادر ابراهیم ﷺ رسولخدا ﷺ عرضکردم چگونه شد که خدایتعالی آن حد را تاقیام قائم ﷺ تأخیر نمود فرمود که تأخیر آن ازاین راهست که خدا محمد ﷺ را برای خلق رحمت فرستاده

بحار الانوار

حصہ سوم

در حالات حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

تالیف

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

حجۃ الاسلام علامہ مفتی سید طیب آغا جزائری مجتہد العصر

مقیم نجف اشرف عراق

زاہد بیگ مشین مین

عنایت خان پلیٹ میکر

بانی علی

قریش کی عورتوں پر حضرت علیؓ کی توہین کا الزام

الافتراء علی نساء قریش باهانة علی کرم الله وجهه .

AN ALLEGATION OF INSULTING HAZRAT ALI (RA) BY QURESHI (A TRIBE) WOMEN.

بحار انوار حصہ سوئم از باقر مجلسی ترجمہ مفتی سید طیب آغا جزائری

بحار الانوار — حصہ سوم

اس نے اس خوشی میں جنت کے درختوں کو حکم دیا کہ وہ زیورات اور حلّے یاقوت موتی ودر مرو ساکنین جنت پر نچھاور کریں چنانچہ انہوں نے اس نچھاور کو بے اندازہ اکٹھا کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے درخت طوبیٰ کو فاطمہ زہرا کے گھر میں قرار دیا ہے اور اس کو علیؑ کے گھر میں قرار دیا ہے۔

شب معراج علیؑ کے فضائل

تفسیر قمی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بھی فاطمہ زہرا کی خواستگاری کرتا تھا تو آپ اس سے اعراض فرما لیتے تھے یہاں تک کہ لوگ اس امید سے مایوس ہوگئے۔ پھر اس کے بعد جب آپ نے چاہا کہ فاطمہ کی شادی علیؑ سے کریں تو خلوت میں اس امر کے متعلق فاطمہؑ سے استفسار کیا حضرت زہراؑ نے جواب دیا یا رسول اللہ آپ کی رائے عالی ہے وہی سب سے اولیٰ ہے مگر قریش کی عورتیں علیؑ کے متعلق یہ کہتی سنائی دیتی ہیں کہ ان کا پیٹ بڑا ہے ہاتھ لمبے ہیں ان کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں سر پر بال بھی نہیں ہیں ان کی آنکھیں بھی بڑی بڑی ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں ان کے پاس مال بالکل نہیں۔ یہ سن کر جناب رسالت مآب نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم کو نہیں معلوم کہ اللہ نے ایک مرتبہ جو ہر نگاہ کی تو مجھ کو عالمین کے مردوں میں سے چنا پھر دوسری مرتبہ نگاہ کی تو علی کو چنا ایک بار تیسری مرتبہ نگاہ کی تو تمہیں عالمین کی عورتوں میں سے انتخاب کیا اے فاطمہ! جس رات مجھ کو معراج کیلئے لے جایا گیا اس رات میں نے بیت المقدس کے پتھر پر لکھا دیکھا کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ محمد رسول اللہ ایدته بوزیره ونصرته بوزیره سوائے خدا کے کوئی دوسرا خدا نہیں محمد اس کے رسول ہیں میں نے ان کے وزیر کے ذریعہ ان کی تائید و نصرت کی۔ اس وقت میں نے جبرئیل سے پوچھا وَمَنْ وَزِيْرِيْ میرا وزیر کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا علی ابن ابیطالبؑ۔

پھر جب میں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچا تو میں نے اس پر لکھا ہوا پایا۔ انی انا اللہ لا الٰہ الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی ایدته بوزیره ونصرته بوزیره میں وہ خدا ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں اور محمد میری مخلوق میں سب سے برگزیدہ ہیں میں نے ان کو ان کے وزیر کے ذریعہ مؤید و منصور گردانا۔

پھر جب میں سدرۃ المنتہیٰ سے گزر کے عرش الٰہی کے پاس پہنچا تو میں قائمہ عرش پر

انتباہ:۔ یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے۔

هٰذا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِيْنَ

آثارِ حیدری

اردو ترجمہ عربی تفسیر پرتنویر منسوب بہ

حضرت حجۃ اللہ فی الانام الامام الحسن العسکری علیہ السلام

مترجمہ

جناب مولوی سید شریف حسین صاحب بھریلوی

ناشران

امامیہ کتب خانہ لاہور ۸

مغل حویلی۔ حلقہ ۲۷۔ اندرون موچی دروازہ

ولایت علی ابن طالب کا اقرار شرمگاہوں سے

اعلان ولایة علی من قبل الفروج ۔

EVEN REPRODUCTIVE ORGANS OF THE BODY ACCEPTED THE WILAYAT OF HAZRAT ALI ( )

آثار حیدری (اردو ترجمہ تفسیر حسن عسکری) موچی دروازہ لاہور

۵۵۶

اُس کے سامنے سے شق ہو گئیں اور راستہ بن گیا پھر از سر نو آ کر باہم مل گئیں۔ کیا تم کو غدیر خم کا واقعہ
کافی نہیں ہے جبکہ میں نے علیؑ کو اپنا جانشین کیا تم نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے تھے۔
اور فرشتے ان میں سے سر نکالے جھانک رہے تھے اور تم کو پکار رہے تھے یہ ولی خدا ہے اسکی
متابعت کرو۔ ورنہ تم پر عذاب خدا نازل ہوگا۔ اس سے ڈرو کیا تم کو یہ بات کافی نہیں ہے کہ تم
نے دیکھا کہ علیؑ چلتا تھا اور پہاڑ سامنے سے ہٹتے جاتے تھے تاکہ ٹھوکر کھانے کی ضرورت نہ پڑے
جب وہ گزر گیا تو پہاڑ پھر اپنی جگہ پر آ گئے۔ بعد ازاں علیؑ نے دعا کی کہ اے خدا ان لوگوں کو پھر اپنی
نشانیاں دکھا کہ یہ امر تیرے نزدیک سہل ہے تاکہ تیری حجت ان پر اور زیادہ تاکید کرے۔ الغرض جب
وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف واپس گئے تو اندر داخل ہونا چاہا زمین نے انکے پاؤں پکڑ لیے اور ان کو
اندر جانے سے روک دیا اور آواز دی کہ ہمارے اندر قدم رکھنا تم پر حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ
ابن ابی طالب پر ایمان نہ لاؤ۔ تب انھوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور یہ کہہ کر گھروں میں داخل ہوئے
پھر اندر جاکر دوسرے کپڑے بدلنے کے لیے لباس اتارنے کا ارادہ کیا تب وہ لباس ان پر بھاری
ہو گئے اور وہ ان کو نہ اتار سکے اور کپڑوں نے انکو آواز دی کہ تم پر ہمارا اتارنا آسان نہ ہوگا جب
تک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو۔ تب انھوں نے اس کی ولایت کا اقرار کیا اور
کپڑوں کو اتار دیا۔ پھر رات کا لباس پہننے کا ارادہ کیا تب وہ بھاری ہو گئے اور ان کو آواز
دی کہ تم پر ہمارا پہننا حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت
انھوں نے اقرار کیا پھر کھانا کھانے لگے اُس وقت لقمہ ان کے لیے بھاری ہو گیا اور جو لقمے بھاری
نہ ہوئے تھے وہ ان کے منہ میں جاکر پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے کہ
جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو۔ تب انھوں نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا بعد ازاں
وہ پیشاب و پاخانہ کی ضروریات کو رفع کرنے گئے۔ تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان
کا دفعیہ ان کو متعذر ہوا اور ان کے پیٹوں اور آلات تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ
سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت
انھوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا پھر ان میں سے بعض نے دلتنگ ہو کر اس طرح پر
دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ

پارہ ۹ سورۃ الانفال ع ۴

پارہ ۹ سورۃ الانفال ع ۴

WITNESS

شیعانِ علیؑ زندہ باد
دشمنانِ علیؑ مُردہ باد
یا علیؑ مدد
تحفہ
حنفیہ
تحفہ
جعفریہ
در
جواب
اس رسالہ میں تمام علمائے اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،
نوٹس:۔ اسے کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں
از قلم حقیقت رقم
خادمِ مذہب شیعہ وکیل آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

حضرت عائشہؓ پر من گھڑت الزام۔ (استغفر اللہ)

افتراء المخترعة علىٰ عائشة رضی اللہ عنها (استغفر اللہ)

A SELF CREATED ALLEGATION ON HAZRAT AYESHA (RA)

۲۷۲

حالت حیض میں بی بی عائشہ کے خصوصی پروگرام

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۶۳ کتاب الحیض

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۳۰۰

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۶۵ م عبدالوہاب شعرانی

پہلا پروگرام: بخاری شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں فیباشرنی رسول اللہ وانا حائض کہ میں جب حالت حیض میں ہوتی تھی تو رسول پاکؐ میرے ساتھ مباشرت فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ نے رسول پاکؐ پر مخالفت قرآن کی تہمت لگائی ہے

بیان قرآن پاک پارہ ۲ سورہ بقرہ آیت ۱۲۲ میں اللہ پاک نے فرمایا ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض "کہ جب عورتیں حالت حیض میں ہوں تو تم اُن سے دوری اختیار کرو اور انکے قریب نہ جاؤ انکے پاک ہونے تک" مطلب یہ ہے کہ ان سے ملاپ اور جماع نہ کرو۔ حضرت عائشہ کہتی ہے کہ میری حالت حیض میں میرے ساتھ نبی کریم مباشرت کرتے تھے اور مباشرت کا معنی بھی جماع کرنا ہے۔ کما فی قولہ تعالیٰ فالئٰن باشروھنّ آغاز اسلام میں مسلمانوں پر ماہ رمضان میں رات کے وقت جماع کرنا منع تھا حضرت ابن عمر رات کے وقت جماع کر لیتے تھے اُسکے بعد پھر حکم ہوا کہ اللہ پاک تمہاری خیانت کو جانتا ہے۔ اور اب تمہیں اجازت دیتا ہے کہ تم رات کے وقت عورتوں سے جماع اور مباشرت کرو۔ بحکم قرآن مباشرت کا معنی ملاپ اور جماع ہے۔ پس عائشہ کا یہ کہنا کہ نبی پاک حیض میں میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے گویا بی بی جی نے مخالفت قرآن کی نبی پاک

حضرت عائشہ کی لرزہ خیز توہین۔ (معاذ اللہ)

اھانۃ عائشۃ المتنزلزلہ الاعصاب۔ (معاذ اللہ)

REVILE OF HAZRAT AYESHA (RA)

۲۷۱

ہمارے اور عائشہ کے درمیان پردہ تھا۔ یہ فرمایا ہے کہ انما سترت اسافل بدنہا کہ دقت غسل عائشہ نے بدن کا نچلا حصہ چھپایا ہوا تھا مگر شارح بخاری نے نچلے حصہ کی حد بندی نہیں فرمائی کہ ناف سے نیچے یا چھاتی سے نیچے، لعنت خدا کی بخاری لکھنے والے پر اور اسکی شرح کرنے والے پر کہ ان دونوں کو نبی کریمؐ کی عزت کا کوئی خیال نہ تھا۔ حضرت عائشہ تو جیسی تھی اسی روایت سے اور دیگر روایات سے ظاہر ہے کہ وہ کیسی تھی۔ مگر ان دونوں کو تو کچھ خیال کرنا چاہئے تھا۔ ارباب انصاف اگر یہ روایت درست ہے تو پھر حضرت عائشہ کی ذہنیت معلوم ہو گئی کہ وہ کس مزاج کی خاتون تھی جب نبی کریمؐ نے لوگوں کو نیم برہنہ ہو کر غسل کا طریقہ نہیں سمجھایا تو حضرت عائشہ نبی پاک کے بعد کوئی نبیہ تو نہیں تھی کہ وہ نیم برہنہ ہو کر لوگوں کو غسل جنابت سکھاتی۔

مروان کی روحانی اولاد کو دعوت انصاف

وہ ملاجو سگہائے بنوامیہ ہیں اور شیعیان حیدر کرار کے مذہب کے بارے یوں غوغو کرتے ہیں کہ شیعوں نے لکھا ہے کہ جب امام مہدیؑ آئے گا تو برہنہ آئے گا، اسکا پہلا جواب امام مہدیؑ جب آئے گا تو علانیہ آئے گا دوسرا جواب دکھلا کھلا آئے گا نہ کہ ننگا ہو کر آئے گا اور کپڑے اتار کر آئے گا امام مہدیؑ مرد ہے عورت نہیں ہے جس طرح بھی آئے گا وہ بعد کی بات ہے دیکھ لینا جس طرح بھی آئے گا اور حضرت عائشہ عورت ہے اور نیم برہنہ ہو کر مردوں کو غسل کر کے دکھا چکی ہے ہمیں اہل سنت بھائی جواب دیں کہ اس نیم برہنہ غسل کرنے سے عائشہ نے سسرال کی شان بڑھائی ہے یا میکے گھرانے کی عزت، بڑھائی ہے۔ یا دونوں کی عزت اتار کر انکے ہاتھ پکڑائی ہے۔

حضرت عائشہؓ پر بے بنیاد الزام - (نعوذ باللہ)

افتراء المخترعة علی سیدہ عائشة (نعوذ باللہ)

A BASELESS ALLEGATION ON HAZRAT AYESHA (RA)

۲۶۸

غسل کی مزید تفصیلات کے لیے ہمارا رسالہ فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ ملاحظہ کریں اس میں بخاری شریف کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل ننگے ہو کر غسل کرتے تھے۔

غسل جنابت حضرت عائشہ نبی کریم کے ساتھ ایک برتن میں کرتی تھی

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۵۵ کتاب الغسل عن عائشة۔ قالت کنت اغتسل انا والنبی من اناء واحد۔

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاک ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔

(نوٹ) حضرت عائشہ نے یہ رپورٹ عروہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ کو کیا ضرورت اور مجبوری تھی کہ وہ اپنی خلوت کی باتیں مردوں کو بتاتی تھی شرفاء گھرانوں کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں کرتی۔ جیسی روح ویسے فرشتے

فقہ دیوبندیہ بغیر غسل کے گئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۵۸ کتاب الغسل۔

ترجمہ :۔ انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم دن اور رات میں صرف ایک گھنٹہ میں اپنی گیارہ بیویوں سے ہمبستری فرما لیتے تھے کسی نے پوچھا کہ کیا حضور پاک میں اتنی قوت باہ تھی انس نے کہا آنجناب میں تیس مردوں

حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی توہین

اهانة عائشة رضي الله عنها ومعاوية رضي الله عنه - (العياذ بالله)

AN INSULT OF HAZRAT AYESHA (RA) AND HAZRAT MUAVIYA (RA)

۶۵

جناب معاویہ بی بی عائشہ کے قاتل ہیں

۷۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ حبیب السیر جزو سیم جلد اول ص ۴۵ در تاریخ حافظ ابرو از ربیع الابرار و کامل السقیفہ منقول است کہ در شہور سنۃ ستہ و خمسین کہ معاویہ بن ابی سفیان بہت بیعت یزید بمدینہ رفتہ حسین ابن علی عبد اللہ بن عمر۔ عبد الرحمن بن ابی بکر۔ عبد اللہ بن زبیر را بر نجانید۔ صدیقہ رضی اللہ عنہا زبانِ ملامت و اعتراض بروئے بکشاد و معاویہ در خانہ خویش چاہ کندہ سر آنرا بخاشاک پوشید و کرسی آبنوس بر زیر آں نہاد۔ آنگہ صدیقہ را جہت ضیافت طلب داشت و بر آں کرسی نشانند تا در چاہ افتاد و معاویہ سر چاہ را با آہک مضبوط کردہ از مدینہ بمکہ رفت۔

ترجمہ

۵۶ھ میں معاویہ مدینے آیا بیعت یزید لینے کی خاطر امام حسین علیہ السلام۔ عبد اللہ بن عمر۔ عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن زبیر کو بیعت یزید کے بارے میں دکھ پہنچایا۔ بی بی عائشہ صدیقہ نے یزید کی بیعت لینے کے بارے میں معاویہ کو ملامت اور توہ پھٹ کی۔ معاویہ نے کسی عزیز کے گھر میں ایک کنواں کھدوایا اور گھاس سے اس کا منہ چھپا

بی بی عائشہ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی

اکانت عائشة رضی اللہ عنہا آنسة امریکیة ام سید آروبیه؟

HAZRAT AYESHA (RA) WAS NOT AN AMERCIAN OR EUROPEAN LADY.

حقیقت فقہ حنیفہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۶۴

۲۷۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ
عائشہ تو مجھے شادی سے پہلے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔
فرشتہ تجھے ریشمی چادر میں لایا۔ جب میں نے چادر کھولی فاذا ھی
انت پس تو اس میں تھی۔

بخاری شریف۔ جلد ۳ پ ۲۸ کتاب الرؤیا باب الحریر فی المنام

نوٹ۔ بی بی عائشہ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی کہ بہت
دور رہتی تھی اور اس کے رشتہ کی خاطر اس کا فوٹو دکھانا پڑا۔ حضور پاک
اور عائشہ دونوں مکہ میں رہتے تھے اور بقول اہلسنت وہ چھ سال کی لڑکی
تھی۔ پس حضور پاک تو خود عائشہ کو دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے یہ تصویر والا
ڈھکوسلا من گھڑت ہے۔

۲۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ تزوجنی وانا بنت
ستة سنین کہ حضور نے مجھ سے نکاح کیا تو میں چھ سال کی تھی
اور میری رخصتی ہوئی تو میں نو سال کی تھی۔

بخاری شریف جلد ۳ پ ۱ کتاب النکاح

نوٹ۔ مکہ کی زلیخا بی بی عائشہ میں کیا رکھا تھا کہ حضور پاک نے اپنی ہم عمر
بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود
چھ سالہ ننھی اماں جی سے اپنے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی۔

شیعانِ علی زندہ باد

دشمنانِ علی مردہ باد

یا علی مدد

تحفہ حنفیہ

در جواب

تحفہ جعفریہ

اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنی مذہب کے خلاف پیش کیے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،

نوٹس :۔ اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں

از قلم حقیقت رقم

خادمِ مذہب شیعہ وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

ام المومنین حضرت حفصہؓ بد خلق تھیں جس بد خلق عورت کو لینے کیلئے کوئی تیار نہیں تھا
اس کیلئے فقہ میں اہل سنت نے ایک باب بنا دیا

كانت ام المؤمنين حفصة رضى الله عنها سيئة الأخلاق
ولم يكد احد يقبلها وقد بوّب اهل السنة حول الموضوع فى الفقه

HAZRAT HAFZA (RA) WAS INDECENT WOMAN.

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۲۳

بخاری شریف کتاب النکاح صہ ۱۳

نوٹ ۔ بی بی حفصہ بد خلق تھی جیسا کہ معارج النبوۃ میں ہے کہ اسی بد خلقی کے باعث حضور نے اسے طلاق دی تھی اور طلاق کے بعد حضرت عمر نے سر میں خاک ڈال تھی ۔ سنی بھائیوں نے کیا مکاری کی ہے کہ جس بد خلق عورت کو لینے کے لیے کوئی تیار نہ تھا اس کے لئے فقہ میں ایک باب بنا دیا کہ اپنی بہن اور بیٹی اہل خیر کو پیش کرنا چاہیے ۔

۱۲۳) سنی فقہ میں ہے کہ شادی کے موقعہ پر گھر میں ڈھولک بجنی چاہیے کیونکہ ربیع بنت معوذ سے جب حضور پاک نے نکاح کیا تھا تو اس موقعہ پر طبلہ نوازی ہوئی تھی ۔

بخاری شریف کتاب النکاح باب ضرب الدف فی النکاح صہ ۱۹

نوٹ ۔ بلے بلے بخاری شریف ۔ صرف طبلے اور ڈھولک سے کیا بنے گا ۔ کچھ کنجریاں بھی اگر منگوا لی جائیں اور تھوڑا سا مزہ بھی کروا لیا جائے تو محفل کی رونق دوبالا ہو جائے گی اور پھر اس نیک عمل کا ثواب امام بخاری کی روح کو ہدیہ کر دیا جائے تو کیا ہرج ہے ۔

۱۲۴) شادی سے پہلے دلہن کا فوٹو دولہا میاں کو دکھایا جائے کیونکہ رسول پاک کے پاس ریشمی رومال میں نکاح سے پہلے فرشتے بی بی عائشہ کی تصویر لائے تھے ۔ بخاری شریف کتاب النظر قبل التزویج صہ ۲

نوٹ ۔ اسی بخاری شریف کتاب النکاح صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے کہ فرشتوں کو تصویر سے اتنی نفرت ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل ہی نہیں

حضرۃ عائشہؓ کے بارہ میں فحش کفریہ کلمات

كلمات الكفر حول ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها .

INDECENT AND VULGAR LANGUAGE USED AGAINST HAZRAT AIYSHA (RA).

تحفہ حنیفہ در جواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

اہل دیوبند کی بی بی عائشہ پر تہمت کی بی بی جی نے نیم برہنہ ہو کر مردوں کو غسل جنابت سکھایا۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۵۵ کتاب الغسل

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۲۶۵ باب الغسل بالصاع

بخاری شریف کی عبادت | دخلت انا واخو عائشة على عائشة فسألها اخوها عن غسل النبى فدعت باناء نحو من صاع فاغتسلت و افاضت على رأسها وبيننا وبينها حجاب.

ترجمہ: عمر بن سعد قاتل امام حسینؑ کا پوتا ابو بکر بن حفص بیان کرتا ہے کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ میں اور کوئی بھائی عائشہ کا عائشہ کے پاس آئے پس عائشہ کے بھائی نے ان سے نبی کریمؐ کے غسل کے بارے سوال کیا عائشہ نے ایک برتن جس میں ایک صاع تقریباً تین سیر پانی آسکتا تھا منگوایا پھر اس پانی سے غسل کر کے ہمیں دکھایا اور پانی سر پر ڈالا اور ہمارے اور اس کے درمیان پردہ تھا۔ (نوٹ) ارباب انصاف اس روایت میں علماء اہل سنت نے شرم وحیاء کی تمام حدیں توڑ دیں۔ اور اس روایت نے گواہی دی کہ صحابہ کرام میں ایسے بے حیا لوگ بھی تھے کہ وہ نبی کی بوڑھی بیویوں کو چھوڑ کر اُن جناب کی محبوبہ اور جوان بیوی سے غسل جنابت کا طریقہ سیکھتے تھے اور اگر اس شریعت کی ٹھیکیدار بیوی سے کوئی نبی کریمؐ کے جماع کرنے کا طریقہ پوچھ لیتا تو پھر کیا وہ لیٹ جاتی اور نقشہ دکھا کر علمی دنیا میں اپنا نام روشن کرتی لاحول ولا قوۃ الا باللہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی نے بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں اس جملہ کی تشریح میں کہ۔

حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ناقابل تحریر توہین

اهانة غليظة لام المؤمنين عائشة رضى الله عنها .

HUMILIATION AND INSULT OF HAZRAT AYESHA رضي الله عنها

تحفہ حنیفہ در جواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۳۳۴

مگر دونوں صورتوں میں مرد و عورت پر نہ کسی کفارہ کا ذکر ہے اور نہ ہی اُن کی اس حرکت کی مذمت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حالت نماز میں فقہ دیوبندی میں عورت سے جماع کرنا جائز ہے صرف بے چاری عورت پر یہ نزلہ گرا ہے کہ عورت کی نماز باطل ہے وہ دوبارہ پڑھے یہ فتویٰ دہلوی دجال کے منہ پر ایک اور چوتا ہے کہ مسائل ضرورت کے تحت ہوتے ہیں اہل سنت اپنی نمازی بیویوں سے اُنکی حالت نماز میں جماع کرتے تھے اسی لئے علماء اہل سنت کو ایسے مسائل بیان کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔

فقہ دیوبند بلے بلے نبیؐ پاک کا نماز میں عائشہ کو پیار کرنا

دیوبندی احباب اب تو روشن ہوگیا کہ تمہاری فقہ میں عورت کو بحالت نماز چومنا اور اسکی شرمگاہ کی زیارت کرنا اور اس کو چھونا یہ سب جائز ہے۔ اور تمہاری بخاری شریف صہ ۸۲ کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی الفراش میں یہ صاف لکھا ہے۔ نبی کریمؐ جب نماز پڑھتے تھے تو میں اُن کے قبلہ کی طرف سو جاتی تھی آنجناب جب سجدہ میں جاتے تھے تو حضورؐ غمزہ کرتے تھے یعنی مجھے ہاتھ کے ساتھ دبایا کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ بحالت نماز اپنی بیوی کو فقہ دیوبند میں مٹھی بھرنا جائز ہے۔ کیا ابوبکر و عمر و عثمان بھی اور دیگر صحابہ کرام بھی اور مشائخ دیوبند بھی اور شرفاء دیوبند بھی بحالت نماز بیویاں کو چھوتے تھے اُنکی شرم گاہ کی زیارت کرتے تھے اُن کے ساتھ جماع کرتے تھے اور اُن کو مٹھیاں بھرتے تھے۔

شیعہ

اور

تحریفِ قرآن

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین آقای علی میلانی مدظلہ

ترجمہ: محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۰۔ گنگارام بلڈنگ، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور

قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو ہو چکا ہے ہو رہا ہے اور آئندہ ہو گا

فی القرآن کل ما کان وما یکون وما ہو کائن .

QURAN IS THE MENIFESTAION OF PAST, PRESENT AND FUTURE.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۳

(۲) دوسرے حصے میں حرام کا تذکرہ۔

(۳) تیسرے حصے میں سنن واحکام ہیں۔

(۴) چوتھے حصے میں تم سے جو گزر گئے یا تمہارے آنے والوں کی خبریں ہیں۔

نیز ایسی چیز ہے جو تمہارے درمیان موجود اختلاف کو رفع (دور) کرنے کی موجب بنے گی[1]

امام محمد باقرؒ سے مروی ہے کہ قرآن چار حصوں میں نازل ہوا ایک حصہ ہمارے بارے میں ہے دوسرا ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے تیسرے حصے میں سنن و امثال ہیں اور چوتھا حصہ فرائض و احکام پر مشتمل ہے[2]

۶۔ محمد بن سلیمان بعض اصحاب سے اور وہ امام ابو الحسنؒ سے نقل کرتے ہیں:

ہم نے امام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ پر فدا ہوں۔

ہم قرآن میں ایسی آیات سنتے ہیں کہ ہم نے ابھی تک جو قرآن سنا اس میں وہ آیات نہیں ہیں۔ نیز جس طرح آپ ان کی عمدہ انداز میں قرأت کرتے ہیں ہم اس طرح قرأت بھی نہیں کر سکتے کیا ہم گناہگار ہیں؟

تو امامؒ نے فرمایا کہ نہیں تم گناہگار نہیں ہو البتہ قرآن کو ایسے پڑھو جیسے تمہیں تعلیم دی گئی ہے اور پھر عنقریب تمہارے پاس ایک شخص تمہیں تعلیم دینے اور سکھانے کے لیے آئے گا[3]

۷۔ امام جعفر الصادقؒ سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا:

قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو کچھ ہو چکا۔ ہو رہا ہے اور آئندہ ہو گا اس میں لوگوں کے نام ہیں اور وہ مجھے بتائے گئے ہیں نیز اس میں ایک ہی نام اتنے طریقوں سے آیا ہے کہ قابل شمار نہیں اور اس کو فقط وصی ہی جانتے ہیں[4]

---

[1] اصول کافی جلد ۲ ص ۴۵۹

[2] اصول کافی جلد ۲ ص ۴۵۹

[3] اصول کافی جلد ۲ ص ۴۳۲

[4] تفسیر عیاشی جلد ۱ ص ۱۲

الشہید المسموم

فی تاریخ

حسن المعصوم

انشا

مولانا سید مظہر حسن سہارنپوری اعلی اللہ مقامہ

ومصنّفہ

تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنینؑ
و دیگر سوانح عمری ائمہ معصومین علیہم السلام

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ، رتہ متہ، ضلع جھنگ

حضرۃ حسن رضی اللہ تعالٰی کے بارہ میں کفریہ کلمات

كلمات كفرية حول سيدنا حسن ابن علي رضى الله تعالىٰ عنهما

A REMARKS OF INFIDELITY ABOUT HAZRAT HASSAN (RA)

الشہید المسموم فی تاریخ حسن المعصوم از سید مظفر حسن سہارنپوری ولی العصر ٹرسٹ لاہور

۲۲۸

اور اس شہر سے فرار ہو کہ امام حسنؑ تیرے قتل کی فکر میں ہیں۔ وہ خود پہلے سے خائف و ترساں تھی دمشق کا
کا آمادہ کیا۔ معاویہ نے دو غلام تیز اسکے ہمراہ کئیں اور معاویہ کو خط لکھا کہ اس عورت کو پوشیدہ رکھو
کسی سے بات نہ کرنے دو اگر قصہ زہر خورانی امام حسنؑ سے ذرا بھی اسکے لب آشنا ہوئے تو آتش فتنہ و فساد
روشن ہو جائے گی۔ یہ غلام اور جعدہ شام میں پہنچے تو معاویہ نے حکم دیا کہ موت حسنؑ میں آثار سوگ پر شہر کے دروازے
سیاہ کریں۔ دوکانیں بند کریں اور تین شب و روز تمام شہر کے لوگ رسوم تعزیت ادا کریں پھر جعدہ کو خلوت میں
بلا کر حال دریافت کیا اسنے ریزہ ہائے الماس پانی میں ڈالنے اور آپ کی تباہ ہونے کی مفصل کیفیت
بیان کی اور کہا یہ سب کام محبت یزید اور تمہاری فرمانبرداری میں کئے امیر شام نے کہا تو نیکو کیا قلاح نیکی
جبکہ تجھکو خدا و رسول سے شرم نہ آئی اور رضائے گلعذار و گیسوئے تابدار اس پیشوائے اخیار کا ذرا خیال نہ
کیا۔ جعدہ خلق و کرم و ملاحت و صباحت امام حسنؑ کو یاد کر کے رو پڑی۔ راوی کہتا ہے کہ تین شبانہ روز مشغول
گریہ و بکا رہی کہ چوتھے روز معاویہ نے حکم دیا کہ اسکو دم اسپ سے باندھ کر چار شخص اسکا سوار کر دوڑائیں اور جگہ
جگہ ہو کہ اسکے جسم کو نیل میں لیجائیں اور دست و پا باندھ کر دریا میں ڈالدیں۔ ایک فرسخ ہی جزیرہ میں گئے
تھے کہ طوفان نمایاں ہوا سیاہ ہوا چلی اور ایک بگولہ اسکو اٹھا کر لیگیا اور اس جزیرہ میں لیکر ڈالدیا۔ پھر اس کا
کہیں پتہ و نشان نہ ملا ؎ آنکہ با جاں کنند چنیں اند پیش ۔

ازواج

بیبیاں جو آنحضرت کے عقد میں آئیں کثرت سے ہیں حتی کہ بعض روایات میں تعداد ازواج بشمول
ایک سو دو تک ہے محل جماع تک بیان ہوئی ہے کنیزیں ان کے سوا تھیں ظاہرا زیادہ تر باعث اسکا
یہ ہے کہ جاہ و جمال آنحضرت صلوات اللہ علیہ کا دیکھ کر عورات فریفتہ ہوتیں اور اکثر ابتداء خواہش انکی
طرف سے کیجاتی۔ نیز فرزند رسول خدا جان کر بقصد تبرک عورات آپکی ہم بستری کی خواہاں تھیں اور گو ان
کو یہ معلوم تھا کہ عرصہ دراز تک اس شرف سے مشرف نہ ہونگی تاہم تھوڑی مدت بھی اس سے متمتع ہونا
اپنے لئے کافی جانتی تھیں یہی باعث تھا کہ امیر المومنین نے جو ایک مرتبہ بطور خیر خواہی سر منبر کہا کر
کہا اے اہل کوفہ حسن مطلاق ہیں یعنی ازواج کو کثرت سے طلاق دیتے ہیں تم اپنی لڑکیاں
ان سے بیاہ دو۔ تو بعض اکابر قوم نے یہ روایت ایک بزرگ نے قبیلہ ہمدان سے کھڑے ہو کر کہا قسم بخدا

سیاست آئمہ
علی اکبر شاہ
ماخوذ
از
البلاغ
المبین
ایک
تاریخی تجزیہ
ماجدہ اکیڈمی

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی توہین

اھانۃ الازواج المطھرات رضی اللہ تعالی عنہن

DISOWNING THE WIVES OF RASUL ALLAH ﷺ.

سیاست راشدہ از علی اکبر شاہ ساجدہ اکیڈمی

۶۲

چند کے نام پیش کرتے ہیں۔
صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل اہلبیت۔ مسند احمد ابن حنبل جزو اول جزو ثالث۔ مستدرک حاکم جزو ثالث۔ صحیح ترمذی ک ۴۴ سورۃ ح۔
اشعۃ اللمعات شیخ عبدالحق محدث دہلوی جلد چہارم۔
آنحضرت نے چاہا کہ لوگوں کے دلوں میں یہ بات راسخ ہو جائے کہ اہلبیت میں ازواج شامل نہیں ہیں لہذا مسلسل نو مہینہ تک روزانہ بعد نماز پنجگانہ خانۂ علی پر جاتے رہے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ دروازے ہی سے اہلبیت رسالت کہہ کر مخاطب ہوتے۔ تفسیر درمنثور میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ :۔
" ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جناب رسول خدا لگاتار نو مہینہ تک بعد نزول آیۂ تطہیر حضرت علی کے دروازے پر ہر ایک نماز کے بعد تشریف لاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اے اہلبیت رسالت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر آیۂ تطہیر تلاوت فرماتے پھر الصلوٰۃ رحمکم اللہ۔ روزانہ ہر نماز کے بعد پانچ وقت آنحضرت ایسا کرتے "۔
آیۂ تطہیر پنجتن پاک کے لئے نازل ہوئی۔ اسکے راوی بڑے پائے کے صحابہ ہیں جن میں ازواج رسول بھی شامل ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں۔ انس بن مالک، سعد بن ابی وقاص، عائشہ، ام سلمہ، ابوسعید خدری، عبداللہ ابن عباس، جابر ابن عبداللہ، زید بن ارقم اور حضرت علی۔
تقریباً سب ہی علماء اہل سنت اس بات کو تسلیم کرتے ہیں سوائے چند کے، ان میں سے ایک نہ مانے تو انھوں نے ازواج کو بھی اہل بیت میں شامل کر کے پاک و طاہر کر دیا۔
اگر ہم اس کا جائزہ لیں تو بات صاف ہو جائے گی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آیت ازواج پر چسپاں بھی ہوتی ہے یا نہیں۔ ازواج رسول کیلئے کوئی بھی نہ کہہ سکتا کہ وہ معصوم تھیں پھر یہ بات کتنی عجیب ہے کہ معصوم بھی نہ تھیں اور سر نجاست سے پاک بھی تھیں۔

کتاب مستطاب

مُصنّفہ

حضرت حجۃ الاسلام سیّد محمّد سلطان الواعظین شیرازی دام ظلہ

مترجم

جناب الحاج مولانا سیّد محمّد باقر صاحب باقری رئیس جوارس ضلع بارہ بنکی

ناشر

کُتب خانۂ شاہِ نجف مُغل حویلی لاہور

ملنے کا پتہ

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ مین بازار اسلام پورہ ۔ لاہور۔

ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہؓ نبی کریمؐ کی رسالت و نبوت کے بارہ میں مشکوک تھیں

كانت ام المؤمنين عائشة فى ريب من نبوة الرسول

HAZRAT AYESHA (RA) WAS DOUBTFUL ABOUT THE APOSTLEHOOD OF PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM)

نور سید خاور خورشید خاور ترجمہ شہائے پشاور حصہ دوم ۱۴۰ از سید محمد سلطان شیرازی افکار بک ڈپو لاہور حصہ دوم

ابوبکر اپنی بیٹی کے گھر پہنچے تو ان کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ عائشہ سے ناراض ہیں، انہوں نے کہا کہ تمہارے درمیان جو قضیہ ہوا اس کو بیان کرو تاکہ میں فیصلہ کردوں، پیغمبر نے عائشہ سے فرمایا تکلمین او اتکلم تم کہو گی یا میں بیان کروں؟ انہوں نے جواب دیا بل تکلم ولا تقل الا حقا تم ہی بتاؤ لیکن بات سچی ہی کہنا، جھوٹ نہ بولنا،

اور اپنے دوسرے جملہ میں آں حضرتؐ سے کہا۔

انت الذی تزعم انک نبی اللہ۔

تم تو وہ ہو کہ اپنے کو واقعی خدا کا نبی کہہ بیٹھے ہو۔

آیا ان جملوں سے مقام نبوت پر حملہ نہیں ہوا؟ معلوم تو یہ ہوتا ہے کہ شاید عائشہ رسول خدا کو حقیقی پیغمبر ہی نہیں سمجھتی تھیں اور جب تو آں حضرتؐ کی شان میں ایسے فقرے استعمال کرتی تھیں۔

اس قسم کی اہانتیں آپ کی کتابوں میں کثرت سے منقول ہیں جو سب کی سب آں حضرتؐ کے آزار و اذیت اور دلی رنجش کا باعث تھیں۔

آخر فریقین کے علماء و مورخین بلکہ غیروں نے بھی تاریخ اسلام میں دوسرے ازواج رسولؐ کے لئے کوئی بات کیوں نہیں لکھی؟ اور کوئی تنقید کیوں نہیں کی؟ حتیٰ کہ حفصہ دختر عمر کے لئے بھی اس قسم کے ایرادات نہیں کئے، فقط عائشہ ہی کے طور طریقے ان کی بدنامی کا سبب بنے اور ہم بھی عائشہ کے بارے میں وہی کہتے ہیں جو خود آپ کے اکابر علماء نے کہا ہے آیا آپ نے امام غزالی کی کتابیں، تاریخ طبری، مسعودی اور ابن اعثم کوفی وغیرہ کا مطالعہ نہیں کیا ہے کہ آپ کے بڑے بڑے علماء نے ان کو احکام خدا و رسولؐ کے مقابلہ میں سرکش اور نافرمان قرار دیا ہے؟ آیا اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم سے انحراف نیک بختی اور سعادت کی دلیل ہے؟ اس کے بعد بھی آپ اس کی شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے ام المومنین کی تاریخ زندگی کو داغدار کیوں کیا؟ خدا و رسولؐ کے احکام سے سرکشی، خلیفۂ رسولؐ کے مقابلے میں بغاوت اور آں حضرتؐ کے مسلم الثبوت وصی سے جنگ کرنے سے بڑھ کے اور کونسا تاریخی داغ ہو سکتا ہے؟

حالانکہ آیت ۳۳ سورہ ۳۳ (احزاب) میں خدا آں حضرتؐ کی تمام بیویوں سے خطاب فرماتا ہے۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولیٰ۔

یعنی اپنے اپنے گھروں میں سکون سے بیٹھو اور پہلے زمانۂ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار نہ دکھاؤ۔

چنانچہ آں حضرتؐ کی دوسری بیویوں نے اس حکم کی پابندی بھی کی اور بغیر کسی ضروری کام کے گھر سے باہر قدم نہیں رکھتی تھیں یہاں تک کہ اعمش نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نادِ علی رضی اللہ عنہ

مکتبہ آئینہ قسمت

زنجانی منزل زنجانی سٹریٹ:

مغلپورہ روڈ گڑھی شاہو لاہور ۵۵۸۴۰

حضرت علیؓ کے بارہ میں غلو

الغلو فی علی رضی اللہ عنہ

OVER PRAISING THE STATUS OF HAZRAT ALI (RA)

۹۶

ہی ہیں۔ سب سے پہلے یہ اسم مبارک خدا کی طرف سے انہی کو عطا ہوا۔
یہی وجود اقدس تمام انبیاء کے علاوہ بیت اللہ میں پیدا ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ
خدا کا ہمنام فرشتہ اور ملک صدق اور ایلیا اسی وجود اقدس کے اسماء مقدسہ ہیں
علی آپ کو خدا کا دیا ہوا نام ہے کہ خدا نے رکھا تھا اور ملک صدق وصفی نام تھا جو
آپ کی سلامت روی سے مشہور ہوا یا انبیاء ماسلف کو ہر ہلاکت سے بچا کر سلامت
رکھنے سے مشہور ہوا۔ فرشتہ آپ کو اس لئے کہا گیا کہ عالم دنیا میں اس وقت تک
نہ آئے تھے اس واسطے وہ فرشتہ سیرت تھے۔

اس امر کو حضرت یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو وصیت کرتے ہوئے بیان کیا تھا۔
پیدائش باب ۴۹۔ آیت ۱۰، ۱۱

"یہوداہ سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اس کے پاؤں کے درمیان
سے جاتا رہے گا جب تک سیلا نہ آئے۔"

یہ ترجمہ ۱۸۹۵ء کا ہے اس سے قبل اس لفظ سیلا کو شیلا اور شلو اور شیلو
لکھا جاتا رہا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ یہوداہ کے قبیلہ کی حکومت شیلا یا کہ سیلا و
شلو و شیلو کے آنے تک قائم رہے گی پھر ختم ہوگی۔

اس امر کو حضرت یسعیا اس طرح بیان فرماتے ہیں۔
یسعیا باب ۹۔ آیت ۶

"کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا (ہوگا) اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا (جائیگا)
اور سلطنت اس کے کاندھے پہ ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب، مشیر
خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی
کا کچھ انتہا نہ ہوگی۔

پس اس فرمان سے سیلا یا کہ سیلا کی آمد کا ثبوت ملتا ہے جو ملک صدق ہے
جس کو سلامتی کا بادشاہ کہا گیا ہے۔ اسی آیت میں اس کو سلامتی کا شہزادہ کہا ہے اور
وہی ہمنام خدا ہونے کی وجہ سے عجیب ہوا یعنی مظہر العجائب جس کو مشیر خدائے قادر
کہا گیا ہے سیلا یا کہ شیلا عبرانی لفظ ہے جس کا عربی ترجمہ اسد اللہ، شیر خدا ہوتا
ہے اور دوسری طرف شیلو یا شلو کا ترجمہ قاتل اژدر ہوتا ہے جس کو حی دریعنی کر

حضرت علی کی توہین

اھانۃ علی رضی اللہ

AN INSULT OF HAZRAT ALI (RA)

۹۷

حیدر کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تسمیہ کے باعث مرحب یہودی کے جواب میں حضرت علی نے فرمایا:

"انا الذی سمتنی امی حیدرہ"

"میں وہ ہوں جس کا نام ماں نے حیدر رکھا ہے"۔

حضرت عیسیٰؑ نے دنیا سے جانے کے قریب بنی اسرائیل کو فرمایا تھا۔
متی باب ۲۱۔ آیت ۴۳

"اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور ایک اور قوم کو جو اس کے میوے لائے، دی جائے گی اور جو اس پتھر پہ گرے گا چکنا چور ہوگا اور جس پہ وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا"۔

"حضرت عیسیٰ کے بعد خدائی حکومت یا نبوت قوم عرب کو ملی۔ جن میں سے حضرت رسولِ خدا محمدؐ ہوئے جن کے ساتھ ان کے پیش کار و پیشرو خدا کے ہمنام حضرت علیؑ پیدا ہوئے جنہوں نے یہودی حکومت اور طاقت کا مرحب، عنتر اور حارث خیبر بوت کو قتل کرکے ختم کر دیا۔ جو باوجود نبی و رسول نہ ہونے کے ابدی یعنی امام خلق ہوئے اور رہبر اور پیشوائے عالم پیدا کئے گئے جو سردار جہاں نبی موعود کے پیشکار و پیشرو تھے جن کے طریق پہ حضرت عیسیٰ بھی اُمّی نبی موعود کے پیشرو تھے۔ یہی ملک صدق جو خدا کے ہمنام اور دربار کبریا کے ابدی کاہن تھے ان کے سوا اور کوئی وجود دنیا میں ان اوصاف کا نہیں پیدا ہوا۔ لہٰذا (ورڈ آف گاڈ اینڈ ورک آف گاڈ) کے مطابق خدا کے اس قول کا فعل ملک صدق ہمنام خدا کی اس درگاہ کا ابدی کاہن یہی وجود اقدس حضرت علیؑ ہی تھے اور یہی جن کو ملاکی نبی اور حضرت عیسیٰ نے ایلیا کے مقدس نام سے یاد کیا۔ جن کی معرفت یسعیاہ نبی نے اپنے صحیفہ میں اس طرح کرائی ہے:

"جاگ جاگ توانائی پہن لے اے خداوند کے بازو جاگ۔ جیسا اگلے زمانے میں اور سلف کی پشتوں میں کیا۔ کیا تو وہی نہیں جس نے راہب کو کاما اور اژدھے کو گھائل کیا۔ کیا تو وہی نہیں جس نے سمندر اور بڑے گہراؤں کا پانی سکھا ڈالا۔ جس نے دریا کی تھاہ کو رستہ بنا ڈالا تا کہ وہ جن کا فدیہ لیا گیا پار اتریں"۔ (یسعیاہ باب ۵۱۔ آیت ۹)

عُمدۃُ المَطَالِب

جلدِ اوّل

ترجمہ: مناقبِ آلِ ابی طالبؑ

از

ملک العلماءؒ مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ سولوی
ملتان

الناشر

مکتبۃ الساجدہ ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

(بارِ دوم)

حضرت علیؓ پر من گھڑت الزام

افتراء المخترعة على علی رضی اللہ عنہ (العیاذ باللہ)

A SELF CREATED ALLEGATION ON HAZRAT ALI (RA)

۴۳۴

آپ نے صبح و شام اس حالت میں کی کہ آپ ہر مومن اور ہر مومنہ کے سردار ہو گئے؛ ابوبکر باقلانی نے تمہید میں سمعانی نے فضائل الصحابہ میں اسناد خود سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ کسی نے حضرت عمر بن خطاب سے پوچھا آپ تو علی علیہ السلام کے بارے میں ایسی بات کہتے ہیں۔ جو اور اصحاب النبی صلعم کے بارے میں نہیں کہتے کہا علی تو میرے مولا ہیں۔"

علامہ ... امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ نے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو ایک عدوی شخص کہنے لگا خدا کی قسم یہ حکم خداوندی نہیں بلکہ یہ اپنی طرف سے غلط کہہ رہے ہیں اس وقت اللہ تعالے نے یہ آیت نازل کی۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل الی کافرین تک۔ حسان جمال ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ بلند کئے ہوئے ہیں۔ تو ایک شخص کہنے لگا اس کی آنکھوں کو دیکھو۔ کہ اس طرح گھوم رہی ہیں جس طرح مجنوں کی آنکھیں گھومتی ہیں۔ اس وقت جبرائیل یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔ وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون۔ کافر جب قرآن سنتے تو اپنی نظر ایسے تمہیں پھینک دیں۔ کہتے ہیں یہ دیوانہ ہے۔

عمر بن یزید نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت قل انما اعظکم بواحدۃ۔ کہو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کے بارے میں پوچھا فرمایا یہ ولایت ہے۔ میں نے عرض کیا یہ کیسے کہ فرمایا جب رسول اللہ نے علی کو لوگوں کا امام مقرر کیا اور فرمایا۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ جس کا میں سردار ہوں اس کے علی سردار ہیں تو لوگ شک کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ محمد صلعم ہر وقت ہمیں ایک نئی بات کی طرف بلاتے ہیں۔ اپنے اہل بیت کو ہماری گردنوں پر مسلط کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور یہ آیت پڑھی۔ قل انما اعظکم بواحدۃ۔ میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ میں نے وہ چیز ادا کر دی ہے۔ جو تمہارے رب نے تم پر فرض کی ہے۔ ان تقوموا للہ مثنیٰ وفرادیٰ۔ اللہ تعالے کی خاطر دو دو اور ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ مثنیٰ سے مراد وہ امام ہیں جو آنحضرت کے بعد ان دونوں رسول اور علی کی اولاد سے ہوں گے۔ پھر کہنے لگے کہ دوسرے وصی رسول اللہ نے تیسرے کسی کو مراد نہیں لیا

علامہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے کتاب تنزیہ الانبیاء میں تحریر فرمایا ہے۔ ابتداء امر میں جب رسول اللہ صلعم نے امیر المومنین کی امامت پر نص فرمائی۔ تو قریش نے کہا یا رسول اللہ اسلام کا ابتدائی زمانہ ہے۔ یہ لوگ اس بات پر راضی نہیں ہوں گے کہ نبوت تم میں اور امامت تیرے چچا زاد میں ہو۔ اگر آپ امامت کسی اور میں مقرر کر دیں تو بہتر ہوگا۔ فرمایا میں نے یہ بات اپنی رائے اور اختیار سے نہیں کی۔ بلکہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے اور یہ بات مجھ پر فرض کی ہے۔ کہنے لگے اگر آپ اللہ کے عذاب کے ڈر سے یہ کام نہیں کر سکتے۔ تو خلافت کے بارے میں علی کے ساتھ قریش کا ایک آدمی شریک کر دیجئے۔ تاکہ لوگوں کا اضطراب بھی ختم ہو۔ اور آپ کا کام بھی پورا ہو جائے۔ اگر آپ نے ایسا کر دیا۔ تو لوگ آپ کے مخالف نہیں ہوں گے۔ یہ آیت نازل ہوئی۔ لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین۔ اگر تم نے کسی کو شریک رسالت علی کے بارے میں کیا تو تیرے عمل ضبط ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والے میں ہو جاؤ گے: عبد العظیم حسنی (صاحب مزار بمقام رے نزد طہران) حضرت امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ تو مرد کے ایک آدمی نے کہا قریش میرے پاس جمع ہوئے۔ پھر ہم نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ ہم نے بتوں کی عبادت چھوڑ دی اور آپ کی پیروی کی۔ ہمیں علی علیہ السلام کی ولایت میں شریک کر دیں۔ تاکہ ہم شرکاء ہو جائیں۔ جبرائیل نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ اے محمد! اگر آپ نے کسی کو شریک کیا تو آپ کے اعمال ضبط ہو جائیں گے۔ اس آدمی نے کہا۔ جب مجھے یہ سن کر تکلیف لاحق ہوئی تو میں بے اختیار ہو کر بھاگا۔ مجھے راستے میں گھوڑے پر سوار ایک آدمی ملا۔ جس کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ اس کے جسم سے مشک کی خوشبو آ رہی

تہذیب و ترجمہ اردو

کتاب سلیم بن قیس کوفی

متوفی حدود ۹۰ھ

از

مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ سیدوی ملتان

ناشر

مکتبہ الساجد ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان (مغربی پاکستان)

بار اول تعداد ایک ہزار

عزیز پریس بیرون لوہاری گیٹ ملتان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عائشہؓ، حضرت علیؓ کی توہین

اهانة الرسول صلى الله عليه وسلم و عائشة و على بن ابى طالب :

DESECREATION OF THE HOLY PROPHET (SAW), HAZRAT ALI (RA) AND HAZRAT AIYSHA (RA).

کتاب سلیم بن قیس کوفی متوفی ۷۰ھ از ملک شریف شاہ رسولوی ملتان

۱۹۶

نیزوں کو انکے سینوں کے سامنے تان لیا تو حضرت کے تمام جنگجو لشکر کو شکست دیکر محمد بن حنفیہ کے لشکر کے ساتھ مقابلہ کر دیتے۔ یہ لوگ [illegible] ان پر ٹوٹ پڑے محمد اور محمد کے ساتھیوں نے سامنے سے حملہ کر دیا۔ ان کو ان کے مقام سے ہٹا دیا۔ اور ان میں کافی مارے گئے۔

جو اپنے لیئے مانگا۔ وہ تمہارے لیئے مانگا

ابان سلیم بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ [illegible] نے مقداد سے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا۔ مقداد نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ رسول اللہ نے اپنی عورتوں کو پردہ کا حکم نہیں دیا تھا۔ مقداد رسول اللہ کی خدمت کرتے تھے۔ رسول اللہ کے پاس اور کوئی خادم نہ تھا۔ رسول اللہ کے پاس صرف ایک ہی لحاف تھا۔ رسول اللہ کے ساتھ بی بی عائشہ بھی تھیں۔ رسول اللہ علی اور بی بی عائشہ کے درمیان ہوتے تھے۔ ان حضرات پر صرف یہی ایک لحاف ہوتا تھا جب رسول اللہ رات کو نماز شب کی خاطر قیام فرماتے تھے۔ تو رسول اللہ لحاف کو درمیان سے [illegible] دیتے تھے۔ رسول اللہ لحاف کو بستر کے نیچے دبا دیتے تھے۔ کہ وہ نیچے کے کپڑے کے ساتھ لگ جاتا تھا اور اسی لحاف کے دونوں سرے بھی حضرت علی اور بی بی عائشہ کے درمیان حد فاصل ہو جاتی تھی۔ رسول اللہ جب [illegible] گئے۔ حضرت علی کو ایک دفعہ بخار شروع ہو گیا۔ [illegible] رات [illegible] بیدار رکھا۔ حضرت کی بیماری کی وجہ سے رسول اللہ بھی بیدار رہے۔ رسول اللہ نے اس صورت میں رات بسر کی کہ کبھی نماز پڑھنے لگ جاتے تھے اور کبھی حضرت علی کی تسلی اور تیمارداری میں مصروف ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ صبح تک ایسا ہی کرتے رہے رسول اللہ نے

تاریخی دستاویز

پانچواں باب

شیعہ اور عقیدہ امامت

الباب الخامس

الشّیعةُ و عقیدةُ الامامةِ

Chapter V

The Shias and the doctrine of Imaa-mat (The religions Guidance and Leadership).

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی انتیس (29) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔

الاصول

من

الکافی

تألیف

ثقة الاسلام ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق

الکلینی الرازی رحمه الله

المتوفی سنة ۳۲۸/۳۲۹ ھ

مع تعلیقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق علیه علی اکبر الغفاری

نهض بمشروعه

الشیخ محمد الآخوندی

الناشر

دار الکتب الاسلامیة

مرتضی آخوندی

تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰٤۱۰

الجزء الثانی

الطبعة الثالثة

۱۳۸۸ ھ